

خزانہ کرامات

Qari usman Ahmed
03444449555

حصہ اول

مصنف

جناب گوسائیں سوامی دیبال جی۔ ایس والی سیمائیر مالک کارخانہ راجپوگ

حسن ابدال پنجاب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۱۹۱۱ء

خسب فرمائش ڈالہ ناتول اگر وال سابق مالک قیصر مند پریس لودویانہ

مطبع بلالی سٹیم پریس ساڈھوہ ضلع انبالہ

فندار خوشی کی امید

میں یہ ناچیز تحفہ اپنی بزرگوارہ جناب سترانی بی منت
صاحبہ رکن اعظمہ تصنیف و توفیق سوسائٹی مدراس و
بانی سبانی سنٹرل ہندو کالج بنارس کی نذر کرتا ہوں
کیونکہ آپ ہماری پراچین یوگ اور برہم و دیاکے
پرچار میں ہر طرح کو شان ہیں

شاپاں چہ عجیب کرنواز نگہ دارا

سوامی دیال

مفتاح المغالط

۴۵ ۴۳

ایک لکھت فی باب
قدیم قلمی کتاب کی پیشکش

۴۵ ۴۳

(فارسی)

تالیف: محمد محمود و حیدر عیانی

دستی خوشخط کتاب

جفریات و علم الحروف

علوم و اسرار حضرت علی بن طالب و اہل بیت رسول + شرح الحروف + نیم
آفتاب + جفر خابہ + درجات آفتاب + عملیات جفر نادرہ + حروف مقطعات +
دعوت اسماء اللہ + تشریح اعتصام + علوم انبیاء + تسخیر قلوب خلائق عملیات و سفلیات
+ الواح تکبیر + طلسمات روحانی + دوائر + منازل قمر بحروف ابجد + اعداد و
طلسمات + بسط و تکمیرات + کتابت الواح عددی + تقسیم حروف + تکمیرات
اسماء الہی + حرف خاتم + اعمال شیخ محی الدین ابن عربی + سلر آدم + عمل جب
اعمال + خابہ شمس + تسخیر مطلوب + اعمال سیما

کامل دو جلدیں قیمت

2000/= روپے

جفر و اسرار کی انتہائی کتاب کئی نایاب پرانی قلمی کتابوں کا مجموعہ

فونوٹیف مجلد

صفحات 618

ملنے کا پتہ

راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

042-7351120

0321-4363585

فون نمبر

کتاب خانہ شان اسلام

طبع چہارم اور شکرہ

خزانہ کرامات حصہ اول دوم و سوم و چہارم کی قدر و ان کی شکر یہ نصیب واجب ہو
جو میری امید سے زیادہ میرے ہندوستانی بھائیوں نے توجہ کے ساتھ فرمائی
قریب قریب ہر شہر و قصبہ میں طبع اول و دوم و سوم و چہارم کی تمام جہتیں تک
استفادہ ان کے میری ہمت بڑھادی ہے یہاں تک کہ چاہتا ہوں اب بہت جلد اس ترجمہ ناظر
کو بھی گہرائی زبانوں میں شائع ہوگا۔ اب میں خوشی کیساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ
وقت جبکہ اس جلد کی پانچویں یا چھپنے کی نو ہفتائی چاروں حصوں ہاتھ فروخت
ہو رہی ہیں۔ گو میں نے اپنا پریس بوجہ بیماری خود اور نہ ملنے میں بھرنا بند کر دیا ہے مگر نئی
نئی تصنیفات چھپوانے کی طرف میل و ہی خیال ہے یہ پانچویں تھا اور قیصر و ہند کی
تائیم کی ہوتا کہ کتابیں حسب منشا چھپتی اور فروخت ہوتی ہیں یکم اپریل ۱۹۱۷ء
ہندو مانوئل اگر وال سابق مالک قیصر شہر پریس اور دیاتہ پنجاب

وجہ تصنیف کتاب ہذا

اہل ہند کو مدت سے ہر علوم کا شوق رہا ہے اسی واسطے اس ملک کو دنیا کا علم ملک
کی آستانی اور ماں کا خطاب ملا ہوا ہے۔ جن فلاسفوں کا جنم کسی دوسرے طبقہ
میں ہوا ہے۔ وہ افسوس کرتے ہیں کہ کاش ہم جہالت و دشمنی کیوں پیدا نہ ہوئے
جہاں تھوڑی محنت سے آجنگ ہم کیا کے کیا بن جاتے۔ ہمارے ملک کے ہر
چھوٹے بڑے شہر میں قریب چوتھائی کے ایسے اشخاص ضرور نکلیں گے جو چھوٹی
عمر سے طلبگار رہے ہیں۔ کہ وہ اس حالت میں اسی جسم کے ساتھ ہوتے ہوئے
کوئی روحانی نظارہ پر تکمیل و تکمیل یہ لوگ تنوں کا گروہ گمراہ ناسکوں لکیر کے
فقیروں اور خشک گیانیوں سے کروڑوں درجہ بہتر ہے +
گمراہ ناسک وہ لوگ ہیں جو پیدا ہونے کے بعد اب تک صرف دنیاوی و مادی
میں مشغول ہیں۔ اور ان کا عقل و دل اسی معاملات میں قید ہے۔ ان کو دھرم
یا روحانی گیان سے کچھ واقفیت نہیں گویا جڑ ہیں +
لکیر کے فقیر وہ لوگ ہیں جو مولیٰ کاموں کو دھرم کا کام سمجھ کر تمام عمر ان میں ضائع
کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کام صرف دھرم کے بتدیوں کیلئے ہے۔ لیکن وہ بہت دھرمی
سے برابر گئے جاتے ہیں۔ صرف اس خیال سے کہ ان کے باپ دادا بھی وہی کام
کرتے تھے اس گروہ کا آپدیش ہے کہ بطرح ہمارے باپ دادا زندگی بسر گئے ہیں
اور باعزت (یا بے عزت) ہو کر مرے ہیں۔ اسی طرح ان کی اولاد کو بھی ہونا چاہیو
گروہ میں بعضوں کے خاندان میں ہزار پستوں سے سورتی پوجا چلی آتی ہے
اور بعضوں کی نسل مدت سے صرف پستوں کے پائے میں عزت اب ہیں یہ لوگ
گیان اور ویدانت کے نام سے چڑتے ہیں۔ ہر کار بھٹ لینے والے شراب خور

۱۹۱۷ء نام انھوں کو خوب غور سے مطالعہ کرو۔ ہر جہات سمجھیں نہ آئے یا ملک ہو تو۔ ہر کا حکمت
یا جو ملی کار نہ نام کو سناں کو اسی موال اس کوئی میرا نہ ملک کا خاندان لوگ من ابد ال

رسی مدت کے مقرر شدہ گوروں کا جو ٹھکانا کھاتے ہیں۔ اور ان سے اپنے بیڑا پار ہونے کی امید رکھتے ہیں مسترض کو جواب دیتے ہیں۔ کہ شہر و حوا سے سب بچے ہو سکتا ہے۔

خشک گیائی وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ یوگ متوں کی نقل اڑاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نریپ ہیں اور پورے خود مست ہیں اور کرشن کی مثال قائم کر کے زمانا کر رہی ورجو بھتیامیں مشغول ہوتے ہیں زبان بی زبان کرتے ہیں کہ کرشن نے گوپوں سے بھوک یا نریپ رہا۔ اچن کے کروڑوں خون کے گیتا کے اپدیش سے نریپ رہا یا سا لہی نے سینکڑوں من مٹائی کھائی شکے پانی کے پے نریپ رہی اور نریپ رہا۔ اگر ان چوکوں سے دریافت ہو کہ اگر نریپ یا تیاگ کرہن سے ہمت ہو۔ جو کوئی لے لے۔ وہی حصہ تو گواہ لے اگر آزمائش کرتے ہیں تبہیں تمہاری ماں اور بہن سے مل کر رہتے ہیں۔ آگ کی انگاری بدن پر رکھتے ہیں۔ اگر گیلیائی اور دوندہ ہو تو بیشک نریپ ہو۔ ورنہ وہو کہ باز اور نالایق ہو۔ سودائی اور پاگل ہو۔ میرے ناویدہ ہم وطنوں پر خواہ کسی مذہب میں پیدا ہوئے ہوں یا اب ہو گئے ہوں۔ اس زندگی میں آئندہ زندگی اور اصل زندگی کے نظارہ ہو شکے بغیر توری تسلی اور شانتی ہونی نہایت مشکل ہے۔ نظارہ ہوتے ہی سب شکوک رفع ہو چکے۔ اور انگائی روح کو ان کی آن میں روشنی نظر شگبی اور آرام گاہ میں قیام پذیر ہونی۔ اور بس یوگ مت کے پرکاش اخیال سے کتاب کھلی گئی۔ تمہارا دو کا غریب دست ہر طرح اس کام میں تمہاری مدد کرے گا۔ سو می

کرامات

یہاں میں منہات اقسام کے شیشے ایجاد ہوئے ہیں ایک ایسا ہے کہ اگر اس کو آنکھ کے آگے لٹکا دیکھیں تو نہایت باریک شے بہت موٹی نظر آتی ہے اس شیشہ کو خورد بین کہتے ہیں ایک بیروٹی جینس کے برابر نظر آتی ہے۔ دوسرا شیشہ جو ایجاد ہوا ہے اس کا نام

دور بین ہے اس میں دیکھنے سے دور کی شے نہایت نزدیک نظر آتی ہے یہاں تک کہ دس کوس دور کا پہاڑ اپنے پاؤں میں معلوم ہوتا ہے تیسری قسم شیشہ کی یہ ہے کہ اس میں شے باریک نظر آتی ہے اور وقتی قسم سے نزدیک کی شے کو سوں دور نظر آتی ہے بعض شیشوں میں دیکھنے سے پہاڑ مکان و شہر کھڑے کھڑے نظر آتے ہیں اور بعض شیشوں سے اچھلے ہوئے اور جنوں سے حروف سطوار آتے اور بعضوں سے برعکس نیچے اور آٹے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بعضوں سے لپٹہ کو بھرانے سے کبھی ہونے اور کبھی باریک کبھی دور اور کبھی نزدیک کبھی کھٹے ہوئے اور کبھی اچھلے ہوئے کبھی کھٹے اور کبھی برعکس نیچے اور کھٹے دکھائی پڑتے ہیں۔ گویا سب صفتیں اس ایک شیشہ میں آئیں میں طرح آگ کی ایک چھوٹی سی چنگاری اور بڑے آگ کے ذمیر میں کوئی فرق نہیں جانتے اور ملک بھر کو خاکستر کر دیتی طاقت دونوں یکساں موجود ہے اسی طرح روح اور روح اعظم (اتما اور پرانا) میں یکساں طاقت ہے۔ آگ ہر جگہ موجود ہے روح اعظم یا پرانا بھی اسی طرح سب دیائی ہے ایک سائنس دان کا قول ہے کہ اگر آگ ہر جگہ نہ ہوتی تو چارٹ یا لیمپ کی روشنی محدود یعنی فقط اس تک ہی رہتی تو ہم کہہ دیتے کہ وہ فقط اس آگ کی جلتی ایک جی سی نظر آتی وہ کہتا ہے کہ آگ کے مختلف اوجہ اور صر کے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں ایک سے ایک بکے بعد دیگرے پختہ دھوئیں کی طرح نہایت گنجان اور متصل ہیں اگر ایک دھوپ کی جلی جلتی ہوئی اور ایک دھوپ کی جلی نہ جلتی ہو تو ہم کہیں کہ اس کا تھوڑا کرو تو کچھ حقیقت معلوم ہو ایک ایسا مکان میں جہاں ہوا طلق نہ ہو یعنی ہوا کے جھوکے نہ آتے ہوں پکے جانا اور دھوپ کی جلی والا یا تھوڑا نیچے کچھ دھوپ سٹی سٹی رہے سانس کی طرح آنکھ پر چاہے تو پاؤں بھر کے فاصلے سے جلتی جلتی تہی کے ذریعہ آگ دودھ آگ دھواں سے تا کہ ہر کی طرح گنتی ہوئی جلی جلی کو آگ کے کیاس

۱۵ اسی روح سے ملنا لگائی ہے۔ اور یہی کی طرح سے ملنا دیکھا تھا۔ ۱۶

تجربہ کو اگر بڑھانا چاہو تو ایک کمرہ میں خوب دھواں بھردو اور ایک بٹی بڑی سی دھوپ کی چپت کے ساتھ لگا دو اور ایک چراغ جو بل رہا ہے زمین پر رکھ دو فوراً چپت والی بٹی کو آگ لگ جاوے گی اگر مکان کثرتی کا ہے تو خطرہ ہے کہ جل کر راکھ ہو جاوے کیونکہ پہلے سب دھوئیں کو یکدم آگ لگنے کی بعد اناں چھوٹی سی شکل بن کر بٹی کے سرے کو جا چٹے گی۔

ایکو چھم بہ شہنام۔ یہ وید کی شرتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک سونیک ہو جاؤں دنیا بھر کے مذہبوں کے لوگ جو اپنے کو تپا صوفی کہاتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ میں کھیلنے والے صوفی مذہبوں کی کڑور پابندیوں سے آزاد ہوتے ہیں سچے صوفی خواہ وہ کسی ملک یا مذہب میں پیدا کیوں نہ ہوئے ہوں سب کے سب ایک خیال رکھتے ہیں سب کا عقیدہ ایک ہوتا ہے۔ ہندوان کوئی دانتی اور بگے مذہب یا مت کو ویدانت مت کہتے ہیں آکاش اور دیوایک کے اندر کی آگ جس طرح بالکل بے روشن پڑی ہے اسی طرح آکاش اور دیوار کے اندر کے پرہ تو بابرہم کی حالت ہے آگ جیسے اور برہم ست چپت آئندہ ہے مگر حالت دو نو کی ناکا رہے ایک جگہ علقی ہوئی آگ کی روشنی جس طرح ذروں کے ذور تک پہنچتی ہے اور آکاش میں مادہ آگ کی بٹی دھواں یا گرمی زیادہ ہونے سے سب ایک دم چھیل جاتی ہے اور دوسری جگہ جا پہنچتی ہے اسی طرح ایک روح کے خیالات نیز ایک اور عنصر دھوپیلے رہتے ہیں۔ اور ذرا زیادہ جوش یعنی خیالات باقاعده قائمی کی حالت میں قوت ازوی زور پھر خیالات ہو جو وہاں پہنچا دیتی ہے جس سے اعلیٰ روح کو پتہ لگتا ہے اور دھوپ جگت نے چھوٹی سی عمر میں جس دھیان اور راجیاس کو کیا وہ یہ تھا کہ اعلیٰ برقی خیالات کو قائم کر کے اندر کی تھکتی یا اور کو جنبش دی اور گوروکان سے یوگ اور برہم ودیا کی گنجی جو پانی تھی اس سے اکثر شش شکستہ (کھینچنے کی سکتی) کے خزانہ کا مالکوں کا شرمع کیا گنجی تانے کو گنجی تھی کہ مکان کے چھیلے اور بھرے ہوئے

دھوئیں کی طرح ہر جا اپنی تصور کو اندر سمائے ہوئے اور اپیل گیا ذرا سا اور زور کرنے پر اعلیٰ خیال کے چراغ کے سی شکتی ملتی جس طرح چراغ کی آگ آدل دھوئیں کو ملتی اسی طرح تمام ویرات میں اس عجیب خیالی کشش سے مکمل ہٹی نمی برقی یا خیالات سب کے سب ترک گئے ہیں سب دم گھٹ کر مرنے لگے بعد کو جس طرح چراغ کی آگ اپنے خاص مقام یا جگہ متصور رہی اسی طرح ہر جا سے خیال کچھ کم ہو کر دھرو کے پار سے یا کو جنبش دینے لگا اور وہ فوراً آہنچا۔ صوفیوں کے پاس اس علم کی جو گنجی ہے برہمن کی خدمت اور لاکھوں کے لالچ نہیں بتاتے اس علم کے انجبار کی بابت ہمیشہ صوفیوں میں اشارے اور کناٹے اور مرض ہو کرتی ہیں مگر ہم اس یوگ و دیوایکریات کے دکھانے کی گنجی کو صاف صاف آپ بظاہر کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے اس علم کے مصنفوں نے سب گپ زنی کی ہے اعلیٰ مرکز کو یا تو وہ جانتے نہیں ہیں یا جان بوجھ کر بھائی کی سے ہم جوتے بظاہر کرنے لگے ہیں یہی یوگ کی گنجی برہم ودیا کی چابی سمیریم اور فری میسن کی کی ہے اور استخارہ یوہیمیا سیاس کی مفتاح ہے۔ سبھی یہ ہے۔ دلو اس خیال سے جنبش ہو جا کر تبار سے مطلب اور تصور کا اور (شکتی) خارج ہو۔ برہم یا پرہاتمانے یا میں نے خود پہلے پہل یہ کہا کہ ایک سے انیک ہو جاؤں پس ہو گیا میری اس خواہش کے کرتے ہی۔ وخت۔ انسان حیوان۔ رنگ بدبو۔ خوشبو۔ پانی۔ ہوا۔ چل۔ بھول۔ غیرہ پیدا ہو گئے۔ اور میں اپنے بڑے حقدار روح اعظم سے تعلق رکھتا ہوا اپنے کو عظمیٰ سے علیحدہ مان رہا ہوں دراصل جس طرح آگ کی ذرا سی انگاری ملک بھر کو جلا سکتی ہے اور جنبش کی طاقت رکھتی ہے۔ اس سے دنیا بھر کے چراغ روشن ہو سکتے ہیں یہی گن بہت آگ میں ہے۔ پس اسی طرح روح اعظم کی خواہش سے جب سب کچھ ہو گیا تو روح یا میں سب کچھ کر سکتا ہوں ذرا سی آگ میں اس لئے لامحدود طاقت ہے کہ اس کا مادہ نرا کار حالت میں ہر جگہ موجود ہے وہ اسکو ہر جگہ مدد دیتا رہتا ہے بلکہ خود

اُس کی شکل بن جاتا ہے اسی طرح پرماتما یا روح اعظم ہر جگہ نرا کار حالت میں موجود ہے ایک جگہ ہنسی جو کچھ کہے ہو گا۔ تنہا ہی خواہش ایک دفعہ سب سمجھ کر جنبش دے کر اپنے مقصد پر متناہم ہو کر مارے گی۔ لازوال طاقت جو ہمارے اوپر اور ہمارے ہے یہ ہماری مدد کو ہر وقت موجود ہے یہ سب ہمارے ساتھ ملا ہوا چھتین قفل کا قفل ہے +

کائنات راج ہوگیا من ابدال کئی اقسام کی طاقت دل کی مضبوطی اور تسکین کے لئے دکھلا تا رہتا ہے۔ علاوہ سب اسکے یہ سب وان ہوتا ہے کہ پانی کا گلاس یا بوتل مگر کراس کو گلاب خوشبو دار بنا دیتے ہیں یا کئی اقسام کی مختلف خوشبوئیں مختلف بوتلوں میں بھر دیتے ہیں اور وہ میدان مٹی اور خیالی نرسہ تک رہتی ہیں امید ہے کہ ترقی ہوئے ہوئے بیت جلد ارگردہ کے حدت خیال کے ذریعہ ذرات جمع کر کے گلاب کا پھول اور روپ پیدا کیا جاوے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ پرماتما کی پیدا شدہ اشیاء اور انسان اور حیوانات میں فرق کیوں ہے شکل جدا جدا قفل جدا جدا چوٹی بہت چوٹی یا قفل بہت بڑا۔ اب سنئے ہر جسم یا روح اعظم سب میں یکساں ہے چھتین قفل و حوہ کے جس میں تمام سے گذرتی ہے سایہ کرتی جاتی ہے ہر جسم ایک قفل کا قفل ہے پانی کی چھائی کی طرح تمام اوپر اور ہر جسم ہوا و تھول شمریر یا مجسمہ جس جو تنہا ہی ہے تنہا ہی ہے پاس سب سے کد کو جنبش دینے کی کل ہے جہاں خواہش ہو اسکو لگاؤ وہ چوٹی یا قفل اور انسان میں دیا حاصل کوئی فرق نہیں سب روح اعظم میں یکساں حالت میں پھر ہے ہیں ہاں شیتے مختلف لگاؤ کے باعث مختلف حالت دکھائی دیتی ہے۔ ویدہ قرآن بائبل۔ تورات۔ ہندو۔ نیر۔ مسلمان۔ عیسائی۔ اور یہودی نہایت پاک نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ادب و پاک لگاؤ بلکہ مہر پر رکھتے ہیں ان کے اندر اور باہر کی آنکھ پر ایک شیشہ لگا ہوا ہے مگر چوٹی دوسرے شیشہ سے دیکھتی ہے چوٹی کی اور چھتین میں چوٹی ان کتابوں کو

اپنی خوراک سمجھ کر لگا دکھاتی ہے اور حروف اس کو معلوم ہی نہیں کرتے یہاں تک کہ بے ادبی کرتی ہے کہ بعض جگہ ورق پر چھپتے پھرتے پانچاں کرتی ہے تنہا ہی لکھ کر اور واہ چھت اور ہوا اس کو پہاڑ دکھائی دیتے ہیں اور وہ ان پر سیر کرتی ہے یا قفل کے لئے چوٹی ہوئے ہے سناپ۔ شیشہ بچھو خواہ وہ زندہ ہوں ان کو کاٹنا شروع کرتی ہے اب تنہا ہی آنکھ میں جو شیشہ عجوبہ لگا ہوا ہے وہ اسکے عکس ہے چوٹی کی موری یا لکھ کے پاس گت کی کہتے ہو ہر طرح وہ تنہا ہے ہاں گرتھوں کی بے ادبی ہے سبھی سے کرتی ہیں تم بھی سبھی سے ان کی مذہبی کتاب کی ہے اوپر کرتے ہو سید گروں شیکریوں پتھروں۔ اور پتھروں پر ان کے پاک خیال کے گرتھ موجود ہیں مگر تم پانچاں کر کے ان سے اپنا جسم پوچھتے ہو وہ تم کو مٹی کا نیلہ سمجھ کر اوپر چڑھ آتی ہیں اور تنہا ہر سنے کان کو زمین کی بڑی بھاری موری سمجھ کر اس میں سیر اور خوراک کی تلاش میں پھرتی ہیں۔ تم بھی سید گروں پتھروں کا نمونہ پاؤں کے نیچے کرتے ہو اور ہزاروں ان کے عالی شان نمونہ ان کے پاس سے جاتے ہو جہاں انہوں نے لاکھوں کے خرچ سے تیار کئے ہیں جو طرح وہ چھاپے قفل کے اس چھتر پر سبھی سے ہر طرف ہیں جن پر قفل کا حوہ چھپا ہوا ہے اسی طرح تو بھی اسکے چھاپہ خانہ کے پاؤں کے نیچے ملتے ہو اور تنہا ہر سنے۔ سہ زمین کی وہ قفل وقت ان کو توڑتے ہو۔ تم کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے کہ چھاپہ خانہ کہاں ہے خواہ چوٹی یا قفل کے کسی لائق فلاسفر کی طرف سے کوئی کتاب پڑھیں مضمون چھپ رہی ہو کہ یہ قدر کے خبر سے نہیں چلنے پھرنے والے جاندار انسان جسکے کانوں میں ہم سیر کر سکتی ہیں اب کہہ دیتا کہ اگر یا کھائے لگیں تو فوراً وہاں پہنچنے سے ہم کو خوراک مل جاوے گی کیونکہ یہ دیت اور کشت ہر سے ہر سے نولے منہ میں ڈالتے ہیں ان نوالوں سے اسے مہری پاری چوٹی یا قفل ضروری ہے کیوں کہ اگر ایک نولہ ہماری چھت کے اوپر گرے تو ہمارا پانچاں محال ہو جاوے گا ان لاکھ شیلوں نے سید گروں و دفعہ ہمارے چھاپہ خانہ توڑے +

ہمارے پیار سے برہم و دنیا کے شایق و جواب یہ مضمون تھیں چھپ رہا ہوتا ہے تو زائد کیا
 پاتھ یا پاؤں کی حرکت سے مضمون ضائع اور چھاپہ خانا پر تمام بر بار ہوتا ہے۔ غرضیکہ سب
 جانوروں میں سب کچھ موجود ہے لیکن شیشے مختلف ہونے کے سبب ایک دوسرے کا حال
 کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ چھوٹی شے بڑی اور بڑی شے چھوٹی معلوم ہونے والی نہ ملے
 اور نہ معلوم معلوم ہونے لگتی ہے۔ ان شیشوں سے فقط آنکھ کا ہی شیشہ نہ سمجھنا بلکہ
 ان میں چھونے، دیکھنے، چکھنے، سونگھنے اور سننے کی پانچوں آنکھیں شیشہ دار مثال
 ہیں چوٹی میں چھونے کی آنکھ اور ڈھنگ سے لگی ہے دیکھنے کی اور بطریقہ سے چکھنے
 کی انجو بہ کہ نہ ہر خوش ہو کر کھاتی ہے سونگھنے کی انجو کہ گندگی اور گلی مٹری لاش
 پر جان دیتی ہے سننے کا حال ہی نہ پوچھو غرضیکہ اپنی اپنی کمال میں سب ہی چھوٹے
 میلان کالی سیاہ و زائن کی طرح بد صورت تھیں مگر جنوں کا قدرتی طور پر یکس شیشہ نہ
 بھی ہو نیکی حالت میں بہت کچھ انجو بہ بن گیا اور یہی اس کو نہایت خوب صورت نظر آتے
 لگی تب ہی کہتے ہیں کہ میلان را بچشم جنوں باید دید اب مان او کہ سب میں روح اعظم
 ایک سی حالت میں ہے۔ اختلاف صرف ہم کو آپس میں عارضی و خیالی نظر رہا ہے
 مگر سب سے آخر کی اعلیٰ ایجاد کا شیشہ جسکو چھانے سے سب حالتیں اور مصیبتیں ایک
 میں نظر آنے لگی ہیں وہ شیشہ عرفی اعلیٰ صوفیوں اور کمال یوگیوں کی آنکھ پر ہوتا ہے
 سب کی بولی حروف اور گھوڑیچے ہیں دنیا بھر کے سب کام کر سکتے ہیں اعلیٰ یوگی ہی
 ایشور اور اوتار کہلاتے ہیں مگر یہ ظاہر کرنا یاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ یوگی
 پو تر روح اپنے حصہ اعظم یا روح اعظم میں مل کر بھی اپنا تعلق خاص دنیا سے کر سکتی ہے
 اور مجزی روحوں کو بھی روح اعظم میں ڈالنے کی کوشش کرتی ہے اعلیٰ سے اعلیٰ
 اور باقاعدہ ایسے ایسے اچھے طریق جو پہلے زندگی میں جاری کئے تھے یا کسی دوسری
 اعلیٰ روح نے کئے تھے ان کی حاکمیت کرتی ہے۔ ان کے فرائض کو صاف دلی سے
 دیکھ دیتی ہے تاکہ وہ فرصت نہ پائیں اور اس کا رد سے ہرگز کریں ظاہری خرافات

سکھ مراد بلی سے ہے

جو شکلوں اور زبانوں میں تم آپس میں دیکھ رہے ہو کچھ نہیں خزانہ کرامات کے حصہ
 چہارم کے دیباچہ کو پڑھو جس میں سب اشیاء جانوروں کی شکلیں بنا کر رکھا ایک صورت
 ہو نا ظاہر کیا گیا ہے اور زبانوں کو عجیب و غریب ڈھنگ سے ملتا ہوا۔ ظاہر کیا ہے اس دیباچہ
 میں صاف لکھا ہے کہ انسان حیوان یا قدرتی تبدیلی خواہ کتنا ہی زور لگا کر زمانہ کے
 نئے نئے رنگ ظاہر کیوں نہ کرے مختلف کیوں نہ ہو جائے پر مصل وہ ایک عجیب
 خفیہ اور پوشیدہ قاعدہ سے پر گھوم رہی ہے جب تم کہتے ہو کہ خدایا ایشور تیرے زبانوں
 کا مال جانتا ہے اور ذرا سا جو کچھ ہوگا اسکو معلوم ہے تو پھر اس بات کہ کیوں وہ
 دیتے ہو کہ ہم کوشش کر کے سب کچھ کر سکتے ہیں صورتیں بدل سکتے ہیں نئی چیزیں
 ایجاد کر سکتے ہیں ایشور کی تعلیم یہ وہ نہیں ہو اگر قی کہ پہلے تو یہ بھی اور پھر انجیل اور
 پھر حکم و یا کہ اب انجیل کو نہ مانو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ ایشور متکون مزان نہیں یا دماغ
 محدود کا نہیں کہ آہستہ آہستہ جوں جوں غلطی و کوتاہی و گناہ اس کے واسطے پوش
 ضائع کر دے گا اس کو چھوڑ کر اس پر چلو اس کا عجیب الٰہی و وقار و ہمیشہ ایک
 رس (ازلی ہدی) پر رہیں گے یا تم کا قاعدہ تو جدار ہا انسان کی برکرتی خیال
 ہمیشہ سب کچھ قاعدہ پر بنانے کی کوشش کرتا ہے جو تم کو بے قاعدہ معلوم ہو
 رہا ہے وہ اصل میں ایک عجیب قاعدہ کی بنا پر قائم ہے جسکو تم موجودہ شیشوں
 سے نہیں دیکھ سکتے اور جسکو تم باقاعدہ سمجھ رہے ہو وہ بھی خفیہ قاعدہ سے پر
 با ترتیب ہیں اور جنوں کو جاننے دیکھنے صرف اپنے ملک کی ایک زبان کو اول لو
 اور غور کرو کہ پہلے پہل ہندوستانی آریہ و غلامسفریوں نے اس کو کس طرح بتایا
 اب بات ث شج وغیرہ کی مفرد اور مرکب حالت سے باقاعدہ سب کچھ بتا دیا
 گھر میں بیٹھے ہوئے غلامسفر نے اپنی بروقتی سری عجیب و غریب سے ظاہر کیا ہے
 ہوتے ہی گھر میں بے بے کہتا ہے جنوں کا خیال ہے کہ گئے گئے کہتا ہے جو وہ
 کا نام ہے مگر یہ غلط ہے بے بے کہتا ہے اس بروقتی صاحب نے جوت بے بے

کما استمال لہ کے کی طرف سے گھر میں رکھا اور نام رکھ کر زبان بتانی شروع کی
 بے بے باب بیٹا بہن بھائی بہنو یا بھینیا بھتیجا بھتیجی بھرجانی بابا بچہ۔ اور لڑکے
 کی شادی کے وقت سہرا شہر خسرال ساس سسلہاج سالی سالا۔ سکھن
 سہاگ وغیرہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ غلطی ایشور سے منحرف ہو کر کرتا
 ہے وہ باقاعدہ ہوتی ہے خواہ انسان اسکا موجد اپنے کو مانے اور اعلیٰ انسانوں
 یا یوگیوں کے دل میں صرف سو کھم اشارہ پہلے پہل ہوتا ہے اور بعد کو ان کو سب کچھ
 معلوم ہونے لگتا ہے برہم کے حکم کے بغیر یہ نہیں جھوٹا سننے حکم کر نیوالا اور طے
 والا کوئی نہیں انسان یوگی اور پتا ہی برہم ہے اسی پتا میں جو برہم کی بدلی ہوئی
 ایک پوری شکل ہے اس کا پورا پتہ و خیال بھرا ہے جس کا تعلق روح اعظم کے
 ساتھ ہے +

سر و چمن میں یہ گاتی ہے قمری
 تو ہی ہے تو ہی ہے تو ہی ایک تو ہے

آواہن یا حضرات ارواح

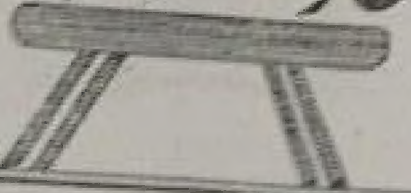
اول تم ایک سیائی جو کی
 اس بات کا خیال رکھو کہ لوہے کی میخ
 جو کی ہلکی ہو پھر تمام مکان کو شام یا
 رنگ کے کاغذ دیواروں اور چھت
 اور قتبے ممبر بننا چاہتے ہو آپس
 کہ ہم مکان کے اندر مہر گز نہ بولیں گے بلکہ اشارہ تک نہ کریں گے ایک لایق آدمی جس پر
 سب کا یقین ہو پرینڈنٹ بناؤ جو وہ باہر سمجھا کر اندر جاوے ذرا سے اشارے

ہے اس کی بات سبھو پھر دیکھو گے کہ چند دن میں اس مکان میں کیا کیا عجیب
 کرشمے نظر آئیں گے آواہن کو سرکل یا پکڑ چمن کہتے ہیں سرکل میں تین سے کم ہرگز
 نہ بیٹھنے چاہئیں اور گیارہ سے زیادہ بیٹھنے سے آخر مہول پر بیت ہو جاوے گا جس
 سے خطرہ ہے کہ مہول بخیر لایق عامل کے ہرگز نہ آئے اور روح انکر اس کو کسی
 طرح کی تکلیف دے اب اس علم کے عامل کے لئے جو چار سادہ بن ہم نے تقریر کئے
 ہوئے ہیں لکھتے ہیں تاکہ ان کی مشقی کو کہ مہلک مہلک میں سکھو۔ روک نہ پڑے اور بے
 تحاشا کام کئے جاویں آواہن میں خاص کر چاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور سرکل
 میں بیٹھنے والے ممبروں کو ضروری ہے کہ سب کے سب یہ چار سادہ بن حل کر لیں
 ۱۔ آگاہ کی مقناطیس بڑھانا اور اس کو ایک گھنٹہ تک بلا پکڑ کرے (۲) نا (۳)
 ہاتھوں سے مقناطیس یا آواہن جلد خارج کرنے کی مشق کرنا جس قوت لاری کا
 بڑھانا (۴) اور اگر کسی شے میں ڈاکٹر اس سے کام لینا +

آنکھوں کی مقناطیس بڑھانا

ایک ساگر ام کو اپنے سامنے دو فٹ کے فاصلہ پر نڈا اونچی جگہ پر رکھو اور اس میں
 کوئی باریک نشان یا مرکز جو قدرتی بننا ہی ہو مان کر اس کی طرف دیکھنا شروع
 کرو جہاں تک ہو سکے آنکھ نہ جھپکاؤ جب دیکھو کہ پانی بیت آگیا ہے تو جھپکا کر
 پانی لگا لے دو اور پھر دیکھنا شروع کرو جب ایک گھنٹہ تک بغیر پانی آئے اور
 جھپکائے دیکھ سکو تھہری سا دھن تو پری ہوئی +

ہاتھوں سے آواہن خارج کر نیکی مشق



اپنی چوکی پر شاگرام کی سورتی کو اپنے نزدیک رکھوا رہا ہے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پونوں کو بغیر جھوٹے ادھر ادھر بھراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ میں سے اور تمہارے موجودہ خیال کا سفید دھوئیں کی طرح نہایت ماریک و سوکھ سائل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر اس خیال کو کہ شاگرام کا نور پاک خیال کا اور تمہارے ہاتھ سے جو ہے خیال کا تمہاری انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آ رہا ہے جب ایک گھنٹہ تک بغیر تھکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سا دہن پوری ہوئی ۔

قوتی اراوی کا پڑنا

سروار برہی سنگھ نے صاحب کے وقت ایک مقدمہ پر آٹھویں رات کو چڑھائی کا حکم دیا
گیا۔ کیونکہ سکھوں کے فتح کے جوئے اپنے ہاتھ میں بننا تو پھیل گئی۔ تھوڑوں
کا رسالہ باب روانہ ہوا تو اس کے ساتھ اترارہ سائے کے انصاف نہایت سا ہو گیا۔
تھے کہیں کے حدود واروں میں سے ایک سروار کو کوئی گورو کال مل گیا تھا
اس نے اسکو ہنس کر چاہا کہ راستہ بتایا تھا میں نے وہ ہر صبح کو سویرے اٹھ کر
آرام سے اس پر زعمہ جاتا تھا اپنے مقبوضہ معشوق یا مہمول کے وصال پر
تصور میں ایسا مٹھو ہوتا کہ اس کے پاس خیالی صورتہ تحول ہو جاتی اور وہ
سوئے چاندی کے تختوں اور پیالوں میں نئی اقسام کے پھل پھول مٹھائیاں
چندین روپ و پیر رکھ لیتا اور اپنے مقبوضہ کو تکا دیتا جو گنگا کا اس طرح تین
برس سے کربا چلا تا تھا اس دن ابو حرد و حواس کے کلام تھا اور ابو حرد اس کی پوجا
کا وقت آگیا صبح سویر ہوئی مگر ساتھی کہاں شہرتے تھے آخر گھوڑے پر بیٹھائی
مقبوضہ شروع کی مورتی اپنے مشت یا عقیدہ کی سائے کھڑی کر لی اور قتال یہاں
تک برنگ کی لاش یا ستمین کر تو جا شروع کی اس وقت بسبب بے حرکت

ہونے کے گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار انکھیں بند کر کے دسمان میں
مشتغول ہو گیا تھا وہ کو کس پر جا کر سردار کی بابت جب سادھو سنگھ جنگ نے
پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادھن کیا کرتا ہے شاید کہیں پیچھے ایک
گیا ہو جنگ سادھو سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ انہوں نے یہ سچن کا کون سا وقت
ہے۔ ملک پٹھانوں سے لٹ گیا رقت نہایت سختی میں ہے ہمارے کئی جنگ جانی
مارے گئے ہیں مگر صوبہ دار سادھن میں لگا ہے یہ کہہ کر گھوڑا پیچھے دوڑا یا۔ وہ کو
پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر سوار ہے۔ اور گھوڑا مزے مزے سے آ رہا ہے
یہ دیکھ کر دور سے غصہ میں پڑا بھلا کہنا شروع کیا مگر سردار اپنے پریم میں گمن تھا
اس وقت آسکو و حادوں سے کیا غرض تب جنگ سادھو سنگھ نے تردید آگے زور
سے ایک منبر صوبہ دار سردار کو مارا منتر لگتے ہی چھن چھن چھن چھن چھن
چھن چھن چھن کی آواز آئی اور آنکھ کھل گئی سب اشیاء بغیر تصویر سائے سچ
بچ پڑی تھوئی دکھائی دینے لگیں تھا لوں اور سونے پاندی کے پیالوں کا دھیر
لگ گیا اٹھائیاں اور رنگ برنگی جھولوں کے گلہ تے پڑے ہوئے دکھائی دینے
لگے جنگ سادھو سنگھ اس سردار کے چرنوں پر گر کر اور کہا مہا تھما بخشو سردار منہ بہ
آخری سادھن کے پورا ہو چکا کرشمہ دیکھ کر گھوڑا سادھو سنگھ کے حوالہ کیا اور فقیر جو کہ
ملک میں پھرنے لگے۔ ہمارے اپنی راج یوگ سو سائٹی میں دو ناشی اس مانسی پوچھا
کرتے ہیں اور ایک کرشمہ بھی دکھلا سکتا ہے اس پر من دیوتا کا انوکھا کرشمہ اس
طرح ہے کہ اول سچ سچ کے پیرے اور انار کے دانے اپنے سامنے رکھ لیتا ہے
جب آنکھیں بند کر کے پوچھا کرتا ہے تو مانسی تو جابیں یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے اب
بھی بہت چیزیں منگوالی ہیں مگر وہ چیزیں پہنے کی میاں تری ہیں سب ایک سی
ہیں۔ تب کچھ انار کے دانے اور ایک دو بیڑے خیالی اٹھا کر مانسی بھوک جبت لگتا
ہے جب کچھ دیر بعد آنکھ کھولتا ہے تو انار کے دانے اور بیڑے سچ سچ کم ہو جاتے

اوپنی چوکی پر شاگرام کی مورتی کو اپنے نزدیک رکھوا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پونوں کو بغیر چھوٹے اور سرد ہر پیراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ میں سے اور تمہارے موجودہ خیال کا سفیدہ جو میں کی طرح نہایت ماریک و سوکھ سا نکل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر اس خیال کرو کہ شاگرام کا نور پاک خیال کا اور تمہارے ہر سے جوئے خیال کا تمہاری انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آ رہا ہے جب ایک گھنٹہ تک بغیر تکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سادھن پوری ہوئی ۔

فوتہ اراد کی کا پڑ پانا

سردار سہی سنگھ صاحب کے وقت ایک ہفتہ پر آدمی رات کو چڑ پانی کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ سکھوں کے فتح کے ہوتے اپنے ہاتھ میں بغاوت پھیل گئی۔ انھوں نے کار سالہ سہ رو نہ ہو تو اس کے ساتھ اس کے انہر سنگھ سادھو سنگھ تھے کہینی کے صوبہ داروں میں سے ایک سردار کو کوئی گورو کامل مل گیا تھا اس نے اسکو ہنس کر تو جاکر راستہ بتایا تھا پتے وہ ہر صبح کو سویرے آنکھ کھل کر آرم سے اس پر تڑپ جاتا تھا اپنے محبوب و معشوق یا مسمول کے دھیان اور تصور میں ایسا تو ہوتا کہ اس کے پاس خیالی صورت اس تصور بنگر آجاتی اور وہ سونے چاندی کے تھالوں اور پیالوں میں نئی اقسام کے پھل پھول مٹھائیاں پرندوں و صوب و پرب کہ لیتا اور اپنے محبوب کو تھک دیتا جو گنگا ناما اس طرح تین برس سے کرتا چلا آتا تھا اس دن اس صوبہ دار سے کا دن تھا اور اس کی پوجا کا وقت آگیا صبح سویر ہوئی مگر ساتھی کہاں ٹھہرتے تھے آخر گھوڑے پر بیٹھ کر مٹھن شمع کی مورتی اپنے ہتھ یا عقیدہ کی ساتھی کھڑی کر لی اور مثال پہاڑی رنگ برنگ کی مٹھیاں سے چن کر پوجا شروع کی اس وقت بیدار ہے حرکت

ہونے کے گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار انگلیں بند کر کے دھیان میں مشغول ہو گیا تھا وہ کوں پر جا کر سردار کی بابت جب سادھو سنگھ جنگ نے پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادھن کیا کرتا ہے شاید کہیں پیچھے لگ گیا ہو جنگ سادھو سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ اس میں یہ سب کون سا وقت ہے ۔ ملک پٹھانوں سے لٹ گیا رعیت نہایت سختی میں ہے تمہارے کئی سنگھ بھائی مارے گئے ہیں مگر صوبہ دار سادھن میں لگے ہے یہ کیونکر گھوڑا پیچھے دوڑایا ۔ دو گھنٹہ پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر سوار ہے اور گھوڑا مزے مزے سے آ رہا ہے یہ دیکھ کر دھڑکے غصہ میں جڑا بھلا کہنا شروع کیا مگر سردار اپنے پریم میں گمن تھا اس وقت اسکو دھادوں سے کیا غرض تب جنگ سادھو سنگھ نے نزدیک آکر زور سے ایک ہنر صوبہ دار سردار کو مارا ہنر لگتے ہی چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن کی آواز آئی اور آنگھ کھل گئی سب مٹھیاں بغیر تصویر ساتھی سے چمچ بڑی بڑی دکھائی دینے لگیں تھالوں اور سونے چاندی کے پیالوں کا ذخیرہ لگ کر مٹھائیاں اور رنگ برنگی چوہوں کے گلے سے پڑے ہوئے دکھائی دینے لگے جنگ سادھو سنگھ اس سردار کے چروں پر گر کر اور کجا بھاتا بھٹو سردار سے ہر آخری سادھن کے پورا ہو چکا کر شرم دیکھ کر گھوڑا سادھو سنگھ کے حوالہ کیا اور تھیر چکر ملک میں پھرتے گئے بہاری اپنی راج توگ سوسائٹی میں دو اشویاس یا ہنسی بوجھ کرتے ہیں اور ایک کرشمہ بھی دکھا سکتے ہیں اس پر چمن دیوتا کا ٹوکھا کرشمہ اس طرح ہے کہ اول سچ کے پیرے اور دھار کے دانے اپنے ساتھی رکھ جاتا ہے جب انگلیں بند کر کے پوجا کرتا ہے تو ہنسی تو جاسی یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے اب بھی بہت چیزیں سیکھ لی ہیں مگر وہ چیزیں جسے کی یہاں بڑی ہیں سب ایک سی ہیں تب کہ دھار کے دانے اور ایک دو پیرے خیالی آٹھ کر ہنسی جو گہرے ہتھ لگا ہے جب کچھ دیر بعد آنگھ کھولتا ہے تو دھار کے دانے اور پیرے سچ سچ کم ہو جاتے

ہیں مگر تم اس سادہ صحن کو اس طرح صرف شیش کے واسطے ہو کر ہو کر شیش و مانیہ
کی تصویر اس صحن پر عیاں کرو میں میں تصویر ایک ہو گیا۔ تم مارے خوف کے
قدیم و گئے اور ایک دم ہوتے ہو کر گھر کو گھر گئے۔



اور کسی شے میں داخل ہونا

کہا راستہ شیش کا کیا گھر اسے آواز کسی بلغ یا ایکانت جگہ میں کسی درخت کے ساتھ
اس کو اس طرح باندھ کر کہ وہ اس کا پیچھے سے اور زمین سے ہو کر آواز دے اور
تم اس گھر سے پانچ گز کے فاصلے پر گھرے رہو اس کی طرف نہ نکلی جا کر اور

اس میں مگر اس صحن کو اس طرح شروع کرو جو درخت کے نیچے کے سب سے
بڑے گھر کے ہو خیال کرو کہ تم ہر طرف سے اس صحن میں آواز دے رہے ہو
جس کو وہ تھاوتے پاس آجائے اگر صحت کاں کرو گے ایک جگہ میں ضرور
تھاوتے ہی آنکھوں کے سامنے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر نظر آوے گا سوخت تم
زور سے ایک ٹکڑا گھر کے کو اس شخص سے ملو کہ گھر سے نکلتے ہو کر زمین پر
پڑے چند روز میں بیشک گھر سے نکلتے ہو کر گھر کے چاروں طرف سے آواز دے رہے
سب سے پہلی میں اول دیکھو پھر فوراً اسباب ہو جاؤ گے۔ سوخت ہو
اور نہایت آسان شق کرو ایک ہو کر پیرا زائے سے بچنے والی کا گھر سے کر دھو اور
ایک بند اور مٹھان مکان میں بیٹھا اس پر اس طرح ہاتھ رکھو کہ وہ انہیں ہاتھ کا
انگوٹھا بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر آوے اور گھر سے پرست زور سے تہیہ



خیال کرنا شروع کرو کہ تم ہر طرف سے آواز دے رہے ہو جمع ہو رہا ہو
اور اس کو دائیں سے بائیں طرف پڑے زور سے پھر اوگیا آنکھیں بند کرو
گر مکان سے کوئی آواز آتی ہے تو روٹی کان میں دیکر سننے کا راستہ بند کرو
تو اسے مضحک پھر نے کا را وہ ہوتے ہی گھڑا پہلے آہستہ آہستہ اور پھر نہایت
زور سے پھر گھڑا پھر یہ خیال کرو کہ میرا اور اس کو آواز یعنی بائیں سے دائیں پھرے

کرتے ہیں کہ کتب جہنم نے غلاں وقت شریر چھوڑا ہے اور یہ ایک وقت تھوڑے
پر شریر تیار گئے ہیں گویا وہ سال ایک برس یا چھ ماہ پہلے ہی پتہ لگادینا کہ غلاں
وقت اور غلاں دن میں مرجاؤں گا غیب و غریب اور کچھ ابھیاں اور جہاں پہلے
کا کام ہے پشاور کے ضلع بقیہ تمام ہوتی ہیں ایک ساو کو کوڑم سنگدہی بہتے ہیں
پہلے آپ پلٹن میں نو کرتے مگر ست سنگدہی کو کوڑم کاں پانے کے سبب لوگوں
چھو کر فقیر ہو گئے شہر کے باہر ایک کچا میں رہ کر چھوڑا گیا ابھی اس نے وہاں ٹھہرا
آخر جنگل میں جنگل کرو یا سبز برت جا رہی ہو گئے سینکڑوں سکھ اور سو کھیت سے مو
ہیں گئے مکان عالی شان تعمیر ہو گئے ابھیاں میں آئے ایک باہاؤنی نے ایک مدرسہ
جنگل میں کچھ تلاش کر لی اور ابھیاں کرنا شروع کیا اور اپنے ایک اہل حق پہلے کو تمام
بھندارہ و غیرہ کے کام پر تھوڑ کر دیا اس میں مہاتما نے مشہور کیا تھا کہ اس غلاں دن
اور غلاں وقت شریر چھوڑا ہے اس سے کوڑم کی آکھیں اس سبب کہ شریر کو
نے کیلئے تو حیرت انگیز ہے اسی بات کا پتہ پانے کے لگا ہوا ہے یہاں سے بنا
بنائے گئے گلیں اور مہاتما کی کے میں ہجرت تھری پر آخر میں آخر میں کہنے لگیں ہیں
عرصہ میں پہلے سے تیار کیا زیادہ مکان کی آبادی ہو گئی ہے یہ وہی ہے جو غلاں دن کے
آئے ہو جانے سے میسر لگ گیا انھوں نے سب سے پہلے دن پانی روکے تھے وقت کا بچہ
پیشہ مار چکا تھا تو اس وقت مہاتما جی نے فرمایا کہ ابھی ہماری زندگی بہت ہے اور
میں عرصہ تک زندہ رہوں گا لوگ متعجب ہوئے نہ تھوڑے دن میں غلاں دن سے
ہوئی کہ کمال گیان یا موت کی خبر دینے کے لئے کوئی نہ اس سادہ من مہاتما جی نے
نہ کیا تھا جو کچھ کہنا اول کے صاف ہوئے کے سبب جو کچھ آئینہ دل میں دیکھا
کہہ دیا اور وہی حقیقت صوفیوں کے غیر روگوں کو اشارہ کنائہ ہی ہوتا ہے علم تصوف
اور ابھیاں فائس کے کرنے میں صرت اتنا فرق ہے کہ علم تصوف کا عامل پاکٹل
اور سچا اشارہ پرست ہو تا ہے اور ابھیاں فائس یا سادہ ہی میں ایسا ہونے کے

بغیر بھی کام چل سکتا ہے جب یا سوہنی اور پائیں وغیرہ وغیرہ کے عامل خراب
اور خیال کے عموماً ہوتے ہیں مگر سب سے ضروری اور ابھیاں کے گھر کا گھر
ظاہر کر دیتے ہیں کہ ابھیاں فائس و اس کے کوئی اعلیٰ ترقی نہیں کر سکتے بلکہ ان میں
اپنی طاقت کو کو جانے میں اور خزانہ کو بوجھانا ہے کیونکہ وہ اپنی طاقت لا محدود
سہرا پٹنی خود بیان نہیں سکتے اور یہ سو فی یا علم وقت کے عامل اپنی طاقت
لا محدود بیان کر سکتا ہے جو اپنی طاقت کو کھاتے ہیں اور پانی کی کوٹش کے بغیر کھاتے
اتما ہے اگر رقم صوفی کامل بتا نہیں جانتے یا بتے کی طاقت نہیں رکھتے تو کیا جوا
وینک ابھیاں فائس کے جوا بہت آہستہ آہستہ سب کچھ ہو گیا تھا ابھیاں فائس یا
ہجرت کا قاعدہ و راج کیا جاتا ہے کہ میں کے ابھیاں کرنے سے جہنم اشتہار دیا
ہو اب کہ جہاں اپنے موت کے وقت کو بہت عرصہ پہلے بیان کر دیتے تھے تو
ہو وقت رات کے نو بجے ایک ایسے مکان میں جس میں کوئی دوسری شے نہ تھی
ہو اور جس کے پاس کسی قسم کا شور و غل نہ ہو مگر اس کے اندر جوا اور وہ اندر باہر
فائدہ کر دے تاکہ بالکل ایک جوا بہت سے سب آتا رہا لو۔ یہاں تک کہ بالکل
انٹ گئے جوا جوا۔ جنوب کی طرف منہ اور شمال کی طرف پشت کرو اور پوچھو
سے اتنے فاصلے پر کھڑے رہو کہ چار رخ پشت کے پیچھے رکھنے سے تمہارا پورا
سایہ دیوار پر پڑے۔ اور پشت پیچھے چورخ کو بھی لے لے ایک موقع پر جاکر دیکھو۔
اگر مکان کشادہ ہو تو دیوار پر سایہ ڈالنے کی ضرورت نہیں زمین پر پڑنا
پورا سایہ ڈالو۔

دیکھو تفسیر جعفریہ ص ۲۲

کرو گئے ہر ہم روپ ہو جاؤ گے یعنی نجات پاؤ گے۔ باقی حال حصہ دوم میں دیکھو۔

شیو جی مہاراج جو اس کے پروفیسر ہیں کہتے ہیں۔

شیو جی کہتے تین پارتی چھ یا تیرش کی بات ہے۔
تین برس کے ابھی اس سر ہر ہم روپ ہو جات

عمل ہزاروں کا نیا طریقہ

ایک بڑا شیشہ لینے آئینہ سامنے رکھو۔ اور اس کی طرف دیکھو اور عکس کے گلے کو مرکز مان کر ٹانگی جھکے رکھو اور جب آدھ گھنٹہ گزر جائے تو نظر اٹھا کر یکدم آسمان صاف کی طرف دیکھنا کرو۔ وہاں ویرات نظر آویں گے اور چند ہفتے میں ایک شکل کا دو سرا تو می آپکے سامنے دست بستہ کھڑا ہوگا۔ اور منظر شاد و کا منظر ہوگا۔ جو چاہو کرلو۔ آپ کیا صرف ایک عمل کر کے حل کرنے سے کیا کیا عجائبات دیکھو گے اور چشمہ زندہ میں ہر شکل حل کر سکتے ہو۔ ہوکل موجود ہے۔

چور کا پکڑنا

ہے بیشک عجیب بات مگر حیات آسان اور بہت جلد ہو جائیو الی ہے تمہارا کہ کسی آگاہی میں اپنا بستر اچھاؤ رات کے وقت جب سب سو جاویں تو تمہارے قلب کو ٹیکو کر کے بیٹھو جب بند بہت آئے گئے اور آنکھ خود بخود ملنے لگے تو اونچی آواز سے اپنے آپ کو بکا کر کہو کہ فلاں وقت جاگنا ہو گا یہ آواز تمہارے کان سے گزر کر تمہارے دماغ میں اپنا چمن یا نشان بنائے گی اور دماغی ودلی آواز کو اسی خیال سے پکڑے گی کہ فلاں وقت جاگنا ہے چند دن میں ضرور تم کا سب ہو جاؤ گے اور وقت سے پہلے پرستش وہ سکینہ کا کہے۔ میں اسی وقت آنکھ کھلے گی جب

یہ شق شک ہے اور بالکل درست معلوم ہوئے گئے تو تمہیں خیال کر کے سویا کرو کہ میرے گھر کو فلاں آدمی جس وقت جاگے ہیں اس سے دس منٹ پہلے یا بعد جاگوں میں چند دن میں یہی سا دھن چوری کرو گے جو دس خیال میں سو جایا کرو کہ میرے گھر سے جس وقت کوئی کروٹ پڑے گے جاگ کر جاؤ۔ یہ بھی جلد ہو جاوے گا اب جس بات کو غلط ہو اس بات کو اس خیال میں یک سو قلب ہو کر سو یا کرو کہ جب کوئی شخص جس نقصان پہنچا تیکے سے یہ ہونی چاہی کر کے کھلے گھر میں گئے ایک کے پاس آوے اور حیدر ہو جاویں تیس دنوں کو ایک مدت جاگ بیٹھی اور آگے کہتے ہیں جو یہ دیکھو تیس کی جگہ سے نکھڑا عمل کرنا آپ نے ہے ہمارے کتابوں سے جس عمل کو کرنا ہو گے اس کے لئے پورا ہونے کے وقت ہر ہم ہیں محنت تھاری اور سکھنا پورا ہو گا۔

نرک و سورگ کا دشمن

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی آنکھوں سے بہشت اور دوزخ کو اب جی دیکھ سکو اگر شوق ہے اور محنت کرے گا وہ ہے سوتیار ہو جاؤ اور آج ہی سے شق شروع کرو ایک دوزخ کا ذکر ہے کہ وہاں کے جہنم کے گناہ کے ایک گناہ ہے چند لڑکے چکر پڑا یا م کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سا دھو صاحب آج بھی آواز ہوئے کہ کہیں نے بعد اپنا کام کرنے کے پر نام کیا سا دھو جی نے پوچھا کہ کیا کہتے ہو لڑکے کہنے لگے مہاراج پڑا یا م کر رہے ہیں تب مہاراج نے کہا کہ ایک لڑکا میرے سامنے بیٹھ کر پڑا یا م کرے جب راز کا کرنے لگا اور دم اوپر خیر بھلا تو سا دھو صاحب نے اس کے سر کو ہاتھ لگایا اور آٹھ گوروں یا میں پھینک دیا اور پھر بہت سے گناہیں ہزاروں من نہت نکال پانی کی تھیں رہا پھر مہاراج نے اس کو نکال لیا اور آواز دیکر کہا آٹھ لڑکے پڑا یا م اور بڑا افسوس کہنے لگا کہ آپ نے مجھے کیوں بگاڑا ہے

شہروں کی سیر کرتا رہا تھا پھر پڑے بڑے بزرگوں سے ملا جو دوا دیا کرتے اور جتنے
سے تھے میرے خیال میں دو برس کا عرصہ اس نظارہ کو دیکھتے دیکھتے گزر گیا
کیونکہ بسا کھی سوچی دہوالی اور موصموں کی تبدیلیاں میں سے وہ دیکھیں اور
رات کو سو یا جا جاگا اور سو رگ کے دیکھنے میں بھی دو برس غرق ہوئے یہ جہاں بخوار
وقت وہیں شہر کا چار سال کیونکر گزرا اگلے حصوں میں پڑے ہوئے ہمارے مشن
کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نہایت گہرے تالاب کے کنارے چند لڑکوں کو
سے باغیچہ اور ان کے کانوں میں روئی دیدوان کو عین کنارے پر لے آجیے گا
جو بہانہ نہ ہو اور نہ کاویدار چاہیں ان کے خزانہ و کان کے نزدیک پاس
نہ اور لڑکے کو کہو کہ جس چیز کو دیکھنا ہے اس کا دھیان پختہ کر اسی خیال میں
نظر آسکو دیکھا دیکر گراؤ وادہ بغیر کسی حرکت کے پانی میں بیٹھ جاوے اور پانچیاں
رنگے پس فوراً بعد وہی تالش و نظارہ ہو ہو دیکھیں گے ہم ہمیشہ لوگوں کو دکھلائے
رہتے ہیں *

خواب دینا

بہو اختر شہر نے ہزاروں برس تک اور بعد چاہ شہر کے ایک باغیچہ میں منکر
رات کو راجہ برہم چند سستہ باوی کو پہنا دیا کہ میں نے اپنا سب کچھ ایک بوتل
برہمن کو دینا اور وقت بسا شہر میں رہی شکل بتائے ہوئے تھا دوا
مزدیک کے ہمارے پیارے دوستوں و شاگردوں نہیں ہزاروں برس تک
ابھی اس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ابھی اس خاص کے ذریعہ یہ کام خیر ہر روز
میں کر سکتے اگر مستقل علاج ہو تو ہم سب کنجیاں ہی آپ کے حوالے کر دیں گے
جس کو خواب دینا ہے اگر اسکی نوٹ کی تصویر بنیاد سے تو بہت خوب کیونکہ تصویر بننے
سے کامیابی جلد ہوتی ہے اور اس شخص کو دیکھا بعد تصویر بنانے میں کامیابی دہ

دویم پر ہو جاتی ہے کیونکہ موصموں کے بغیر راقی حاصل نہ ہوا موصموں سے ہر نوعی طرح
تصور نہیں ہم سب سب حالت میں راقی سے ہر نوعی طرح سے کام لیا جاتی ہے
شکل سے یعنی صرف مطلوب کے نام پر اور اکاس میں چاروں طرف اس کے
گھر کے طرف چمکتا ہوں اگر مطلوب کا تصور کر لیا اس کے ہاں ہمارے ہر نوعی طرح
مطلب حاصل ہو سکتا ہے اپنا کام آپ خود تو کر ہی سکتے ہیں ہاں اگر کسی شہر
کامل کے سپرد کام کر دے تو وہ بھی ہمارا کام ہو گا اور دیکھنے کی خاطر چاہے اشتہار
کئے اخبارات میں مضمین جب یا سونہی بیٹے تخیل کی بابت شائع ہوتے ہاتھ
ہی کیسیا پر حملہ ہوئے اس کے جواب میں خریدار ناواقفوں کی طرف سے جواب شائع
ہوئے بلکہ خاص جیسا اخبار لاہور میں شائع ہوئے رہے کہ عمل تخیل و کھیا دیکھا
نایاب اسکا سلاشی و ذہنی اور دیوانہ سب ہم اس جہلی عقل پر بیٹھتے تھے اس کے
بعد کسی نے چہ پوچھا بھی کہ یہ دونوں چیزیں نایاب نہیں بلکہ ہر ایک میں ہزاروں آگے
کر رہے موجود ہیں سب کے واسطے نہیں جس نے شوق سے پلے عمل تخیل کیا
سے میں مفتی اسکو دکھانوں گا آپ چاہتے ہر زبان دوست خدایا بہشتی محبوب
نار صاحب ایڈیٹر عید اخبار لاہور نے خواہش ظاہر کی کہ عامل صاحب ہم کو بھی
دکھلا دیں اور جلالی سلفیہ مرے چلے نہیں عامل صاحب سے التجا کی ہو تو عامل
تخیل کا نام بھی نہ جانتا تھا اور یونہی مشہوری کے لئے چھپوایا ہو کہ اس طرح بڑا
بہی فاش نہ ہوگا اور مشہوری میں ہونے کی ہمارے سلسلہ دنیا کا آمینہ موجود
ہے جس میں ہم سب کچھ دیکھ سکتے ہیں خواہ کوئی کہتے کہ پورے مارے ہم کو
علوم پور ہے ہیں۔ اخباروں کے خریدار چاہے بے یقین تو خود ہی ہوتے
کیونکہ دوسرے تیسرے وہ کوئی نہ کوئی کہوڑے بازار شہر چھپوایا ہے کہ میں جب
یامونی کا عمل جانتا ہوں اور عمدہ نمونہ رکھتا ہوں عجوبہ اشیاء میرے پاس ہوں
وغیرہ وغیرہ لوگ گورو پیر بھیج بھیج کہ اور ان کو بے اثر با یقین کو کھو بیٹھتے ہیں ہم

اصلی عاملوں اور تعلیمات کا جو نام ہو گا لازمی امر ہے پس نئے خیال کے لوگ
جی سہ ہوتے۔ پنڈت رام داس صاحب بھوت و دنیا کے عامل مشہور ہیں
اور وہ شمالی ہندوستان میں مقام ایبٹ آباد میں رہتے ہیں جس صاحب
کو اعلیٰ ترقی اس کام میں کرنے کا شوق ہے وہ ہم سے پنڈت رام داس صاحب
سے خط و کتابت کرے پورا طریقہ بتلا دینگے پنڈت رام داس صاحب نے ایک
دفتر ایک عورت کی چھڑیل نکالی چھڑیل نے آواز دی کہ پنڈت صاحب میں میں
سے نکلا کر آپ کی خدمت میں رہنا چاہتی ہوں پنڈت صاحب نے منطوق کیا کہ
چھڑیل نکلا کر آپ میں آگئی تمام غفلت گواہ ہے کہ پنڈت صاحب نے اس چھڑیل کے
ذریعہ کیا کیا کرے لوگوں کو دکھائے جس مرد یا عورت کو اپنے مکان پر بلوانا چاہا
چھڑیل کو کہا وہ اندر کے کرتے ہی جا کر اس میں پردیش کر گئی یعنی چپٹ گئی بوسہ
حصہ خزانہ کرامات دیکھیں یا مصنف سے احوال معلوم کریں جو جوابی خط آئے پر
مہربان کا جواب یا مشورہ پر مطلب تمہارے مسئلے کے مطابق دیکھا۔

آلے لڑنا

جہاں جانتے چری نازوں کے پر جلتے ہیں ویشٹ سے
عجب کداسی آتش سے آو مرزا و گدے سے

میرے پیار کے علم عمر زمزم کے شوقینوں! تم کیا سمجھے ہو کیا آگ سے گزرنے کا ممکن
 ہے جس سے یہ قہر سحر کا نہیں ہو کہ خود بخود تجھے سکھائے اور ہم دکھلا دیں دنیا کے
 کئی حصوں میں کئی قومیں ہیں جو مذہبی پرہیز میں آگ پر کبھی کبھی چلتے ہیں تین
 سال کا عرصہ ہوا ہو گا کہ شہر ریاض میں دو ٹکن کے دو پینڈت صاحبان آئے وہ
 سب روز صبح کو جوں کوڑے سے اور جب ہزاروں کی تعداد غماشینی کیواسٹے ہو جاتی
 تھی تو وہ انھما آگ کے گولوں پر چلتے تھے ان کے دیکھنے کیواسٹے ہندوستان

کے سرجہ کے آدمی گئے تھے اور وقت تھوڑا ہی تھا کہ وہاں سے لوگوں نے
ہونے لگے بگیاں اور فٹنوں پر چڑھ کر شہر کے لالہ بابو اور تمام ہوسا آسمان
ہوتے تھے قہرشی کشن اور پو۔ جن کا اثر اعلیٰ کو بہرے کے لئے تشہ
لاتے تھے۔ جب پڈت صاحبان علی پڈت کو فک صاحب نے پانوں کو ہاتھ
تے کہ گرم ہیں یا سرد اور کچھ جل گئے ہیں یا نہیں بغیر عویوں سے نہیں لکھ
یوگیوں کے جتنے لوگ تھے منہ میں انگلیاں ڈالتے تھے کہ یہ کیا عیب ہے عجوبہ
جو حل نہیں ہو سکتا۔ سب کے سب کہتے تھے کہ آگ اور پانیوں وغیرہ
بغیر نہیں رہ سکتی خواہ کچھ ہی کہو چاس کا گن سے جیسا اس میں موجود ہے
آگ سے سانپ کو سوں بھاگتی ہیں۔ جن ہیوتہ ڈاکٹی۔ شاکتی جری۔ جلا
ویو اس کے نزدیک تک نہیں آتے جنگل میں رہتے وہاں سے مہاتاریات کو اس کو
جلا دیتے ہیں کہ ریچھ شیر ہوتا۔ ہیرا وغیرہ اور بہاگ جادویں ۶

جاووں کی انگوٹھی

بازار سے بھلی کا مصالحہ ایک بازار سے خوبصورت گولیاں خرید کر ان میں جبریل
 سے یہ انگوٹھی حاضر کر کا کا مروتی ہے جس کسی نے اپنے سر سے ہونے لگیوں
 کی زیارت کرنی ہو اس میں دیکھنے سے ویرشن ہو جائے اگر زیادہ خوش کیا ہو
 تو ہر مرض کا علاج اس سے ہو سکتا ہے بزرگوں کے درشن ہو سکتے ہیں خیر
 و نیکوں راجہ اندر ماچند رہی ہنواں ہی حضرت سلیمان بعد پر یوں کے وغیرہ
 وغیرہ نظر آتے ہیں و درخ اور بہشت میں تہا سے اپنے شہر کے باشندے
 پیسے ہوئے نظر آویٹھے مصالحہ تیار کر کے خواہ اپنے مال میں لاؤ یا فروخت
 کرو آپکی مرضی پر منحصر ہے یہ بتلادینا کہ میرا فلاں دوست یا عزیز کلکتہ یا لاہور میں
 وقت کیا کر رہا ہے بسے آگے کوئی مشکل نہیں خواہ تار و کمر و یافت بھی کر لیتا ہے

مصالح فیہ سے حصہ میں لکھا ہوا ہے۔

دائرہ بھرتا

سرسوں کے تیل میں کاجل یا سیاہی خالص کو خوب کھل کر دو۔ یہاں تک کہ ایک ذات ہو پھر کانسٹی کے ایک کٹورے میں اندر درمیان میں اس سیاہی سے ایک روپے کے برابر نشان قایم کر پھر اس کٹورے میں پانی نہایت صاف و شفاف بھر دو اور ایک علیحدہ مکان میں جہاں سوائے عامل معمول اور سوال پوچھنے والے کے اور کوئی نہ ہو چل بیٹھو سایل نے جو جو سوال پوچھنے ہوں تم چیلے سب کو کاغذ پر لکھ لو۔ کیونکہ اس وقت سایل کا بولنا بند ہے پھر تم اپنے معمول یا کسی نئے لڑکے کی یا عورت کو کٹورہ کی طرف لٹکی باز صکر دیکھنے کا حکم دو اور اس کو کہو کہ سیاہی میں مرکز قایم کر کے دیکھنا شروع کرے آپ اس کی باتیں آنکھ کے ذریعہ مقلطیس بھرتی شروع کرو اور خواہش کرو کہ حالت روشنی میں یا چھین سادھی میں ہو جاوے اور ہمارے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیکھو تم معمول کو کہو کہ پہلے پیل تم کو ایک میدان نظر آیا ہے اور پھر کے درخت کے نیچے جن کھڑا ہو گا جو سوال تم اس سے پوچھو گے۔ وہ صحیح جواب زبان سے اشاروں سے اور لکھ کر دیگا جب معمول کہے کہ میدان نظر آیا ہے اور پھر کے درخت کے نیچے جن کھڑا ہے تو تم کہو کہ فلاں شے جو سایل کی گم ہو گئی ہے کس طرف گئی ہے وغیرہ وغیرہ سوال ہیئتہ ذرا ذرا اور مزید کرو کیونکہ اس طرح جواب نہایت ٹھیک ملتا ہے ہم خزانہ کرامات کے سب حصوں میں جب عجیب غریب باتیں درج کر دیں گی اور ایسی باتیں بھی درج کرنے سے پہلے کہیں گے جن کے ذریعہ ہم نے خود سینکڑوں روپے کمایا اور مشہور مصنفوں نے بنفس اور اپنے فائدہ کے لئے چھپا یا تو اسکی کچھ بھی آپ کے حوالے کرتے ہیں

سنجھال لو نیچے کی ٹیڑھی سطر میں دیکھو

ہر شے یا جگہ میں دو طریق سے اثر پیدا ہو جاتا ہے اور ایک عیسوی حالت ہے جس میں قدرتی اثر بھرا ہوا ہوتا ہے ایک چھوٹے سے گاؤں سے چند پھول بیچنے والی مائیں ایک نزدیک کے شہر میں ہر روز پھول بیچنے کو آیا کرتی تھیں ایک دن ایک مالین جو ان سے ذرا پہلے شہر میں آنی لگتی پوچھ کر سویرے کے پونام کے پھول بیچ کر روانہ گاؤں کو ہوئی رستہ میں ایک شہر کے کنارے پر پانی پینے کی خاطر بیٹھ گئی اپنے پھولوں کی کھاری ایک درخت کے ساتھ لٹی کر کے اس لئے زور سے ماری کر رہے تھے پھول گر گئے اور کھاری صاف ہو جاوے بہت سے پھول کھاری میں پھنس رہے تھے درخت کی جڑ میں ایک مٹی کے ٹیلے پر گر پڑے۔ اتنے میں مٹی کی سب مائیں آپہنچیں دل میں حیران ہوئیں کہ کیا سب بے گریہ آج سویرے ہی پھول بیچ کر آگئی ہیں ہر روز نہایت کشش سے اپنے پھول فروخت کر کے رات کے وقت گھر واپس آیا کرتی ہیں مگر وہ اس کے پاس کوئی تنوید ہو گا اسی خیال میں سب کی نگاہ درخت کی جڑ میں پڑی سب کی سب ایک دوسری کی طرف دیکھنے لگیں اور خیال کیا کہ درخت کی جڑ میں خور کوئی پرانی زیارت ہے اس نے اس پر پھول پڑائے یہ مالین ضرور منت مان کر گئی ہو گی کہ اگر میرے پھول جلدی فروخت ہو گئے تو میں ان کو یہاں پھول پڑاؤنگی آؤ ہم ہی منت مانیں یہ سالیج کر کے سب نے

اسم عظم

ہر شے یا جگہ میں دو طریق سے اثر پیدا ہو جاتا ہے اور ایک عیسوی حالت ہے جس میں قدرتی اثر بھرا ہوا ہوتا ہے ایک چھوٹے سے گاؤں سے چند پھول بیچنے والی مائیں ایک نزدیک کے شہر میں ہر روز پھول بیچنے کو آیا کرتی تھیں ایک دن ایک مالین جو ان سے ذرا پہلے شہر میں آنی لگتی پوچھ کر سویرے کے پونام کے پھول بیچ کر روانہ گاؤں کو ہوئی رستہ میں ایک شہر کے کنارے پر پانی پینے کی خاطر بیٹھ گئی اپنے پھولوں کی کھاری ایک درخت کے ساتھ لٹی کر کے اس لئے زور سے ماری کر رہے تھے پھول گر گئے اور کھاری صاف ہو جاوے بہت سے پھول کھاری میں پھنس رہے تھے درخت کی جڑ میں ایک مٹی کے ٹیلے پر گر پڑے۔ اتنے میں مٹی کی سب مائیں آپہنچیں دل میں حیران ہوئیں کہ کیا سب بے گریہ آج سویرے ہی پھول بیچ کر آگئی ہیں ہر روز نہایت کشش سے اپنے پھول فروخت کر کے رات کے وقت گھر واپس آیا کرتی ہیں مگر وہ اس کے پاس کوئی تنوید ہو گا اسی خیال میں سب کی نگاہ درخت کی جڑ میں پڑی سب کی سب ایک دوسری کی طرف دیکھنے لگیں اور خیال کیا کہ درخت کی جڑ میں خور کوئی پرانی زیارت ہے اس نے اس پر پھول پڑائے یہ مالین ضرور منت مان کر گئی ہو گی کہ اگر میرے پھول جلدی فروخت ہو گئے تو میں ان کو یہاں پھول پڑاؤنگی آؤ ہم ہی منت مانیں یہ سالیج کر کے سب نے

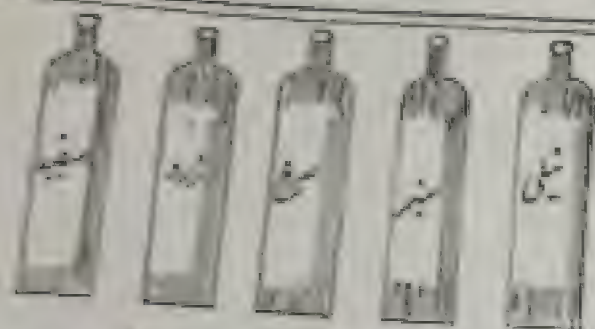
اب فلاسفی رام نام کی سسٹے دنیا میں مشورچ رہا ہے کہ جتنے اسم عظیم اللہ ہو۔ آرام
رام سو ہم وغیرہ ہیں۔ سب کے چند مدت کے چنے سے قوت اور آوی ہزار گنا بڑھ
جائے گی۔ گورو استاد رشی مہی یو گی۔ اوتار جونی۔ تپسوئی بھگت۔ جیون
مکت۔ جادو گرا اور سحر ایزر کھلاؤ گے مگر اب رام کی فلاسفی اور بزرگی تم کو سنائے
ہیں۔

رام کے برابر انسان کو امر کرنا والا اور من کو مار کر مکتی دینے والا دوسرا اسم عظیم
آرام ہے اسل وپر کی عبارت میں جوڑ معنی ہے چار الفاظ آئے ہیں جو علم نفس
سے ہمیشہ تعلق خاص رکھتے ہیں یہ سب دما سے پیدا ہوئے ہیں رام۔ رام۔ رام۔
ارم۔ رام۔ ارم۔ م۔ ا۔ ر۔ مار۔ ا۔ ر۔ م۔ ا۔ ر۔ م۔ ا۔ ر۔ م۔

خیر جب مکھا ختم ہو تو گندم کے آٹے میں ہر ایک خانہ قینچی سے کاٹ کر لپیٹا جائے
جس کو گولی بنانا کہتے ہیں اور پھر پھلیوں کو ڈالے مگر ہر وقت خیال مذکورہ کرتا
جاوے اور ایسی جگہ میں ڈالے جہاں پھلیاں سب کھا جاویں غرضیکہ مکھا
گولی بنانا اور جل میں ڈالنا کل چالیس دن کا کام ہے۔

سرودھ

نمبر شمار	نام عنصر	رنگ	مزه	شکل	خاصیت	چال	تعداد
۱	اکاس یا خلا	سیاہ	کڑوا	کان	سرد	ایک انگلی	۱
۲	دیو یا ہوا	سبز	ترش	گول	متحرک	آٹھ انگلی	۸
۳	اگنی یا آگ	سرخ	چرچرا	مثلث	گرم	چار انگلی	۴
۴	ہریتوی یا زمین	زرد	میٹھا	چوکوش	خشک	بندہ انگلی	۱۲
۵	جل یا پانی	سفید		ہلال	سرد	سولہ انگلی	۱۶



اول سرودھ کے ذریعہ علاج کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں مذہبی
گئے نہ پیشگی رنگ کا لٹھائی گاڑا ہو یعنی پانی تک نہ خرب ہو دے اور نہ
مریضوں کی جان کے تم خواہ خیراتی شفا خانہ بنا دیا قیستی روانی خاند کھولو۔
مستاری مرضی ہے اگر مرض کی شدت سخت اپنے تجربہ یا سرکل و عامل سرزم
کے معمول کے ذریعہ تم کو ٹھیک ہو گئی تو فوراً کامیاب ہو گئے مہارے ساتھ
غیب حکیم۔ دیر اور ڈاکٹر دم نہ مار گئے۔ کیونکہ یہ انجیوہ قدرتی علاج ہے اور
کم خرچ بالافسین ہے آتش شیشہ شاید بھی تم نے دیکھا ہو گا اس کے مصلحو
میں چار درجہ کے گرم واگ کے عنصر کے پر شدہ مصلحو جات کبرے ہیں رنگ
سفید سفید لوٹا کھارا اور سفید ریت کے سبب آیا ہے آتش شیشہ جب سورج کے
ساتھ رکھا جاتا ہے جو سورج سے اپنے اندر موجود شدہ مادہ کو فوراً کھینچ لیتا
ہے یا یہ کہ اپنا اثر مادہ چھوٹے مادے میں بوجہ زیادہ میلان کے آجاتا ہے
پس جب اس شیشہ کا اثر یا ٹکس کسی نازک اور جلد جینے والی شے پر پڑتا ہے تو وہ
فوراً جل اٹھتی ہے تم تجربہ کو ذرا بڑھا کر دیکھو کہ موسم گریا میں اگر سرخ کپڑا اور کھا
جاوے تو فوراً پت اور واسے بدن میں کل آتے ہیں اگر سرخ یا بنڈھیں تو سر
دکھنے لگتا ہے برخلاف اس کے اگر موسم گرمی میں اور صیں تو بہت فائدہ ہوتا
ہے اور آرام ملتا ہے یہ نیچری علاج سب سے زیادہ جلدی صحت بخشنے والا ہے

جوئے میں جیتنا

جب تمہاری سُر داتیں چل رہی ہوں اور تہ پر تھوڑی ہوا اور دوسرے کی سُر داتیں چل رہی ہوں اور اکاس تہ ہو تو سب کچھ تم جیت جاؤ گے اور مسادہ کی ہوسنے کی حالت میں مسادہ کی کارروائی رہے گی اور برعکس ہو نیکی حالت میں سب کچھ مار جاؤ گے۔

اندھیرے میں کتاب پڑھنا

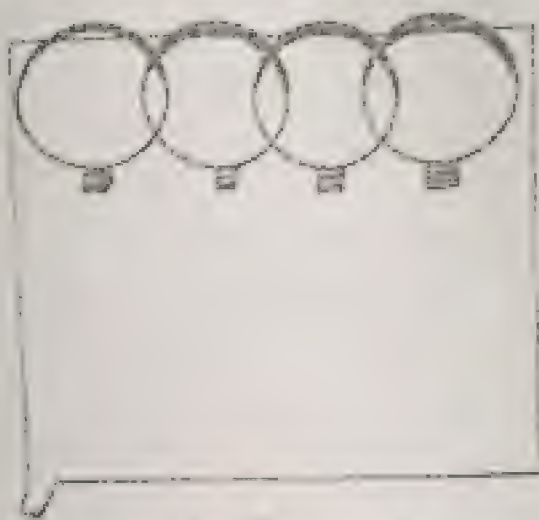
ایک بند کمرہ میں ایک چراغ پر نظر جماؤ جب خوب نظر چمنے لگے تو نظر جمی ہوئی حالت میں ایک تخت ایک ہاتھ سے چراغ اٹھ کر دو گلی کر کے ایک لمحہ پہلے آنکھیں بند کر لو مگر ایسے وقت بند کرو کہ اندھیرا آنکھوں کو معلوم نہ ہو اب اسی آنکھ بند کی ہوئی حالت میں پانچ منٹ تک لیٹے رہو اور روشنی کا خیالی تصور یہاں پر چراغ کی لاٹ تمہارے سامنے چل رہی ہے بعد کو آنکھ کھول کر اندھیرے کمرہ میں دیکھو پہلے پہل معمولی روشنی نظر آئے گی اور آہستہ آہستہ مکان کی سب چیزیں نظر پڑیں گی کچھ دنوں میں اور باریک کتاب بھی پڑھ سکو گے۔

مسکریں ہم

میں آسان طریقہ معمول پر حالت مقناطیسی طاری کرنے کا یہ ہے کہ ایک رکیلے مکان میں جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اپنے سامنے معمول کو چلاؤ معمول کی پشت بجانب شمال اور منہ بظرف جنوب کرو اور اس کو ہدایت کرو کہ دل میں خواہش کرے کہ میں حالت خواب مقناطیسی میں

ہو جاؤں اور مجھ کو سب کچھ فہم آجائے اور اسکو یہ بھی کہو کہ وہ مقناطیسی داتیں لگھ لگی چلیں کہ اپنی نظر کا مرکز بنا کر دیکھنا مشق کرے اور آنکھ نہ جھپکے دے اور تمہارے دل کو یکسو کر کے اسکی باتیں آنکھ کی چلیں کہ اپنا مرکز بناؤ اور دل میں خیال کرو کہ یہ جیت جلدی بیہوش ہو کر لیٹے گی طہن کر پڑے اور یہی خیال رکھتے جاؤ کہ تمہاری دل سے تمہارے ارادے کے ساتھ آیت اور اختصار سے اچھروا ناغہ اور کاغذ نہ ہے اس میں جا کر حرکت پیدا کرنا اور جب تم یہ خواہش کرتے ہو کہ معمول بیہوش ہو جائے اور ایسا مقناطیس چھکڑا نہیں آتا تو میں تمھیں معمول کے واضح کو ہم خیال بنا دیتی ہے اس پر ایسا تصور اور سمجھا دیا ہوا اثر چھکڑا کر کے کر دیتی ہے اور معمول بیہوش ہو جاتا ہے اب فوراً ہی معمول کی آنکھوں میں سی سی یا نرمی دیکھو اس کے وہ نور ہاتھوں کے آنکھوں سے اپنے ہاتھ میں لو اور ان کو اس طرح ملاؤ کہ ان کی پٹریں معمول کی معمول کی طرف اور تمہاری تمہاری طرف رہیں اس طرح تمہارا اور داتیں ہاتھ کے ذریعہ پھر تمہارے جسم میں آجائیں فریڈک ایک منٹ پہلے ہی طرح کسی دفعہ چکر لگ جائیں معمول اور تم ایک جان اور دو قالب ہو جاؤ گے جب معمول نرم کر لے پڑھنے کی طرف گر پڑے تو پس کرنے مشق کر دو جن کے ساتھ یہ خیال کرو کہ ہم نے جو رمان ہیں مقناطیس پھری گئی اس کے سب جسم میں پھیلا رہے ہیں۔ حال اور مقناطیس ہذر لچھ لچھانا اور ہاتھوں کے پھیرنا جاوے جب بالکل معمول کو بیہوش پاوے تو اس کو بلاوے اگر نہ بولے تو کان میں زور سے کہے کہ بروٹب ضرور بولیں معمول کو مرکز بناؤ نہ لگا یا چاہئے جو معمول پہلے پہل ہرگز نہ بولے تو تم اتنا کافی سمجھو کہ کسی چیز سے اس کے ہاتھ کو اونچی

تتمتعون



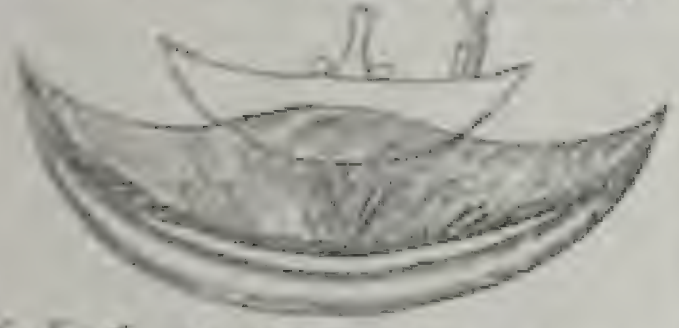
مکان سے کوڑا

اگر پہلی چار سادھنیں تم نے اور تمہارے شاگرد نے ملے کر لی ہیں تو تم ایک سات چھت مکان سے اپنے شاگرد کو حکم کرے یہی گود واسکے ہو۔ آگ میں جلنے کی وقت آگ سے اور شاگردوں کے آگ کے پاس کھڑا ہو جانا ہے اور ایسے دور سے بولنا ہے کہ موثر الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکلنے جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ مہاجان یہ معمولی بات ہے جس علم کے ماہر ہوں استادوں اور کاموں سے بڑے بڑے کام کے وہی علم مہیا دیا ہوا اور مہیا ہے۔ جو اتار اور پلیر کہلائے وہ ہماری طرح انسان تھے اس علم کو میکھا اور غوث پائی اور ہر آگ سے گذرنا تو اس علم کے آگے تجوں کا کھیل ہے یہ کھڑا استاد اگر کسی پر بیٹھ جاتا ہے اور شاگرد خوش آواز سے سخن بولتے ہیں ۔

میرہر دیکھنا ہوں ادھر تو ہیں تو ہے

سب لذت سے لگتے ہیں آتا دیا حال تما شبیوں کی طرف فحاشی طلب ہوتا ہے
 کہ باجی نہ لگے نہ لگا کر پھیل رہا ہے جس کسی سے چلتا ہو وہ سے
 چلنے کی آگ پر چلے پس لالہ باجوہ دھڑکی اوسکے سب شغلے پاؤں پہنے
 سے جس اسکے بیدار نہ لگتی نہ لگتی ہوتے ہیں شغلہ میں ہم سے اس سال
 سے ایک کہیتی بنائی تھی کہ ملک کا دورہ کر کے راج پورک سو سائینیاں تو ہم
 کریں اور ہرک دویا کا پر چاد کریں رکھنی کا ہم آتش و روہانی کہتی رکھا
 گیا تھا ہمارے ساتھ پنجاب کی سو سائینیوں کے کئی عہدہ دار لائق و فانی ہی
 سے ترستے سب سخت بارت ہمارے ذمہ لگائے گئے تھے لکھو دیتے ہوئے
 شوق میں آکر اور اپنے اور حالات حال طاری کر کے سب شغلوں کو دل
 ہم ہی شغلہ کر کے تھے بجا تھے بہت شغلوں میں پھر سے اوکریں دیکھائے
 بعض وقت کسی انسان پر ایک ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ آگ میں
 خود بخود نہ جاتا ہے اور آگ آسکو مضر نہیں پہنچاتی لوگ اس کو دیوانہ
 اور شہود ہر کہتے ہیں کہ اس کو جان کی موت نہیں وہ اصل وہ حالت حال میں
 ہوتا ہے ایسی ہی حالت آگ کے قدامت کی طاری ہو جاتی ہے
 اگر انہی وہ دوری تم میں ہو جائے کہ آگ پر چل سکوا اور بے ضرر لوگو
 کو چلا سکون تو ان سب شاگردوں کو ہم پر ہم حالت طاری کر سکتے ہو جو تمہارے
 حکم کے تابع ہیں ایک دیکھ دیکھ کے کنارے جاؤ جس کا کنارہ بہت اونچا ہو بھجن
 ہل کر حالت طاری کرو اور ان کو کہو کہ ہمارے اشارے کے منتظر ہو۔
 آگ نہیں بھی جی بات ہے اگر اشارہ کرتے ہی گدھ ہو گیا تو خیر ورنہ آگ جلانے
 والی آگ ہوگی۔
 تمہاری لان کے نیچے ہی سب کے سب یا ایک نیچے اپنے آپ کو گرا دیکھا اور
 بیشک بے ضرر نہایت آرام سے نیچے آدیا۔

چکی خود گدھ پھر سے
 ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صاحب کسی عظیم الشان
 اور علی ان کے سپرد ہوا کہ خود ان صاحب بات کی کر دیکھتے تھے خیر
 ہوئے کہ گدھ ایک صاحب خود دیکھتے ہوئے ہیں اور ہی خود بخود چری



حال جب گدھ سے کی شوق پوری کر دیا اس کے آگے یہ کام کوئی
 مشکل نہیں لگتی ہی بات ہے۔

سوئی کھڑکی کرنا

جب آورا دوسری کے ملک بھوکے ہو سکوا ایک سوئی میں آورا بھر کر
 اس زمین پر سیدھا کھڑا کر دیاں تک کھڑا رکھو کہ جب تک سوئی میں
 کھڑا رہنے کا خیال آورا پر نہیں ہو یا اور تم اگر شین پاس پاس نہیں
 کر گئے پھر سوئی کو آہستہ آہستہ چھوڑ دو کھڑکی رکھنی بے لڑاں پڑھی
 کر کے کھڑکی کر دو اس طرح آہستہ آہستہ ہو میں معلق بھی کر سکتے ہو
 خود یہ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک لگا کر یا مشہوری کے لئے
 شعبہ بازی پر کمر بستہ ہو جاؤ ایسا کرنا منع ہے ہمارا مطلب یہ ہے
 کہ ابھی اس خاص سے ترقی کرتے کرتے ابھی اس لالہ و دو پر لگ جاؤ
 یا اگر ابھی اس خاص میں ہی ترقی کرنی منظور ہے تو بہتر ہے اس سے

بھی وہی مطلب آخر کو حاصل ہو سکتا ہے مگر جب کبھی کسی کو دکھلا دے مگر
اور یا کسی بزرگی کرنے کی خاطر دکھلا دے تاکہ لوگوں کو متاثر ہو۔

پانی پر چلنا

یہ بہت بڑا مشق ذرا مشکل ہے اسکو وہی عالم پورا کر سکتا ہے جو پہلے
سے کرنا شروع کرے عرصہ آدھ برس کا گذرنا ہے کہ ایک ہفتا کا عرصہ ہو
ہر چوبیس میں ایک میل کے درخت کے نیچے ان کو اتارے ان کی نسبت مشہور
تھا کہ یہ گوہ کھانے ہیں اور ہر وقت کتوں کا بھونا کھانے پیتے نظر آتے ہیں اور
پہلے کئی دفعہ ہر چوبیس آچکے ہیں دراصل بہت عرصہ کشمیر کے کسی پہاڑ میں
گذر رہے ہیں ہمیشہ بھٹے ہوئے نظر آتے ہیں عمدہ جوان اور خوبصورت
میں اور کسی طرح سے گور و ناراض ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سرسبز ریو و علاقہ
دیا ہے کہ جاؤ گوہ کھاؤ گے۔

ہم دیکھنے کو واسطے گئے صفتیں ہی پائیں جو سنی تھیں اس فقیر کی نسبت
میشمار لوگ گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس عجب سر پر سے اڑتا تھا۔ اُسے بھی
لوگوں نے دیکھا ہے اور ایک دن میں ہزاروں کوسوں پر نظر آ جانا ان کی
بات کی مضبوطی کرتا ہے۔ کشمیر کے میرے ایک دوست رام مرہا داس
صاحب ملازم حاکم جننگل کا ایک خط میرے پاس آیا تھا کہ یہاں ایک فقیر
پانی کے دریا پر سے دوڑتا پار اور آ رہا جاتا ہے۔ دریا سے گنگا اور گ
تمام نالہوں میں سادھو لوگ مشک کی خنج اپنے بہت میں پھونک رہے
ہیں۔ جب بہت میں اور بدن میں ہوا داخل ہو جاتی ہے پانی بہت
نیچے اور تھکے اور تھکے ہو جاتے ہیں اور عرصہ تک تھکے رہتے ہیں اس
خارج عالم چلنے کی نسبت وزن میں بڑھتا ہو جاتا ہے۔

عالمی آہستہ آہستہ پراگیا کی طرح اندر دم کھینچنا شروع کرے یہاں تک
مشق کو بڑھاتا جاوے کہ وہ ہر روز ایک ٹکٹ کے علاوہ دن بہت دیر ہو
جاوے۔ ہر روز ایک دوست جو ایک باج ہوگ سو سانی کے پرزائیٹ
ہیں اس مشق کو بڑھاتا یہاں تک کہ اس کے بدن نہایت بڑا نظر
آئے کہ ہر روز وہ وہ پاؤں کے ایک انگوٹھے کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں
اگر مشق جاری رہی تو جلد کا میانی ہو جاتا ہے۔
جس وقت تمہارے چوبیس بڑھ جاتی ہوئی ہو چکے ہیں ایک پاؤں کے
پر ایک پیچے کے بل اور دوسرے انگوٹھے کے کنارے کھڑے ہو کر اگر یہاں
تک پہنچ جاؤ تو منزلی مقصود نہایت بھونک بھونک ہوگی اس وقت ایک
بڑی سی ساری چھتری بنو اور ایک گھر سے پانی کے کنارے اونچی جگہ سے
پانی میں چھلانگ مارو دم بڑھا لو اور چھتری کھول لو دیکھو کہ کس منزلے سے
آہستہ آہستہ نیچے آتے ہو اس کے بعد چھتری کے ساتھ بی بی باغ صو
اور چھلانگ مار کر پانی پر سے جلد ہی جلدی چلتے جاؤ اور دونوں آنسو
سے سی کھینچتے جاؤ۔ اس طرح تھیں اپنا بدن پرن کا پورا پرن گنگ جاتا ہے کہ
ممکنی کر اور باقی ہے۔

مشق کر کے تھکے ہر سول کے سامنے پانی پر سے چل سکو گے اور آخر
ہو امیں آٹھ کے قابل ہو جائو گے۔ یہ مشق زیادہ عرصہ مانگتی ہے اس
سے صرف مستقل مزاج اور ہر دم مہجے قائم رکھنے والے عالم اسکو کریں۔

تمام شد حصہ اول

خزانه کرامات

حصه دوم

جناب گو سائیں سوائی دیال جی ایس۔ والی مہریر
وماک کا رخا نہ بلج یوگ

سرمایہ ملی پنجاب

بسم الله الرحمن الرحيم

1911

مسب فرماہی

دارنا قول اگر والی شریفین مالک فیض منہ پر بس لودیا شہاب
کارخانہ جلالی سلیم پر بس دلیہ وین باہم لکھی بزم بخش پر چھتا

برہم وقیا

اس کی جھلک منافی و غیر منافی ہے۔ بہت کم نصیب کو کھانا دینا
کوہ لائی اور کچھ کھانے سے ہے۔ اب یہ کھانا کھانے والے سے دھار ہو
جاتا ہے تب اس سوال کے جواب کو کھانا دینا ہے۔ پہلی حالت میں اگر
جیانا تو وہ کھانا کھائی اور کھائی پر کھائی کھائی کھائی کھائی
زہر سے اس کا کھانا کھانا ہے۔ اس کا کھانا کھانا کھانا
کھانے میں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
جہنم میں اسے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
جہنم کی آگ میں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
جہنم کے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

[illegible]

ہے کہ پاس بیٹھنے والا اس کو بلا دے یا کچھ کہے تو وہ کچھ نہیں سنتا۔ پس اس وقت اس کے سننے کی شمع کسی اور طرف پڑی ہوتی ہے کہ وہ شام میں نکلا ہے کہ واقعی صبح بھی ہے کہ وقت جماع اگر کائنات پورے طور سے یکجہ سن رہے ہوں تو اولاد دیکھ رہی پیدا ہو اور اگر پوری توجہ سے آنکھیں کھلی دیکھ رہی ہوں تو اولاد اندھی پیدا ہو وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ ہر جہ سے جو سب جسم سے چھینکر بطور عرق کے آتا ہے وہ جسم کے ہر حصہ کی طاقت یا شکتی بھی ساتھ نکال لے آتا ہے وہ حصہ جس کے اندر کی شمع یا شکتی جسم سے باہر اپنے خاص رستہ سے اپنا تعلق توجہ خاص سے قائم کرتی ہے اس کے مزاج کو رگڑ سے پیدا کی ہوئی گرمی کہاں پھلا سکتی ہے اور کب اسکی شکتی کو اندر سے نکال سکتی ہے۔

اس اوپر کے احوال کو اگر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے تو اس بولگی کی حکمت علی خود بخود معلوم ہو جائیگی کہ جو اسی غرض سے تمام رات بھر کور و رات رکھتا تھا اور سندھ دیش میں پھرتا رہا اور غریب سے کروڑ پتی ہو کر مر گیا تو نہ عورت میں اس طرح فدا ہو کر سب مال و دولت اسکی نظر کرتی تھیں۔

اس عقل حیرت انگیز کو ہم خود جانتے ہیں مگر صاف صاف اس واسطے یہاں تحریر نہیں کیا گیا کہ بجائے اس کے ہم لوگوں کو راہ راست پر لاویں لو کہ گمراہ نہ ہوں ہاں صاف دل ہو کر ہر شخص براہ راست یہ طریقہ ہم سے سیکھ سکتا ہے۔

من کا تعلق عقل یا بدھی کے ساتھ ہے ایک بال سے لاکھ گندریک تا روغن اور من کے درمیان لگی ہوئی ہے اسی طرح ہر ایک پانچ تاریں بدھی سے جھکھکناک کان آنکھ زبان اور جسم میں پھری ہوئی ہیں جن کے ساتھ ادھر ادھر دھڑکیں کی طرح سوکھ سکتی پھیلی ہوئی ہے جو اپنا کام کر کے

بدھی کو دھکا دیتی ہوئی من کو جا کر پھینک دیتی ہے۔

جو وہ پھینکا لی جس کا ٹکس من نے قبول کیا ہوا ہے من کا ساکھی من پر کی ہے ٹکس کے تعلق سے چہن شکتی یا جگت میں ہر کام کرنا ہے اور سوچ بچار کی طاقت رکھنا ہے سوچ کو ٹکس خواہ آئینہ میں چہرے یا نہ چہرے اسکو کیا پاک اور ناپاک صرف جگہ سے ٹکس والی کرتیں دیکھیں پوری سوچ غم کنی و ہشی کے جگت میں یکساں ہر کام کرنا ہے لیکن آئینہ سے جو اس کا ٹکس قبول کیا وہ ٹکس ان ٹکسوں میں پڑے اندھا کرے اگر آدھ ٹکس اس کی طرف نظر نہ جائے تو قلب کو گرمی دے اسکا ٹکس اندھیرے میں ڈال دیتی دیر سے پانی بوسہ دتا کرکھنا ہے اس کے اندر کے ٹکس میں بھی سوچ کی گرمی کی تاثیر ہو جاتی ہے پس معلوم ہو گیا کہ جس طرح سوچ ساکھی اور زیب ہو کر بدھی کی تاثیر ٹکس اور ٹکس کے ٹکس میں پیدا کر دیتا ہے اس طرح بدھ ساکھی اور زیب بھی اپنی تاثیر چہن من کو بخشتا ہے کہ من خود بولگی مولیٰ یا نہ تھا جو پیش گوئی کرتے ہیں صرف اس طرف سے کرتے ہیں یعنی ان کے دل میں ساکھی کی طرف سے جو ریز ہوئی اس اشارہ کی فوراً من پر ٹکڑ ٹکڑ کر پڑتی یا غصہ پر ضرب لگے گی جس کو اعلیٰ عقل فوراً سمجھ لیتی ہے۔

یہاں یہ بھی ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہی مت بیت آئینہ زیب برہم کے اوپر اور کسی خلاف آئے ہوئے میں جو آہستہ آہستہ مولیٰ یا نہ تھے ہیں من بھی کسی خلاف کا ہی جو ہر ہے آخر ان اوپے پردوں سے کسی راہ سے ہوتی ہے۔

ہر انسان کی عقل اسے نہیں پہنچ سکتی کہ اسکی شمعیں باہر کی طرف لگی ہوتی ہیں جب باہر شمع لگے رہنے کی صورت میں انکی آواز سے بھی وہ ادھر متوجہ نہیں ہوتا تو اس شوکھ ریز کو کہاں سمجھ سکتا ہے پس جب

پانچوں شتا عیس باہر جانی بند ہو جائیگی اس وقت ہر وقت کی ہرگز کو تہاری عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی چلے گی روز گرتی کرتی ہوئی اعلیٰ عملوں میں شمار ہوگی۔ ایک تخت پر وہ اٹھ جائیگا اور ایک اور ہی نظارہ نظر آویگا ہٹ یوگی کھٹ چکر کا عمل کر کے سب برتوں کو روک کر یہ آئندہ لیتے ہیں۔ لوگ سادھن سے نظارہ پاسنے کا بخاری فائدہ یہ ہے کہ پھر انسان ہرگز نہیں بھرتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر بعض اس کے بھوکے اور خشک دیداشی و کرم کا نڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ روحانی دنیا یا نرا کار برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ آج کل ایک فرقہ ہو گیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ مذہبی پابندیاں سب اپنے ہی فائدے کیلئے صرف اسی جہم تک ہیں سنے پر خاک ہی صرف ہوئی اور ترقی اور زیادتی کچھ نہ۔ نیست و نابود جس طرح حالت خواب میں انسان کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اُس کے پیچھے چور دور سے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت کی ہو اس کے جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایشور کا شکر بجالاتا ہے۔ کہ چھٹکا را ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے کھیل کو سچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا اسی طرح بکھوت جب اندر کے دوسرے غلاف کا نظارہ بڑیگا پچھتاؤ گے کہ جھوٹ کو سچ مان لیا اور بے فائدہ آئندہ غم کہ چھوڑ کر دھوکہ کے گھر میں جگہ لی۔

سہارو وہ ہے جو سنے سے پہلے مرے رانا وہ ہے جو پردہ اٹھنے سے پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جانکر عمل درآمد کر لے غرضیکہ پھر یا قدرت دمایا ہمیشہ اسی طرف دوڑتی ہے کہ جس سے دیر یا دینا پاندہ اطرور ہمیشہ بنی رہے لہذا ہی ہر خواہش کی اندرونی چالاک

قدرت کی طرف سے ہی ہوگی کہ وہ تم کو خوب جکڑ کر باندھے رکھے قدرت ہی ہر دوس طرح کی کمزیریاں میں پیدا کرتی ہے قدرت ہی پیچھے پیچھے شہوت کا غلبہ پیدا کر کے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر ہر وقت اس کے برخلاف رزق کرتا رہتا ہے مگر ان کے سننے کی طاقت عقل نہیں رکھتی مگر اس کی جس کی قدرت طاقتور ہوتی ہے۔ اب رہی بات کہ لاکھوں جنموں کے برابر ایک جنم میں کیونکر سادھن ہو سکتی ہے سچنا جو دراصل وہم اور جھوٹا سمجھتے ہیں اور جس میں کچھ بوجھ اور آئندہ کے روح کے متعلقات کا حال معلوم پڑتا ہے بعض اوقات ہماری موجودہ حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔ یعنی داناؤں اور صوفیوں کے نزدیک اس جگت کے پسنے سے کچھ ملتا ہے کیونکہ دونوں پسنے میں اور دنیا میں جہاں کئی خلاف یا بر دے ایک دوسرے کے اوپر آتے ہوئے ہیں یہ بھی نزدیک نزدیک میں حالت خواب میں جب بھی چل جاتا ہے اور جاگ ملنے پر سگی کی چلا ہوا ہوتا ہے تو مانا گیا کہ دونوں خلاف یا عاشق میں ہیں جس سے وقت حالت خواب میں انسان کو اپنا سب احوال دکھائی پڑتا ہے اور حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھہ ہوتی ہے کہ میں حالت خواب میں ہوں۔ اور عیاں سو باہموں اور پھیلا حال لکھ رہا ہوں اپنے جسم باہر چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔ اسے برہم و دیا کے اشتداد میں جس طرح ان غلافوں کی جہاننی ہو گئی ہے اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھو تو پچھتاؤ یا آئندہ ہو اگر اس جنم میں یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کر لیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

پانچوں شمایلیں باہر جاتی بند ہو جاتی تگی اس وقت بروقت کی ہرگز کو تہاری
عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی چلے گی دوڑ کر ترقی کرتی ہوئی اعلیٰ عقولوں
میں شمار ہوگی۔ ایک سخت پردہ اٹھ جاوے گا اور ایک اور ہی نظارہ نظر آوے گا
ہست ہوگی کھٹ چکر کا عمل کر کے سب برتوں کو روک کر یہ آئندہ لیتے ہیں۔
لوگ سادھن سے نظارہ پاسے کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ پھر انسان ہرگز
پہنیں بھرمتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر برعکس اس کے پھونکے
اور خشک دیدانتی و کرم کا نڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ
روحانی دنیا یا نرا کار برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ
آج کل ایک فرقہ ہو گیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ خدائی پابندیاں سب اپنے
ہائی فائبر سے کیلئے صرف اسی جسم تک ہیں رہنے پر خاک ہی صرف ہوگی اور
ترقی اور زیادتی کچھ نہ نیست و نابود جس طرح حالت خواب میں انسان
کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اُس کے پیچھے چور دوڑ
ہے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت کی ہوا کے
جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایشور کا شکر بجالاتا ہے۔ کہ
چھٹکارا ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے عیسیٰ کو
سچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا اسی طرح بکھوت جب اندر کے دوسرے غلام
کا نظارہ بڑبڑا پھٹا دے کہ جھوٹ کو سچ مان لیا اور بے فائدہ آئندہ غلام
کہ چھوڑ کر دھوکے کے گھر میں جگہ لی۔

بہادر وہ ہے جو ہر سنے سے پہلے مرے داناوہ ہے جو پردہ اٹھنے سے
پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جانکر عمل درآمد شروع
کرتے غرضیکہ خیر یا قدرت (دایا) ہمیشہ اسی طرف دوڑتی ہے کہ جس سے دیر
یا دینا پاندہ اور طویل ہمیشہ بنی رہے تمہاری ہر خواہش کی اندرونی چالاکی

قدرت کی طرف سے یہی ہوگی کہ وہ تم کو خوب بکڑ کر پاندہ سے بکے قدرت ہی
شراروں حرج کی ہمیں دل میں پیدا کر لیتی ہے قدرت ہی ہتھ پتھ شہوت کو
غلبہ پیدا کر کے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر بروقت اس کے برخلاف
رہنمائی کرتا رہتا ہے مگر ان کے سننے کی طاقت عقل نہیں رکھتی مگر اس کی
جس کی قدرت طاقتور ہوئی ہے۔

اب یہی بات کہ لاکھوں غیبوں کے برابر ایک جنم میں کیوں کیا دھن
ہو سکتی ہے سینا جو دراصل دہم اور جھوٹا سمجھتے ہیں اور جس میں پچھلے جنم
اور آئندہ کے روح کے متعلقات کا حال معلوم پڑتا ہے بعض اوقات

ہماری موجودہ حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔
یعنی داناؤں اور غیبوں کے نزدیک اس جگہ کے پہنچنے سے کچھ ملتا
ہے کیونکہ دونوں پہنچنے میں اور دنیا میں جہاں کئی خلاف یا برعکس

ایک دوسرے کے اوپر آئے ہوئے ہیں یہ بھی نزدیک نزدیک میں
حالت خواب میں جب بیدار ہوتا ہے اور جاگ لے کر سچ بکھیر چلا

ہوا ہوتا ہے تو مانا گیا کہ دونوں خلاف یا حاشیہ میں ہیں بعض
وقت حالت خواب میں انسان کو اپنا سب احوال دکھائی پڑتا ہے اور

حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھ ہوئی ہے کہ

میں حالت خواب میں ہوں۔ اور یہاں سو یا ہوں اور پچھلا حال دیکھ

رہا ہوں اپنے جسم لباس چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔

اسے برہم و دیا کے کشا شیلو جس طرح ان غلاموں کی جہانی ہوئی ہو

اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھو تو پھر پورا آئندہ ہو اگر اس جنم میں

یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کر لیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا
کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

جس طرح ایک غلاف میں سے بروج گیا تو دوسرے کا بھی چلا گیا اسی طرح جب اس موجودہ غلاف اور غلاف اعلیٰ سے تعلق ہو جاوے گا تو تیار سے کر دو سے وہاں بھی بجلی کی بجگرتا سے دشمن کو نیست و نابود کر دے گی اگر کسی پر رحم کرو گے وہ سرسبز ہو جاوے گا تم اولیاء ہو جاؤ گے جس و موہنی۔ اچانک..... اور مقدمات میں نتیجائی کرانا تمہارے لئے معمولی و مفر ہوگی اگر دوسری حالت میں کامیاب ہو جاؤ گی کامل۔ کیونکہ اس غلاف کے متعلق سے نظارہ خاص ہوتا ہے اور شبین گوئی و غیرہ بھی اسی حالت سے ہو سکتی ہے۔

آپ نے یہ بھی انجی اور برٹر صاحب کے ابھاس یا عکس پرمانہ کا ستون پرزدان کے اوپر پڑتا ہے اور مثال سوال کے عکس کی دیکھی ہے گو یہ صرف صاف صاف سمجھانے کی خاطر تحریر کیا گیا تھا ورنہ جس طرح سرب دیا پانی نرا کارائی ایک اندھیرے مکان میں نسل کو روشن کر رہی ہو اور باہر کی نرا کمانی کا اسکے ساتھ تعلق نہیں صرف اس جگہ کی انجی جہاں نسل ہو اسکو روشن کر رہی ہو اسی طرح من جہاں جہاں جاتا ہو وہاں کے برہم سے شکست پاتا ہے جس طرح پھٹی پانی کے تالاب میں چہر جاتی ہو طرف اسکو پانی ہی پانی میں نظر نہ تار اور جس حصے میں جاتی ہے اسی حصہ کا پانی اس کی مدد کرتا ہے اور سہارا اسکی زندگی کا ہوتا ہے اسی طرح من جو نہایت سو کم تنوں سے بنا ہوا مانس کے ٹکڑے دل کے اندر داسی جگہ گھرے ہوئے ہے اس لا محدود فریب ایک پس اپناشی برہم سے ہوتا جاتا ہو انسان جب ریل پر سوار ہو کر دو گھنٹہ میں کوسوں نکل جاتا ہو تو میں بھی اسکے ساتھ تھے تھے برہم دسب ایک دس ہو یہ نیا عرف سمجھانے کی خاطر کہا گیا ہے اسے گذر جاتا ہو چراغ کی روشنی جس طرح مکان کو روشن کرتی ہے اور آئینہ میں اپنے عکس کو گری بہشتی

ہے وہ جہاں جہاں ہے یہ سب تیس ساتھ تھتی ہو اسی طرح من میں ہو سکتی پاکر سب شرط کو چھین کر دیتا ہو اور جہاں جہاں جاتا ہو سب محنت پاس رکھتا ہے تم چھتری کر کے دھوپ کے جس حصے میں جاؤ گے سایہ کرتی جاوے گی و اسلئے سایہ میں بھی دھوپ ہے مگر تم کو معلوم نہیں ہوئی کیونکہ اس کی سو کم حالت پر من کے بغیر تمام جسم صبح و غم سے پر ہے اسلئے اس پر من ہادی دالے پر ہم کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔

دنیا میں جس شے کے ساتھ تم تعلق پیدا کرو گے اسکی محبت و جدائی وغیرہ کا اثر ضرور تمہارے دماغ میں عکس کیجے گا تمہارے من پر اس عکس کو کھینچ لگا آواز بھرنے اور تصویر بننے کے لئے کار ایسی دماغی اصول پر ہے اندھیرا جدا ہو جاتا ہے اور ایسا مصالحہ ہوتا ہو جو انسان کے دماغ و حیرت کے مادہ کیساتھ کچھ تعلق رکھتا ہے ہر آواز جو نکالی جاتی ہے مختلف شکل و حرکت رکھتی ہو اگر آپ ایک اصول ہر ایک چہرے سے سننا ہو اپنے نزدیک کسی بندہ کا نہیں رکھیں اور اپنے سے دوسری طرف کے پڑا کی کھال کے اندر موم کیساں سے بھٹا کر لگا دے اور کچھ گا شروع کریں اور بعد تمام ہو گئے ایک ایسی نئی جو ہر ایک آواز کو موٹا دیتی ہو اسے کو ادنیٰ بنا کر سانی دلو سے اس وصول سے لگا کر تیس سو سو آواز ہو دوسری دینی اگر وصول کے اندر کے موم کو دیکھو گے تو مختلف ایک ایک سکین پس ہوئی جو آواز کی ضرب سے ہوئی ہیں اور ضرب کے پھر آواز پیدا ہو کر زہول کے اندر بند ہو گئی ہے عکس تصور کی بھی اسی طرح ہار کی ہے ایک شے کہ جس پر سیاہ مصالحہ لگا ہوا ہوتا ہے کبرہ کے آخری حصے میں بند کیا جاتا ہے اور اندھیری ہی کو ٹھری میں اس پر مصالحہ پڑا جاتا ہے اندھیرے رنگ کے سیاہ کڑے کے اندر ہی اندھیرا کر کے اسکو اس اندھیرے حصے میں رکھا جاتا ہے اور کبرہ کے ٹوٹے کے آگے اندھیری کر کے کی خاطر ایک چڑے کا غلاف

دگر ہوتا ہے جب دل کا سب کام تیار کر کے پیشہ رکھا گیا اور کیمبرہ کا پیرا بنایا گیا
تو جس طرح انسان کا عکس لانا آیت پر پڑتا ہے اسی طرح ہر شے یا آدمی کا عکس
اسی طرح رکھے ہوئے شیشہ سیاہ پر پڑتا ہے اور اس میں اپنے آپ دھندل جاتا ہے
ہے اور وہ اس اسی طرح کی تصویر بناتی ہے کیونکہ سورج کی شعاعیں ہر شے کے
ادھر ادھر ہوا سے گزر کر شیشہ تک جہاں جاتی ہیں جس جگہ گوریا ہی صاف
رہتی ہیں مگر گھٹنے یا آدمی کی مجسم شکل سے نہیں گزر سکتی اس کو سایہ اور عکس
ہی صاف دیا پڑتا ہے۔

بس یہی حال من کا ہے عکس ہر عکس پڑھتے رہتے ہیں جو صرف خواہشوں کی
شعاعوں کا عکس ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے یا غالبہ خواہش سے کوئی حدی
اپنا اثر دکھاتا ہے۔ یہ سب عکس پہلے دماغ یا دھنسی میں اور بعد کو من پر پڑتے
ہیں یعنی من پر عکس کا (نوکس) عکس پڑتا ہے دھنسی سے کسی گنا زیادہ رنج و
تصور من پر پڑتی ہے برہم کے جس حصے یا زمین پر اکاش میں یہ کارروائی
ہوتی ہے اس حصہ کا کوئی غلاف جو اسی کام کی واسطے بنایا گیا ہے اس کا
عکس اسی طرح اپنے میں لے لیتا ہے اسی کو پتر گبت یا کندھو پتر چکر کہتے والے
فرشتہ کہتے ہیں ہم ان سب کی مجسم شکلوں سے بھی منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ جو
ہوگی جہاں جس شکلی کی اوپاسنا میں دھیان یا جس کام کیلئے کر گیا اسی چپٹے
عظم درہم سے ہو ہو وہی شکل مجسم ہو کر اس کا کام پورا کریں۔

اس کا پورا حال ہمارے ہی کرنا میں دیکھو۔ جو اگلے صفحوں میں درج ہے۔

یہ من کا عکس آگ سے جلنے یا توار سے کٹ جانے والا نہیں ہوتا جب تک من اور اکاش پر
انسان مٹی (آنادی) کے لائق نہیں ہوتا۔ جب تک من اور اکاش پر
یہ عکس برابر بنے رہتے ہیں۔

جس کیمبرہ یا آدمی کے گھاس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انکی طرح بے ڈول و بیٹا

ہمارا کیمبرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے اعلیٰ کیمبرہ میں سات ساتوں وساتوں کی
عکس ریت کے باریک ذرے کے لاکھوں حصے سے بھی کم پڑتا ہے اور جیسے
پڑتے پڑتے ہمارے شیشہ یا گھاس غراب نہیں ہونے جیسے کہ گروہ کا شیشہ
اور دوسری چیزیں کا گھاس غراب ہو جاتا ہے۔

اسی طرح پڑے ذرے باریک بیج میں اس کے سارے گہرے شیشہ اور
آئینہ درخت کی تصویر موجود ہیں جن میں خیال والے نکسوں کے فلسفہ
طبیعت اور جھکاؤ کے مطابق ہی انسان کو دوسرا ہم بنایا اور یہ ایک شے
تعلق کے عرصہ تک اس کی انکی عمر مقرر ہوئی ہے۔

سرشتی کسی طرح کی ہوتی ہے بعض جانور صرف پانی میں ہی رہ سکتے ہیں اور بعض
پانی میں بھی اور باہر بھی دریا کی ٹھوڑا جو اسی ٹھوڑے کی طرح ہوتا ہے برسوں
تک پانی میں بھی رہ سکتا ہے اور برسوں تک پانی کے بغیر بھی رہ سکتا ہے زیادہ
پانی میں عجیب عجیب شیا ملتی ہیں سمندر کی سے کسی گنا زیادہ بھی ہے سمندر
میں کسی طرح کے محل اور ان کے رہنے والی دریائی عورتیں ہیں سمندر میں سہر
آباد ہے سمندر میں جو اس بات کے ذخیر ہیں سمندر میں سونے چاندی کی کانیں
ہیں اسی طرح ہمارے باہر کی سرشتی کا بھی پتہ اب تک نہیں لگا۔

بھرتھالی نے اپنی تحقیقات کرانے میں یورپ کا سب روجہ وقت اور عقل لے لیا
ہزاروں جہاز غرق ہوئے کروڑوں جانیں تلف ہوئیں اڑنیوالے بیلون بنائے
گئے لاکھوں کا ٹھیکہ ہوا کہ جو بیلون پر چڑھ کر اور کچھ آگے بڑھ کر حال بیان کرے
انعام پادے کو سوں تک سفید برتن اور اسپر رنجیہ بھرتے نظر آئے آخر ایک
اخار میں دیکھا کہ یورپ کے جو افسر حوصلہ کر کے آگے بڑھے۔ کالے رنگ کے
دوبو کی طرح ہزاروں آدمی بڑے بڑے بے گز باتھوں میں لے ہوئے اس
طرف سے آنے دیکھے جو نزدیک کر گرے کہ انسان کا اس حرف کا آنا منع ہے

اور مارنے پر تیار ہوتے یہ بات سچی ہو یا جھوٹ ہم کو اس سے کوئی مضامیر غرض
ظاہر کرنا چاہئے ہیں کہ پری ہر یونین ہوت چڑیل ڈالنے کی شاگنی بھی اسی دنیا
میں سوکھیم تو یہ سے پھر رہے ہیں اور اسی دنیا میں لگا کر رہے ہیں ایک جو فی
دقالب ہوا کرتی ہو عالم ادراج بھی یہاں ہی ہے ایک شیشہ جلی کی جس پر جس
نوا اور جو ایک دروازے کے برابر بنا گیا ہو اس کو دروازہ کی چوکتوں میں لگا
دو ایسی کاریگری سے لگا کر لکڑی کا اور شیشہ کا جو معلوم نہ ہو۔
اب خیال کرو باوجودیکہ شیشہ جسم ہے مگر نظر آدیکہ جسم بیگ کسی کو باں نے آف
اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے اشارے سے وہ شے جو شیشہ کے کچھ دور ہی
ہے دکھلا دے کیا خوبصورت شے ہو دیکھنے والا برابر شے کی تعریف کرے گا اور
درمیان میں شیشہ کو نہ بھیگا پس اس عالم کو میں بنے والوں کا جسم ہی
طرح کا سوکھیم صاف و شفاف ہوتا ہی ہے (کیفیت مٹی) تم و انھیں اور انھیں
اسی واسطے اس کو آتش چھمکتے ہیں کہ اس میں آواز کی جید ہوئی ہے۔ یہ
مشکل بھی بدل سکتا ہے جسم سوکھیم ہر انوں سے بنا ہوا ہوتا تو نظر آنے
ہیں اور نہ تنوار کی غیب سے گئے جاتے ہیں تنوار کی غیب سے اس واسطے
نہیں کاتے جاتے کہ اس اور ہوا سکھ را فوں سے می سوکھیم ہیں جیسا کہ اس
اور ہوا کے ہر انوں نہیں کٹ سکتے تو وہ کہاں کٹ سکتے ہیں کہ ایک دہے کا
نکھڑا اکاس میں چبک پودانوں اس کے سوراخوں سے گھپے بہتے ہوا دینے اور وہ
پرے ہوتا جاوینکا یعنی پرانوں ہی جگہ پر ہی رہ بیٹے اور نکھڑا حرکت کرے گا کہ ایک
یا ایک دوسرے قالب میں ہا سے نہ ہر وقت صرف ہوتا ہے اسکی دو حالتیں
ہوتی ہیں ترک یا سرگ کی خواہش کرنا اسے لوگ اپنے اپنے فرستے یا نہ ہٹ جیال سے
کے متعلق دنیاں جاتے ہیں اور اس شہر کے چھوڑتے ہی ان کو ستاوت کا سوکھیم
شرہ مل جاتا ہو سب کشتہ کے دیکھتے دیکھتے بیوی میں انسان ہو جاتا ہو اور آخری

ایسی بیوی مٹی میں ہو جاتا ہو کہ ہر شے سے مٹی کی درجہ کی ہو اس حالت میں مٹی میں
وہ شہر کو تھاک رہا ہوتا ہو چھوڑتے ہوتے ہوتے ہوتے کی وقت اس کو گیال کی
ایک شہر میں ہوتی ہو چھوڑتے ہوتے کی ابتدا سے نہانا شروع ہوتا ہو اس
کے عکس کی تصویرات سب اس کے سامنے جاتی ہوں تو تصویر دیکھنے سے غرض
اور بڑی سے لفظ ہوتا ہو سب سوکھیم شہر پر اور اپنا تہا کی تو اسکو جلی حالت کی سب
خبر ہوتی ہے اور اپنے شہر سے اعلیٰ رہتا ہو اور ان کو نفع اور نقصان پہلے
کی حالت دکھاتا ہے۔
اب ان لوگوں کا ذکر چھوڑا جائے کہ ہر گ دھڑک کی خواہش نہیں رکھتے ہیں
سکھنے میں س منت کے اس سال معلوم ہوئے ہیں صرف اس سال میں شادی
کر لیتا ہو اور لہو پدا کر لیتا ہو پری اور ہاگھی کے کئی عہد رکھ لیتا ہو وہاں
ہاگھی ہوتی ہیں ہی مٹی لیا نکھس ایسا ہی تھا شہر دیکھتا ہو ایک سمول شہر کہ
چھوڑ کر فرما دوسرے شہر میں چلا جاتا ہے۔
تاریکی میں طبع شہر کی ایک طرف لے جائے کہ شہر ہی دوسری طرف ایک کر دیتی
ہے اسی طرح جو ان شہر چھوڑتے ہو مٹی کی ہوا ہوا کے دوسرا شہر لے لیتے
کی تہا ہی ہو جاتی ہو مگر جو میں ہوتا ہو اس شہر سے نکلا ہو اور آگے ان
سوجھوتا ہے۔ یہاں سب دوسری جگہ میں ہوتا ہوتے میں اپنے اپنے وقت لے لے
ہوتے چلا جاتا ہو اور پھر نکلا کر اور بھی ہوتا ہو اپنی جگہ پر قائم ہو گیا۔
اس طرح ایک جگہ سے نکلا ہو دوسری جگہ جاتی ہے کہ کا ہوا ان جگہ چھوڑ جاتا ہے
یہ لہنا وقت غلاب کی طرح بہت سا ہو کر اور کہ ایک سو گئی خوال غلاب کے ہوا
ہے ترک یا سرگ کی خواہش ہوتا اس کے گھون پنہر ہوتا ہو جو گھون پنہر کے گھون
ہیں کہ ہر گ کی کامل کے پنہر کو خوالی یا بہت ہو جاتی ہو ان میں سے
پہلے مٹی خوال سے وقت میں بہت وقت اس واسطے معلوم ہوتا ہو کہ خواہش میں ہو حال

نظر آتا ہے۔ وہ سب صحیح ہوتا ہے اور کسی نہ کسی انسان پر کسی جنم میں کے اپنے پر گذرنا ہو گا جب خواب شروع ہوتا ہے تو دماغ کسی اور غلاف کے اندر گھسا ہوا ہوتا ہے اور اسکی شخصائیں تمام دیراٹ میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اکاش پر گزشتہ اور آئندہ سب کارروائی کے عکس کھینچے ہیں جس کے ساتھ شخصائیں ملتی ہیں اس کا فوکس اپنے میں لیکر اپنا عکس و فوکس اس میں کھینچ دیتی ہے سو کچھ حالت سے اس میں ملکر وہ سب کارروائی کا عکس تین منٹ میں دیکھ لیتی ہیں دراصل اصلی انسان نے وہ کارروائی دس برس میں گذاری ہوتی ہے پس ادھر اسی طرح دس ہی برس معلوم پڑتے ہیں۔

یہی حالت ترک دسورگ کی ہے جو اسی لاکھ جونیاں قالب ہیں اور ہر جونی میں تڑی دل کی طرح بے شمار جوب ہیں۔ مگر کرم تھوڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ ویراٹ میں بہت جیون کے کرم نزدیک نزدیک بالکل وہی ہیں کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت لوگوں کی شرکیں آپس میں ملتی ہیں۔ اور بہت کی آواز بہت کا دھن بہت کا خطاب وغیرہ وغیرہ ملتی ہے۔ خود اس شرح کی کئی جوڑیاں ایک ہی شہر میں دیکھی ہیں۔ اور یہ بھی ساتھ ہی روشن ہو کے دنیا آبادی ہے ایک ہی طریقہ پر کئی جیون ترک یا سورگ میں پہلے پہل رہ چکے ہیں۔

پس اس ذرا سے دقت میں انسان کی روح اپنی ہم جنس کرم کی روح کے آسمانی عکس سے تعلق پیدا کر لیتی ہے یعنی عکس مائرا اس سے روحانی تعلق کر کے جہاں کے لیتی ہے۔ اور جتنے عرصہ میں وہ ترک یا سورگ میں رہا ہے یا اس نے رہنا ہے۔ اتنا ہی عرصہ روح کو معلوم ہوتا ہے۔ اپنی ہم کرم روح کے عکس پر خود بخود ایک لخت ہی سب سے پہلے روح کی نگاہ پڑتی ہے۔ اور یہ سب

کارروائی کا عکس ہو ہو وہاں ہی ہوتا ہے۔ اور وہاں ہی قائمی طور پر رہتا ہے۔ جہاں وہ کارروائی ہوتی ہے اسلئے ترک یا سورگ میں جاتے سے روح ادھر ادھر کی روحوں کا بھی نظارہ لیتی ہے جن کا اس کی ہم کرم روح سے بھی لیا تھا۔

اس کو ذرا صحیح صحیح سمجھانے کیلئے ایک مثال دیتے ہیں راجہ بکرا جیت جبکو یوگ دیا کا نہایت خوبی تھا۔ اچین میں اپنا تو اس رکھتا تھا کہ ایک دن ایک جوگی جو آدیش یوگ سے واقف تھا اچین میں وارد ہو کر راجہ کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ میں یوگ دیا جاتا ہوں مگر آدیش یوگ کی مجھ کو خبر نہیں اگر آپ کوئی کرشنر یوگ آدیش کا دکھلا دیں گے تو بعد کو میں بھی کئی کرشنے دکھلاؤں گا۔ راجہ نے یہ جان کر کہ یہ آدیش یوگ تو جانتا نہیں جو مجھ کو نقصان پہنچانے لگا۔ آؤ اس کو یہ کرشنہ دکھلا کر اس سے کچھ اور سیکھ لیں۔ راجہ یہ بچار کر جوگی کو ایک مکان کے اندر لے گیا۔ اور وہاں جو ایک راتہرا طوطا پڑا تھا اس کو اٹھا کر باہر رکھ لیا اور عمل کرنا شروع کیا۔ جوگی کے دیکھتے دیکھتے راجہ کا جسم مردہ ہو گیا۔ اور طوطا بولنے لگا جوگی نے جو نہایت چالاک تھا اور اسی مطلب کیلئے آیا تھا فوراً اپنی روح راجہ کے جسم میں ڈال لی۔ اور طوطا کو مار کے لئے اٹھا کر طوطا ڈر گیا اب سنئے راجہ کے سینکڑوں خزانوں کے حالات فوجوں کی گنتی زمین میں فن کئے ہوئے فعل ادھر محل کے حالات اور کئی پوشیدہ اشیاء اسی وقت اس نقل بکرا جیت کو معلوم ہو گئیں بچپن سے اس پر چاہے ملک کی سب باتیں ایک لمحہ میں بالکل ایسی ہی معلوم ہونے لگیں کہ گویا یہی روح تھی مطلب کیا کہ بکرا جیت ہی ہو گیا اسی طرح روح بھی سب کچھ دوسرے کے ملاپ سے معلوم کر لیتی ہے۔

افعال نیک یا بد پہلے من میں پیدا ہوتے ہیں پھر زبان پر آتے ہیں۔ اور پھر زیادہ
غالب کے سبب عملی طور پر اس حال ہوتے ہیں ان تینوں حالتوں کی سزا میں
وغیرہ اس جہنم و میانی و گائے میں ملتی ہیں دل میں سوچتے ہوئے خیالات کی سزا
وغیرہ جو زیادہ سوکھم ہے اور روح سے نزدیک ہے اسی بزرگ و سوارگ کی حالت
میں ملتی ہے۔

اب سوچئے کہ ان خواہشوں اور آئے جانے کا کام کتنی
بے عام قاعدہ تو یوں ہے کہ جس جہنم میں جو خواہش روح کی ہوتی وہ خواہش
تب تک بنی رہیگی کہ جب تک اپنا دورہ پورا کر کے ختم نہیں ہوتی یا جب تک
اس کا خارجی فوکس نہیں لیا گیا۔

خارجی فوکس اس کو کہتے ہیں کہ ایک مکسی تصویر پر ایک آلہ دور سے اس
فیت سے لگایا جاوے کہ اس کا غرض تصویر زائل ہو جاوے اور آلیں
بھی نہ آوے۔

عام آدمی کی ہر خواہش سے یہ خواہش پیدا ہوتی ہے جس کو کرم کی جڑ
پھیلانا کہتے ہیں۔

اگر آئینہ مکس کھینچا بند ہو جاوے اور ٹھیکلہ مکس اپنا دورہ پورا کر کے یا بند رہے
خارجی فوکس کے زائل ہو جاوے تو خود بخود دست پست آئندہ ہو۔
اور نہیں۔

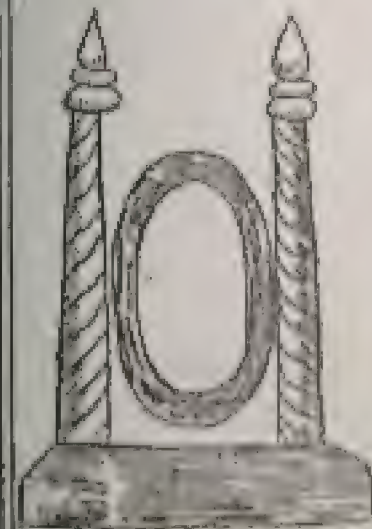
دینا بھر میں جتنے ربت کے ذرات ہیں ان کو اتنی ہی تعداد میں ضرب
دی جائے اور حاصل ضرب برہانہ کی من سادھی کا سمجھا دے تو دنیا کا
سبب آئندہ ہمیش و عشرت، ایک درے کے لاکھوں حصے کے مکس مارت
کے برابر ہی نہیں ہے۔

نفس کا کم اور پاشنا یا کرسوں کے پھیل کے تیاگ سے آئندہ کیلئے بے خطر ہو جاوے
مکرسوں کی طرح جتنی اور درہاسا کی طرح آزماری بننے کا نام ہی نہیں کا تیاگ ہے
اپنی خواہش سے کچھ نہیں کیا جاتا صرف سادھن کے شہر کو اگر کوئی دیکھ
اگر مجبور کرے کہ کچھ کھانا پلانا چاہتا ہوں تو وہ اس کی خواہش ہے اس
کے پھیل کا ادھکار ہی وہی ہے نہ کہ ہوتے ہوتے اور نہ میں ڈالتے وقت بھی
تم پھر آہش ہو۔ اسی طرح سب کرم پھیرا سکے جو نہ مان لینے کی خواہش کے کرد۔
لاکھوں برسوں میں بھی ختم نہ ہو جو اسے کرموں کا چکر اس طرح مہینوں میں ختم
ہو جاوے گا کیونکہ جس طرح نئے پیدا شدہ کرموں سے تم آزاد ہوتے جاتے
ہیں اور طرح انہی نئے کرموں میں جبر پانے کرموں سے پیدا شدہ خواہشیں
ہیں ان کو بھی سمیٹ رہے ہو۔ اس سادھو کی سادھی کی آزمائش یہ ہے
کہ پار نظر ہو۔

پار نظر کے نظارہ کو ہو ہو دیکھنے کیلئے اور اس پر یقین کر کے کیلئے کی سادھی
کے سادھن کی تلاش کرو۔ تاکہ بات کہ یوگی رکھتے ہیں سیکھ مار سکتے ہیں۔
ظاہر دیکھو اسی سے خارجی فوکس نہایت بھی نظر آوے گا۔ شستروں میں خارجی
فوکس کو کتنی طرح بیان کیا ہے اور ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہے کہ سادھی
والے اور دیت یوگی کے پیچھے برے کرم اس کو لگتے ہیں جو ان کی تندہ کرتا
ہے اور اچھے کرموں کو وہ پاتا ہے جو اس کی تعریف کرے یا ان کی سیوا کرے
تیسرا طریقہ کسی مرن اور کتنی ہے یعنی شری کو کسی جی میں مرنے سے کتنی
ملتی ہے یوگی پانی کو مسرا کر کے جس کا کم کیواسے کسی کو دیں وہ کام پورا
ہو جاتا ہے۔ ہمارے تو اس کو پی کر صحت پاتا ہے اسی طرح ہر شے میں
اعلیٰ یوگی ہمیشہ کیلئے تاثیر پھیر سکتے ہیں درجہ اول یہ ہے کہ شیو جی نے وہ

زمین سحر اثر کر دی ہے کہ جو میرا لکھنڈا تجارتی ہے وہ کتنی پادوسے و جہودوم یہ ہے کہ ان کی ابدی دید شاستر اور پران کے اربوں تعداد کے ہندو ماننے والے اس کو ماننے آئے ہیں اور اب مان رہے ہیں جس سے کہ وہ زمین دوبارہ ساتھ ہی ساتھ سحر اپنے ہوتی جاتی ہے۔ سووم وجہ یہ ہے کہ شیو جی ہریش کے کان میں اس کے شرے چھوڑتے وقت رام دتارک منتر کا اپدیش کرتے ہیں جو یوگی کے منتر سے بیکار بعد ارنھوں کے اس کو سانی دیتا ہے وہ وقت ہوتا ہے جب انسان ذرا دھرا اور ذرا دھرا بھینسا ہوتا ہے اس وقت صرف دوسرے نظارہ دیکھنے میں لگا ہوتا ہے کہ اوپر سے اپدیش کا رگ ہو کر اس کو آزاد کر دیتا ہے لمحہ کے لاکھوں حصے کی وقت کے برابر وقت میں بھیر و عکس ماترنگ یا سورگ کی دکھلا کر ایک بھاری نلزم پر پیسہ ہی پرمانے کی ستر کافی سمجھتی یہ بیرونی ارتھ تھا اب یوگی اس کے گپت ارتھ اس طرح کریں گے کہ ایک اعلیٰ یوگی کے دریا اس کے پھیلائے ہوئے شانی اور کتنی کے دینے والے اور ایسے کانشی میں مرنے وقت جب ذرا دھرا کی جہانکی ہوتی ہے سب فیصلہ اسی کتنی دینے والے اور اس کے ذریعہ ہو کر منس گت ہو جاتا ہے۔

سمادھی



ہٹ یوگی جس طرح گھٹے پکڑ دیا ہوا نول کو اوپر دیا کہ سادھی لیتے ہیں جو آج کل ہمارے درمیان کے دلش میں آئے ہوا خوراک و جگہ ناموافق ہونے سے خطرناک ہو مانسک یوگی بھی اسی طرح کتنی آسان تھا جسے اور طریقے اپنے پاس رکھتے ہیں مانسک یوگ کا ہمیشہ ہر طریقہ بے خطر ہوتا ہے خواہ سادھی ہوتا جانتے ہیں نظارہ خاص پکڑ ہیشہ کا بھر مٹ جاتا ہے اور لکھنڈا کو تنہا کی کا جج ناش ہو کر صرف تری ہی تری رہ جاتی ہے دنیا کے ہر کام میں اس سے مدد سے سکتا ہے عامل کا بوقت سادھی سب جسم سن و جڑ ہوتا ہے اگر نشتر لگا نہیں یا آگ کی چنگاری بدن پر رکھیں تو اس کو ہرگز معلوم نہیں ہوتا۔ ابتدائی حالت میں بعض وقت خود بخود ہی کچھ کم عرصہ بعد جس کی کوئی حد مقرر نہیں عامل جاگ بٹا ہوا وہ وقت جو سادھی میں لگتا ہے روح اور جسم کے تعلق کی وقت (عمر شمار نہیں ہوتا جس آدمی کی عمر وہ جو نشی جو بڑا برس پہلے ہی چاند اور سورج گرہن کا پتہ لے لیتے ہیں۔ اسی برس کی کہیں تو ان کا یہ مطلب ہو گا کہ روح اسی برس تک جسم کے ساتھ وصل کر کے ہر لمحہ پچھلی خواہشوں کے موافق کچھ نہ کچھ حرکت کرتی رہیگی کہ اگر دس برس کے بعد اس کو کسی یوگی نے سادھی کا رستہ بتایا اگر وہ عامل ہو کر ۲۰ برس سادھی میں رہا تو یہ بیس اس کی اصلی عمر میں شمار نہ ہونگے جب سادھی سے اٹھیں گے اس کا گیارہواں برس شمار ہو گا یہ صرف اس لئے کہ ہر انسان کی عمر مختلف تعداد کے سانس گن کر مقرر کی گئی ہے جس کے سوانسی جلدی خراج ہو جاوے گا اسکی روح کو جلد جسم چھوڑنا ہو گا اور جس کے دیر کے بعد آہستہ آہستہ خراج ہونگے اس کی روح دیر کے بعد جسم کو چھوڑیگی چونکہ سادھی کے وقت حرکت دل قبض اور سانس نکلنے بند ہوتے ہیں اس لئے وہ وقت عمر میں شمار نہیں ہوتا۔

سکھوں کے زمانے میں جسکو ابھی پتہ نہ تھا اسی عرصہ گزرا ہے ایک سردار بہادر
شکار جنگل میں جا کر ایک غار میں جا گھسے اور دلاوری کر کے دوڑ تک اندر
چلے گئے شکار کو نہ ملاحظہ صرف ایک مردہ کیسچکر باہر لائے جب اس کو بغور دیکھا
تو یہ معلوم ہوا کہ کوئی انسان نہ جو ان ابھی سو رہا ہے مگر سٹی اور مردہ کے پر جان
سے اس کا چہرہ اور بدن کی جلد نہایت سیلی ہو گئی تھی پہلے آہستہ آہستہ اٹھانے
کی کوشش مگر وہ نہ اٹھا پھر یہ خیال کر کے کہ شاید مردہ ہو زور سے کھینچ کر دور
پھینک دیا کہ دور گرنا تھا کہ اس بیماری ضربے اس کی سادہ ہی کھل گئی۔
اٹھتے ہی لوں اکبر بادشاہ آپ کا اقبال بلند جاگ جاگ بر تپاں لکھاں تے تسلیم۔
تب تو سردار اور ان کے ساتھی حیران ہونے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔

مانسک یوگ کے طالبو

یہ شخص ذات کا ہندو بھارت تھا کہ جس نے اپنی روٹی کمانے کیلئے کسی سادہ
کی خدمت کر کے سادہ کی طرف تکیہ لیا تھا سادہ ہی سے بیدار ہو نیکا طریقہ
بھی سیکھا مگر اس کی طرف معمولی توجہ کی کیونکہ وہ اس خوشی میں مست رہا کہ
اب ہمیشہ کی روٹیاں صرف ایک ہی جگہ سے کما لوں گا۔ اکبر بادشاہ کو یہ تماشا
دکھلا کر جو چاہو نیکا سوا انجام پاؤ نیکا۔

بس وہ اکبر کے دربار میں آیا اپنا حال بیان کیا کہ میں سادہ ہی بیٹا ہوں حضور
میر تماشا دیکھیں۔ بعد ازاں خواہ آگ میر سے بدن پر رکھیں یا نشتر میر سے
بدن پر ماریں مجھ کو کچھ تکلیف نہ ہو گی اور پھر جتنے دن یا مہینے چاہو مجھ کو ایک
مستحق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو بغیر خورد نوش کے جیتا رہو نیکا اور ہوا
کہ جس کے بغیر ایک دم بھی نہیں رہا جاتا بغیر ہوا کے رہو نیکا یہ سن کر اکبر نے آجائے

دی کہ ہاں ہو چاہو گے ہاؤ گے ہو کہ سادہ ہونے آپ حیات کو ایسے رتن میں لالہ
جو اس کے لائق نہ تھا اس لئے اس کو فائدہ خاک نہ ہوا۔
بوقت سادہ ہی نہ تو اس نے وقت بیداری کو یاد کیا اور نہ طریقہ بیداری عمل
میں لایا یہی سادہ ہی میں ہو گیا۔

اکبر نے اپنے اٹھ سے نشتر چھایا بدن پر لگا رکھی اور پھر آواز پیش کیلئے سناؤ
میں بند کر کے زمین میں گرا دیا سادہ مقرر کے بعد ایک دو بار عام کر کے زمین
کھدوائی اور چند وقت کھلو کر بھانڈا کو نکالا اور اس کے اٹھانے کی کوشش
کی یہ خشک نزار ناگوششیں کس مردہ بیدار نہ ہوا پھر ایک میدان میں بھارت
اور اس کے پاس ایک برس تک چہرہ دکھا کہ شاید خود بیدار ہو مگر بھارت
بیداری کے نام کو بھی بھلا بیٹھا تھا کہ کب جاگتا تھا شیک اس وقت ہوا کہ
اتذاعظم میں کھڑا۔

ایک برس بعد بادشاہ نے اس کو مردہ جان کر اس غار میں رکھوا دیا
اب سردار کے سامنے اٹھتے ہی اکبر بادشاہ کا ہم سیکر اپنی شے مانگ
رہا ہے حالانکہ اس عرصہ کو سیکر لوں برس گزر گئے ہونے تھے۔

اب آپ بھگ گئے ہوں گے کہ بھیکو کی خواہش کا قلب و دلت رات اس
میں رہا کہ تھا وہ اس کے نقصان کا باعث ہوا اور اس کی اور اس کے
گور کی سادہ ہی میں طرح کوئی فرق نہ تھا مگر ابرو کیم گیان سے خواہش
کم نہ کرنے اور ہر وقت ہر نظرہ کرنے سے یہ فرق پڑ گیا بس اس کا رنگ
بیکار رہ گیا اور تماشی میں صرف ہوا۔

صلیقا

آنکھوں میں رہنے والی بچی کو شاستر والے زانجن کہتے ہیں جس طرح ریش

کاڑی کو بچھ چلا تا ہے اور بچھ کی ٹنگنی سے کام ہوتا ہے اسی طرح انسان کا
 دل بچھ چھب چھب میں اندھیر کی راست میں گر آکھ کے آئینہ پر انگلی ٹکھا دے
 تو انگوٹھ طرح کی دلکشی نظر آتی ہے مرنے اور پیدائش کے وقت کھس چھب
 چشم کے نزدیک کے پردہ یا پردہ کا تارہ نظر آتا ہے اسی طرح اس بچھ
 حرکت سے سطر بنا اور سطر سے تمام کی درمیان حالت میں کھد لہ مار کب
 رنگ و شمع و ہوا سے گر کر بچھ کی ہولی شمع سے جوتی ہوئی اندر کی بچھ کی
 کس یا تو سے ہی ہے اس کو ہوا پر تڑکی دیکھان کے بیان سے بھی طرح
 واضح ہو جاوے گا اس سے مطلب یہ نکلا کہ ہر جہ پر غور و نظر جو دل میں گر آتی ہے
 ہر لمحہ اس کی شمع آکھوں تک بھی آتی ہے تم جس شے کی طرف دیکھ رہے
 ہو بولی یا معمول اس شے کو ہاتھ میں پکڑنا نقطہ دور سے دیکھ کر ہندی اس
 وقت کی خواہش کا کھس چھب کر تم کو دکھلاوے گا کہ ہندی اس وقت یہ خواہش
 نکلتی اگر دل میں یہ خواہش کرو کہ آئینہ میں جو تصویر نظر آرہی ہے وہ بیہوش
 ہو کر حالت روح کشمیری میں ہو جاوے یا اندرون بینی و بیرون بینی کی سماجی
 میں سے کسی حالت میں ہو جاوے تو جس طرح معمول ہمارے سامنے بیہوش
 ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے آئینہ لئے کھس چھب عمل کرنے سے وہ بیہوش
 ہو سکتا ہے اگر ہمارا اپنا عکس آئینہ میں پڑتا ہے تو تم اس کی بائیں آنکھ کی
 پتلی میں نظر جمادو جو ہندی دائیں طرف ہوگی۔
 معمول کے کھس کی آنکھ کی پتلی میں نظر جمائے اور اپنے عکس کی پتلی میں نظر
 جمائیں اذہد فرق ہے اول یہ کہ معمول کے خیالات عامل کے اختیار میں
 ایسے نہیں ہوتے جیسے کہ اول و دوم دوسرے شخص کے دماغی ذرات
 و خیالات اس کے افعال کی موافق غلبہ پر ہوتے ہیں یعنی تقاطع اس در طرح

کہ جوتی ہے جس سے فرما ہوا ہے کہ اس شکل سے
 وقت شہادت کا وقت کھس چھب میں ہو گیا ہے آئینہ میں ہوا
 بچھ کر ایک حالت میں آتا ہے مرنے کی حالت کی ہوا کی ہوا
 کی حالت شہادت کی صورت کی ہے کا توں میں ہو جاوے گا کہ بچھ کی شکل میں ہوا
 یک سو کے ایک شمع شروع کر دے وقت سے کہ کھس چھب سے شہادت کی ہوا
 ہے اور کھس چھب کھس چھب کا کھس چھب اس وقت کھس چھب سے
 بیہوش ہو جائے اور ہندی دل میں خیال کے ہوا کہ حالت ہندی صورت
 یک آنکھ کو رہتی ہے ہر یک چھب ہے ہوا کے ہوا کہ حالت کے سب سے
 بی بی ترتیب کے شروع کرنے میں کہ عامل کی بیانت و وقت کے ہوا سے
 کی جوتی ہوا سے بی بی ہوا کو تو ہوا کی شکل کی شکل سے ہوا سے ہوا سے
 تو چند ہی دن میں کامیاب ہو جاوے گا۔
 بعضوں کو چند دن تک ہوا کی حالت کی طرح ہندی آوگی ہوا سے ہوا سے
 کچھ وقت ایک عجیب نگارہ نظر آوے گا۔ چھب چھب کے کہ ہم نے کیا کھس چھب
 سوالات کے جوابات اور سب دھاتی و شو کھم حالات اس سے حل ہو گئے ہوا
 ساتھ ہی غور و نظر سے وصل ہو گا وصل کیوں نہیں
 جبکہ آنکھ اور دل کا آپس میں ایک نہایت گہرا تعلق ہو مشہور ہے کہ دیوتاؤں
 کی آنکھ نہیں چمکتی یعنی ان تک نظر رہتی ہو ہیں آنکھ جو اور جس خیال کرتی ہو
 دل اور ہوا لگا رہتا ہے اور اپنی خواہش کو آن کی آن میں پورا کر دکھاتا ہے اگر
 توجہ کسی طرف پوری لگ رہی ہو اور آنکھ چمک جاوے تو ہر چمک پر بغیر ہوا سے
 کے توجہ کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے آنکھ کی شمع اسی طرح آنکھ بند کی کے سادھن
 کر نہیں ہیں ہوا دیتی ہے کیونکہ اس وقت بھی اندرون بینی یا نظر کی شمعیں برابر

ایسا ہی کام کرتی ہیں یہاں سے اس دھن میں دل متا خیال رکھنا ضروری ہے کہ روشنی کا عکس جو آئینہ پر پکچخت پڑتا ہے اس کی چمک آنکھ میں نہ گئے جو ضرر رساں ہے۔

دویم آئینہ جگہ نہ ملنے سے اگر عام جگہ پر بیٹھو تو پہلے کوئی نہ کوئی ہمارا زبان چاہتے ہمارا اس وقت داویلا ہوں۔

ترکی وھیان

یہ سادھن سو پر سے چار بجے صبح کے اٹھ کر کی جاتی ہے ایک کمرہ ہی جو ای مشاب کیلئے تیار کیا جاتا ہے خوشبودار اشیاء اور کاغذ نور و صوب وغیرہ سے محظ کیا ہوا ہوتا ہے جب سب کام تیار ہو ایک پاک و صاف نرم گہریلا یا آسن بچھاؤ اور آنکھیں بند کر کے اس جگہ گود کیو جہاں شیو جی کا تیسرا انتر مانا جاتا ہے یہ جگہ مشک کے درمیان میں جہاں ہندو ملک لگاتے ہیں۔ ہوتی ہو آنکھیں بند کر کے اوپر کی طرف دیکھنے سے دل غ کی ایک شعاع پڑ گا پڑتی ہے جو حسن من دل غ پر پڑتی ہے۔

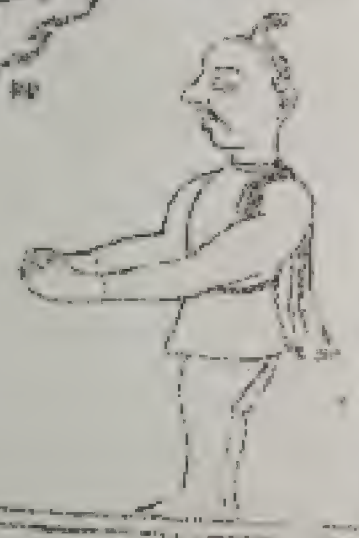
اول ہی اول بہت عرصہ تک مثالی ہی روشنی نظر آتی رہتی ہے جب اس روشنی کو دھیان لگا کر دیکھو گے غیب نفارہ نظر پڑے گا اور عجیب طرح کا آئندہ اور شائستگی آویگی تمہارا دل ہمیشہ ہی چاہیگا کہ ہمیشہ اس کی طرف دھیان لگا رہے اگر کوئی اس دھیان کی وقت میں تمہارا خلل انداز ہوگا تم اس کو دشمن خیال کر دو گے اور کہو گے کہ انوسن تھے غضب کیا سکھ اعظم سے وکھ اعظم میں لے آئے اندھیرے میں جب انگلی آنکھ پر رکھتی ہے اور ایک روشنی سی معلوم ہوتی ہے یہ وہی روشنی ہے پس اس طرح اختیار کی طور پر ہم اس نور کے عکس کے

عکس کو دیکھ رہے ہو آخر کو ہی روشنی آہستہ آہستہ سفیدی سے بدلنے لگے تو تم جانو کہ ترقی نزدیک ہے پورا ہاٹھنے والی صدمی عکس چلی پڑ گا پڑے گی اور ایک اسی نظارہ دیکھو گے وہ روشنی طاقت و زبردستی جادوئی اور چہرہ پر روشنی آتی جاوے گی۔

برادرا سوامی کی مورقی کا دھیان کر سکتے ہیں جو استھول ہو کر ہو ساسنے آجانی ہو اور جہاں ترکتی سادھن شروع کرتے ہیں آہستہ آہستہ سادھن کر سکتے ہیں نفارہ ہو جاتا اور پرورد غیب سے آگاہ جاتا ہے اگر کچھ بھی کرو گے تو ہاتھ کر سکتا کہ رہے ہیں سوامی دیوراج سر تو مارگی جو میرے گورو صداراج ہیں جو سوچ کے اس کی بھی رہ چکے ہیں اور سب دیوگی کا دل بھی میں ہزار لوگوں کے تقدیرات وغیرہ اس روشنی پر لکھا دکھاتا اور خواہش کو جنیش بھی دیکھ کر دیا ہے میں اور روشنی سے تعلق پیدا کر کے مدعا ولی رفر آخواہش بیان کیا اور دوسرے کے دل میں اس کا مہکے دیا ہی کرتے کی خواہش پیدا ہوتی سوامی دیوراج جی کا احوال پڑھنے کے لایں یہ جو تصویرا نقوڑا اس اور لگے سب حصول میں چھپا سکتا کر دیکھ لیں۔



تشیخ شمس



میو شیرنگ آنگ

اس مراد حسن کو پیش وراثت کا دیکھنا کہتے ہیں۔ میو شیرنگ آنگ اس طرح سے
منتخب ہے اس منتزع سے سورج اور ہر توجہ ہوتا ہے۔ سورج کا اصلی نام ہے سورج کی
سکھتی نہایت باریک فلاسفی سے اس میں انادی بھری ہوئی ہے۔ یہ منتزع سورج
سے جدا نہیں اور سورج اس منتزع سے جدا نہیں وہ نول ایک جان میں سکھت
کی اس شکل کی وہ ہندی سکھتی ہوئی
ہے ہونے سے اور وہی

نمن مثال میں گویا پیدا کر کے سوچا ہوئی مائی ہو اور اس وقت اس وقت
کے نام واسے کو متوجہ کرتی ہے خواہی دیوتا کیج (مول) منتزع ہو۔ یہ وہ ہندی
ضرور ساتھ ہوئی اس ہندی کے بغیر نول منتزع نہیں ہو سکتا اور نہ کام دیکھتا ہو
چھایا پرش کا وراثت اور ہوتا ہے۔ چھایا پرش میں وراثت کا جو ہر کچا جاتا ہے
اور اپنے جسم سے اسکو طاقت دیکھائی دیا ہو کہ وہ طاقت سایہ میں پہلے ہی
موجود ہوتی ہے ہندو فلاسفر طے ہیں کہ برشے میں جتنی طاقت یا تاثیر ہوتی ہے
اسکے سایہ میں ہر وقت اتنی ہی تاثیر موجود رہتی ہے۔

پرائوں میں ایسی کتنا بہت آتی ہیں کہ فلاں دیوتا جارا تھا کہ دوسرے
دیوتے نے اس کے سایہ کو پکڑ لیا اور وہ دیوتا کھڑا ہو گیا عمل حب یا موہنی
وغیرہ میں اس واسطے نول کی تصویر درکار ہوتی ہے کیونکہ کسی تصویر انسان
کے سایہ یا سائے کی تصویر کا نام ہے اس تصویر پر جو عمل کر دے فوراً اس پر
کہ جس کی وہ تصویر ہے تاثیر پیدا ہو جائیگی پر اسے عامل آٹے یا مٹی کا بہت
اپنے مطلب کی مطابق بنا کر اس کا تعلق مطلوب وغیرہ سے کر لیا کرتے تھے اور
عمل موہنی میں تلک وغیرہ دیگر کارروائی کیوقت سویوں یا کانٹوں سے
تمام اس کا بدن پردہ دیتے تھے جس طرح کہ آج کل گڈے نچالنے والے بیمار

کے گھر سے سوائی یا کشتے سے پروا ہو گئی تھا کہ رکھنے والے میں کتاب
آرام ہو جائے گا۔ جانتی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آٹے یا مٹی یا بت بناؤ اسے داخل مینک
مطلوب کو خود نہ دیکھیں کہ سیاب نہیں ہو سکتے خود دیکھتے ہیں یہ حکمت ہو کہ وہ
کس جو عامل کے متعلق گپاڑی اس کا تو کس جہت میں جاتا ہو چھائی میں نال
سے آپا جی خراج تھجہ جاتو کے جواب کہنے لگتے ہیں۔

اول ہی کسی یوگی نے کوشن کو دیکھا تب اس شخص سے کہ اس کی ہوتی ہے
یوگ دھیان کر سکیں پر وہ اس میں اس کی تشریح کی تھی اس طرح کی تھی ہے
کہ کچھ باتیں نہیں رہا اب ہر لائق مصور یا منتزع اس میں بیان کو پڑھ کر اس کی
جسم میں اپنے دل میں بنا لیا تصویر ہو رہی ہوتی بناتے وقت اگر کسی
کی یا مٹی یا چھائی فرا اس کے وہ کر کے کی کو شش کر چکا ہو کہ جس کے
کس کا جس جسم طور پر وہ بنا رہا ہو وہ ابھی ویسا ہو ہو نہیں ہوا اسی طرح
جب ایک تصویر یا مٹی بنائی تو پھر ہر مٹی مصور یا منتزع اس میں بھی بنا سکتا ہے
اگر کوئی سوال کرے کہ کیا اس طرح پوری تشریح کسی مطلوب کی ہم بھی کھسکے کسی
یوگی یا مٹی ہو کہ ہر مٹی سے مطلب حل کر دیا سکتے ہیں اس کا جواب ہے ہاں

کہ ہرگز ہرگز مٹی تشریح آپ سے ہو سکتی جیسی کہ یوگی نے کی۔ یوگی نے اول ہو ہو
مطلوب کی تصویر کو دل میں مجسم نہ لیا تھا بعد کو نہایت پریم اور مستی اور صاف
دلی سے اسکی تشریح کی یوگی کے ہر بیان میں سکتی یا اور ساتھ ہی بھرا جاتا
ہے اکار یا کسی خلا سے مجسم کر کے دکھلانے کی مثال جو دیکھی اس کو عیبرہ
ہے وہ سب دیوتے ہر نے وراثت کے بنتے ہی اس موجود ہونے میں یہ تاثیر نہی
مرن انسانوں وغیرہ میں ہوتا ہے۔

پس کشتن کی صورتی ہر جگہ میں برابر ہی چلی آئی ہے منہ سنگتراش اس کو دیکھ کر دوسری بنالیتے ہیں اگر کوئی ایسا طریقہ ہو کہ دیکھن کا طالب اپنے مطلوبہ کے اس عکس کی تصویر جو اس کے دل میں بن رہی ہے کسی یوگی یا راج یوگ سمجھا کر پہنچا دیوے تو صحیح کام نکل سکتا ہے۔

غرض کہ انسان بوجہ کثیف ہونے کے خود کچھ نہیں کر سکتا جب ہنراد کا عامل کامل بن جاتا ہے تو وہی دوسرا روحانی انسان جو دراصل ہر طرح وہی ہی اور ہر طرح طاقت و تاثیر وہی رکھتا ہے بوجہ سوکھتہ توتوں کے ہوسیکے دنیا کی خبر نہ لاتا ہے چشم زدوں میں کابل و قندھار کے میوجات لے آ جود کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس ویراث کا کچھ حال خزانہ کرامات حصہ اول میں بھی آچکا ہے اور باقی سب حصوں میں موجود ہے دیکھ لو اب ہم سورج کی اداسنا جس کو برہمنی اور سنی کرتے آئے ہیں تحریر کرنے میں سب لوگ ویراث اعظم کے فوڈ پر چھوٹے ویراث بنائے گئے ہیں جس طرح پیٹ اندر سے خالی۔ اسی طرح ویراث اعظم کا یہ سب اکاش کا پولاڑ پیٹ ہے جو خالی ہے اور جس طرح ہم میں خون کی بھری ہوئی ناریاں موجود ہیں اسی طرح اس میں سمندر ندی نالے بہ رہے ہیں جس طرح ہماری دو آنکھیں میں اسی طرح اس کی چاند اور سورج دو آنکھیں ہیں غرض کہ ہر شے کا فوڈ ہم میں موجود ہے جو وہی تاثیر رکھتا ہے ہمارے جسم کے بہت سے دروازے ہیں اور بیشمار مساموں کی باریک سوراخیں بھی ہیں مگر ایسے سوراخ شاید آپ کو آج تک معلوم نہیں کہ جس سے جہانک کر دیکھنے سے اندر دنی حالت معلوم ہو اور آخری سوکھم کا نظارہ ہو کر صرف آئندہ ہی ہو جاوے اور تہ دیویں اس کا بیان ہی کے حال میں بھی آیا ہے جہاں آئینہ پر سادھن کرنا لکھا ہے اصلی بات یوں

ہے کہ آنکھ کے بغیر انسان چھین انسان نہیں رہتا مگر پھر کی طرح اندر سے ذرا اپنے میں ہی چھین بطور نمونہ کے ہوتا ہے گویا سب کچھ ان کے ہوتا ہے جب آنکھ چوٹی ہے سب کچھ کر سکتا ہے نذر کا نظارہ دیکھا خیالی بھی سوار ہو جس سے ایک بار کوئی بدی تک اور وہی سے من تک گئی ہوگی ہے اور من پر پڑے ہوئے عکس کو اپنے ساتھ ملا رہی ہے۔

یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ لالین آدمیوں کے نزدیک عکس اور اصل میں کہانی فرق نہیں عکس کے پاس ہی عکس والا ہوتا ہے اور عکس اس کے دیکھنے میں روک نہیں رکھتا جس طرح اس چھوٹے ویراث کا منبج معلوم ہو گیا اسی طرح بڑے ویراث کا منبج و شعل یا متناطیس نکھنے کا رستہ بھی معلوم کرنا چاہئے ہیں ویراث اعظم کا منبج سورج ہے اور یہی ویراث کی آنکھ ہے دنیا کا تمام دار و مدار اسی آنکھ پر ہے ویراث اسی سے ہر اظہار رہتا ہے نالیج کو پہلے دن کرنا ہفتہ بعد ترش اور ماہ بعد شیرین اسی کی کرتیں بناتی ہیں ذالیقہ اور رنگ انہی کرنوں کے ذریعہ ہو جاتا ہے یہ ویراث جب اپنا پھر پورا کر کے حالت سوکھم میں ہو جاتا ہے اور جیو اپنے اپنے کرموں کی خواہش کو ملے ہوئے اس کے اندر لے ہو جاتے ہیں تو اسی آنکھ سے دوبارہ مجسم بنتے ہیں۔

دنیا کی سب اشیاء اسی سے بنتی ہیں اب ہم سادھن کا طریقہ لکھتے ہیں دنیا کی سب زبانیں انکے اکہر و شبہ بے قاعدہ ہیں صرف ایک سنسکرت اکھروں کے شبہ اپنی نرا کار آزاد کو اس نرا کار تک پہنچاتے ہیں یعنی جو تار خزان کے ذریعہ روانہ کی جاوے بغیر اٹکائے کے فوراً وہاں پہنچ جاتی ہے۔ ہاں بیشک کچھ دیری بعد اس شخص کی بھی خواہش سنی جا سکتی ہے کہ جو صرف آواز کا اور اس کے مطلب کا خیال کرے اور الفاظوں کی تحریر سے کچھ کام نہ لے سکے۔

لڑکے لڑکیاں ہیں اتنی دفعہ آگے یہاں آچکے ہو اتنی دفعہ پھر گپ آؤ گے۔
 لکھے پڑھتے ہوئے ہڑپو پو کتابوں کی نقل اڑا لیتے ہیں اور کتاب پر شہرہ کر
 ہر شہر کا تازہ تباہہ نوٹ کر لیتے ہیں ذرا سا پتسلے لیتے پراس کو باقی کا سب
 احوال کہہ دیتے ہیں اور آگے بھولے بھولے یہ سنکر حیران ہوتے ہیں اور
 ہڑپو پو کو کراماتی اور غائب کی خبر دینے والا جانتے ہیں۔

پیارے ناظرین۔ کس کس علم کی نقل نہ ہو اور کس کس کی آئندہ ہنر کی دیکھتے
 ہزاروں تماشہ گرد جو صرف چالاک سے تماشہ کرتے ہیں مشہور کر رہے ہیں کہ ہم
 یہ تماشہ مسکرم کا کرتے ہیں بالکل تجسک لہاوری سرگباشی اور اس کے ساتھ
 کے تماشہ گراب بھی اپنے کو مسکرا کر مشہور کرتے ہیں اور جاہلوں کے آگے تماشہ
 کر کے سادہ فیکٹ حاصل کر لیتے ہیں حالانکہ مسکرم کا انکو نام تک معلوم نہیں
 مگر یہ سب باتیں لوگوں کو دھوکا دینے کی ہیں۔ تیج ایک قدیمی علم ہے
 اس کے جاننے والا اپنا اور بیگانہ احوال چشم زدن میں بھیج بھیج کر دکھاتا ہے
 بڑی کتابوں میں لکھا ہے کہ پارتی نے سوال کیا کہ بہاراج کو فی ایسا علم بتاؤ
 کہ جس کے جاننے والا ایک لکھ میں بیڑ حساب و کتاب کے سب غائب کا احوال
 پر گت کر دیوے یہ سنکر شوخی سے اپنی انگلیاں زمین کے اوپر رکھیں اور شہر کا
 کرنی شروع کی۔

چونکہ اس جلد میں اتنی گنجائش نہیں ہے اس لئے غلط تراہی بھیج دیا ہے کہ تاہیں

موٹا کھید

دنیا کے ہر سال کے جواب دینے کی ضرورت رکھتے ہو تو اس کی ہر قسمی جلد گیری
 اور دیکھو یہاں صرف جواب کے سوال کے جواب کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

سایں جیٹ مل کے پاس سے تو جان کو ہونیا رہا ہے چاہئے وہ خیال رکھنا
 چاہئے کہ شروع میں کیا عبارت ہو تا ہے جو غلط ساری کے سمت سے
 اول ہی اول آتے ہی نکلے فوراً یاد کرو اور اس کا پورا حرفت یاد کرو جواب
 دیدہ و اس علم میں حرفت کے زبرد زبرد و غیرہ کے یاد رکھنے کی ضرورت بھی ہوتی
 ہے مگر اس کا ذکر پھر آوے گا نقش ذیل سے متوجہ رہو۔

حرف	جمل	حرف	جمل
ا	نہ ہی ترقی ہوا سچا شترے	ت	ہر جہت قدی رہی ہو جیسی حقیر
ب	بلا انکار کے کسی کوٹے	ج	جہاں دروہ پہ نہ آیا وہ ہو
پ	کا سیالی ہر طرح ہو	چ	عزت سے
ت	کسی بات سے تو ہر کی زلی	ث	عمر و حیات پر ہے
ج	نقصان ہو	ح	کا سیالی ہر جہت سے ہو
د	دولت پاتے و کام ہر ہند کی گھٹ	خ	عصر سے رہا ہے
ذ	کسی کا طوف ہو	ط	ریخ و دم و نفسی ہو
ز	ذخیرہ سے کی طرہی	ظ	ہر جہت سے ہو
ر	مال زیادہ ہو یا بہت لڑا ہو	س	آؤ لیو و دھرم و کرم ہو
ک	جوئے و طوفیوں سے	گ	کسی کو بھی گفتگو ہو اور نام نہ
س	عمر بڑے	ل	کسی کے لئے گفتگو ہو
ن	خاصی کسی کے مایہ ہو	م	کسی کے بہت ہو
ص	کسی طرح سے مہر آوے	ن	کسی کے لئے گفتگو ہو اور دوسری صورت سے
ط	کسی طرح سے مہر آوے	و	عزت سے ہو
ظ	راگ رنگا نظر آوے	ہ	طوف ہوا و طوف بیان کا ہو
ح	ختم ہو	ی	کسی کا شوخی ہو
ث	بے چہرہ کی طرف سے ہو		

کرتی ہیں اور مرد کو اپنے اوپر فدا کر لیتی ہیں اور وہ ان کے پیچھے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے گھاس کے پیچھے لیلہ۔ گویا مرد لیلہ بن جاتا ہے اور لیلہ کے پیچھے خود کو قربان کر دیتا ہے۔

عجیب حکمت

جس شخص کے دونوں میں اپنی اذام متافی ہیں ایک تیلیا سپاہی بنا برسات دیتی ہے رکھتی ہیں اور بعد ازاں اس کو پیکر اپنے پاس رکھ کر چھوڑتی ہیں بوقت ضرورت کسی شے میں مل کر مرد کو کھلا دیتی ہیں تب مرد ان کے عشق میں فریفت ہو جاتا ہے ایسی ہی ترکیبوں سے کشتوار اور جھدر وار کے ملک کی عورتیں غیروں کو دھتکاران کی جڑائیں کرتی ہیں اور جادو سے پہلے اپنا تاج بعد از بالیہ میں

سوہتی ٹوٹک

چاندنی ایتوار کے دن اپنی مطلوبہ کے گھر کی طرف منہ کر کے اس کو تہہ و تاب سے اور مٹی پوسے اور ایک گیلے کے تہ پر سات پانچ گیلے ٹوٹکوں کے ساتھ چلتے ہوئے پہلے انگلی شہر میں سے ہوں جب دونوں بھی طرح مخلوط ہو جاویں تو ان کو بختاخت تمام ٹکڑے چھوڑے پھر اس شے کو اس ایتوار یا نوا کسی چاندنی تو مطلوب کو کسی شیریں شے میں کھلا دے محبت ضرور پیدا ہوگی اگر نہ یا وہ فریفت کرنا ہو تو سات چاندنی ایتوار ہی کل کارروائی کرے ضرور کامیابی ہو اب آپ کو یقین دلایا کہ لئے مثال دی جاتی ہے جھینس ہمیشہ پانی میں بیٹھ جاتی ہے اور گھوڑا ہرگز نہیں بیٹھتا لیکن اگر گھوڑی کے بچے کو جھینس کا دودھ پلا دے تو وہ پانی میں بیٹھ جاتا ہے اور بڑا ہو کر بھی برابر بیٹھتا رہتا ہے پس

معلوم ہوا کہ جھینس کے بیٹنے کی پرکرتی دودھ کے رستہ گھوڑی کے پیچ میں آگئی۔

جس شخص ہمارے لوگوں میں غصہ اور بدلائے کی طاقت اور پرکرتی ہے پہلے چل پھانوں میں اس سے بالکل کٹھن کیسی ہو کہ یہ خوشامگ جو کابل کا ہے ایک رشتی کا آباد کیا ہوا ہے اور عام قاعدہ بھی ہے کہ مرد ملک والے غصہ کم رکھتے ہیں اور نہایت خوبصورت ہوتے ہیں کہ جیسا کہ کشمیر کا حال ہے جس سے حضرت علی نے اونٹ کا گوشت کھا لیا انہار ت پھانوں کو دی پانی اسی دن سے ان کا غصہ بڑھنا شروع ہوا ہے اور بدلہ لینے کا خیال بھی اسی دن سے بھرا ہے کیونکہ اس طرح گوشت کے ذریعہ اونٹ کی پرکرتی و خیالات و ماحی نہیں آگئی، اونٹ کے برابر دنیا کا کوئی جاندار غصہ نہیں رکھتا بڑے کرتا ہو اور سبوں جھاگ شے غصہ کی حالت میں نکالتا ہے بدلائے کا خیال اس کے دماغ میں ہمیشہ جوش مارتا ہے۔ دس یا بیس برس بعد جب کبھی سوخت پاتا ہو تو اپنے دشمن پر وار کرتا ہے پس اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ جب اس طرح ایک کے خیالات و خواہش کا اور دوسرے کے اندر دھسکر اس سے عملی کارروائی کروا سکتا ہے تو کیا ان سے بھی ٹھیکتی اور اعلیٰ اور ان کی بھری ہوئی شے اپنے خیال و دھڑے میں نہ بھری اور اس سے عملی کارروائی کر دواوی اور کے ٹوٹکے کی کبھی یہ ہے خوب سمجھ لیوں۔

عامل کو پورا ولی شوق ہونا چاہئے یہاں تک کہ عامل مٹیاب ہو جاوے اور اسی کے تصور میں محو رہے اور بوقت خاص ایک جان و قاتل ہو جاوے اور تصور میں بھی ہی خیال کرے کہ تو مجھے وصل کر یا مل آنکھیں بند ہونی چاہئیں اگر ہر دم میرے پاس رہے اور اس کو کتنا جادے کر

گو یا مطلوب وصل کرنا ہی تصور ایسا رہے

بھوک و پیاس نہ گئے کی ترکیب

اب سوامی دیوراج سحرقتہ مارگی اور سنت گورو جی کے سگھ جی کا احوال کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے اس لئے اس سے پہلے سنت کرتا رہی کی بابت شاید آپ سُن ہی چکے ہوں گے کہ پنجاب کے سرحدی شمالی و مغربی ضلعوں میں وہ زیادہ رہا کرتے تھے یہ وہی سنت کرتا رہی کہ جن کی تصویر اب بزازوں کی دکانوں پر پختانوں میں لگی ہوئی انکو پوتر کر رہی ہے اور ہر بندہ دکانگر اس سے خالی نہیں ہے یہ وہی سنت کرتا رہی کہ جن کے راس پوتر تصویر کی اس قدر قدر ہوئی ہے کہ مختلف رنگوں سے چھپکر جا بجا دھرم سچانوں میں بطور تبرک کے چپاں ہے۔

اس یوگی نے جب ایک جہانک سے ابناشی پر اس کا درشن کر لیا اور ادھر اسکی پیدا کی ہوئی سرشتی کو بغیر و تبدیل ہوتے دیکھا تو خود بخود انکی ملی خواہش کا فوٹو ٹھکر دنیا کا رہنا ہمیشہ کیلئے ہو گیا یعنی صرف ایک کرتا رہی سنت ہی اور سب است ہے سنت کا پلہ پکڑنا چاہئے تاکہ دھوکا نہ ہو یہ ہمارا تمار جن کا پوتر مشید ہمیشہ دنیا کا ادویشک رہیگا کچھ کھاتے پیتے نہ تھے صرف کچھ دنوں کے بعد بچتوڑ اسادودہ پی لیا کرتے تھے۔

ہری پور کے کہنی باغ کے جنگل پر ان کے اور ہمارے درمیان سلسلہ گفتگو کا رہا مگر اس وقت اتنی زبان میں گفتگو کرنے کی طاقت بہت کم تھی کیونکہ بہت عرصہ زبان چلنے سے سست ہو گئی تھی تنگ نظر سے ادھر خیال کر کے اگر کچھ بولتے تو صرف یہی کہ سنت کرتا رہی پیش بد سندرب حاضرین بھی سنت کرتا رہتے

تھے وہ شہر سکروہ چرن جو تھے تھے وہ تھے تو ان کا ہمست کرتا رہی کی واسطے مشہور ہو گیا تھا جبکہ ہم راج پور سوامی دیوراج کی سکرتری کتا کے واسطے پروردہ پنڈی گئے تھے اور اوپر پشاور سے ہمارے دھرم مورت لار جیوں کی صاحب سکرتری سناتن دھرم سبھ پشاور میں دگر حضرت حیران و راج پنڈت ہمارے برہم مورت سری کرشن جی کی سکرتری کے سسرکرت پاٹن لار کے چند وائی فرامی کے تھے تشریف لائے ہوئے تھے سنت کرتا رہی مارو پنڈی میں رہا تھا تحت تھے چلے ان راو پنڈی اور پشاور کی کچھن مندریو نے نگر کر تین کر کے راو پنڈی نوامیوں کو بلایا مای کر دیا وہاں کا سسر واد سجان فقیر صاحب مہربانی کے باغیچے میں پنڈت جی ہمارا راج سری کرشن شناسری کے بچہ سننے کیلئے وقت سے چلے ہی لوگ آ جمع ہوئے کچھ تھوڑا ہی آ رہا تھا جو کہ ایک شخص نے لار جیوں کی صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ آکر دیا اس کو دیکھ ساری سوجنا حیران ہو گئی کہ یہ کیا ماجرا ہے لار جی کا کاغذ کو دیکھ کر اسوسنا کی حالت میں منہ کے پاس ہاتھ سے بوسے اور ہی موثر تقریر کی کہ سب کے خیالات بھر کر صرف کاغذ کی تحریر سننے کے منتظر ہو گئے بیان کیا کہ یوگی راج اوکار زمان برہم مورت سنت جیت آتھ سر وہ ہو گئے ہیں لہذا ابھی برخواست کی جاتی ہے ہم بھی اس وقت پھر گاہ کے پاس ہی کھڑے کھڑے ٹھہر رہے تھے کہ یہ اواز سنی۔

ہمارے گورو دیوراج سحرقتہ مارگی صاحب آٹھ سال سنت کرتا رہی کے ساتھ رہے ہیں اور ہم اس سال تک انہوں نے کچھ نہیں کھایا پیا اور نہ ہی اس عرصہ میں وہ بولے ہیں یہ ابھی اس صرف اس نے کہا گیا کہ من جو بڑی بڑی سادھن کے بعد بھی بڑے بڑے یوگیوں کا فرار دباشی یا چھپل اہو جاتا ہے اس کا

قطعی فیصلہ کیا جاوے اور اپنے درشن خاص سے اپنے کو اپنے میں ایسی پوری طرح پاوے و ملاوے کہ باقی سب درجہ اور ہمیشہ کیلئے انا الحق کہنے اور برہمکت و جیون مکت کے بندہ حسن سے چھٹکارا ہو۔

دیوراج سمرقندہ مارگی جی اپنا مقام کوئی خاص نہیں دیکھتے ان چودہ برسوں میں ہر روز صبح سے شام تک کھنگلی ہاندھکر سورج کی طرف دیکھتے رہتے ہیں جن ۱۱ برال میں گورونانک دیو ہمارا ج چھ صاحب پروردگار کی جو بڑا بھاری سیارہ لگتا ہے تب تین دن اگر ہمارے پاس رہے اور درشن دیکھ کر من پریشان کیا جن جن سوکھم باتوں کا ہم کو اپدیش کیا ان کو استھول اور خیم حالت میں ہم پر نہیں لاسکتے اور نہ ہی وہ غم جو ہو سکتی ہیں۔

دیوراج سمرقندہ مارگی جی وہی ہیں جن کی باتوں کو دیکھکر گدی پتی گوروں کو رشک پیدا ہو رہا ہے جس وقت سپرداؤ پند کیسے کے پتہ ہیں تو اس دیکھتے تھے اس وقت زمانہ ساز لوگوں سے مشتہر کیا تھا کہ دیوراج سمرقندہ مارگی جی نے تین تاج اور فلک دن و وقت کو شریک کر لیا حالانکہ دیوراج سمرقندہ مارگی جی نے کسی کو نہ کہا تھا کہ ہم شریک ہو رہے ہیں اور نہ ہی ان کے دل میں ایسی فحاشی انہوں نے صرف ایک ادھکاری شخص سے دیوراج سمرقندہ مارگی جی کو نہ تھا، انکا کہنا کہ کال گیان ہم کو ہے یعنی ہم کو اپنی موت کے دن کی برابر بھی ہے یعنی اس سادھن واسطے شریک کا بہت تک سندھ ہے وہ ۶۰ عہدہ کو معلوم ہے پس یہ بات کسی طرح نہ تیرہ سال لوگوں تک پہنچی اور فوراً اس سے شہر میں مشہور ہو گئی اور لوگ باہرے گرجے کے ساتھ پتھان میں پہنچے اس وقت کو قریب دس سال کے گزر گئے۔

دیوراج سمرقندہ مارگی جی وہی ہیں جنکی عرفانہ خالہ میں عین الجیسا

کے وقت کسی بد معاش نے چکر چیکر یا تھا کہ انکا سرانگ ہو جاوے چکر میں سے جدا کیا تھا کہ اگر پتھر پر لگتا تو اس کو کات ڈالت مگر دیت سے دہت پرشوں کو کون تکلیف دے سکتا ہے شری شنگر آچار جی حالت سادھی میں کسی برس تک خون خوار شیروں کے سامنے پڑے رہے اور کسی جھوکے شیر کی توجہ تک اور خون کی کیونکہ سوامی جی کی حالت و دیت مٹی یعنی آتما پر اتھات و صل کر چکا تھا اور شری کے کسی پرانوں کا تعلق دوسرے شری کے پرانوں سے نہیں رہا تھا یعنی شری کے پرانوں میں آزادی پر تھے۔

اسی طرح دیوراج سمرقندہ مارگی جی ہر طرح آزاد بے تعلق اور بے خواہش تھے ان کے تعلقات دنیا سے ختم ہو چکے تھے اول تو ادویت پرشوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ضرر دینے والی خواہش یا پرانوں کا تعلق ان کے پرانوں سے نہیں رہتا ورنہ وہاں ہوتے ہیں اگر وقت ابھی اس عامل کی طرف سے کوئی الٹی چکر رام ایک یا برقی شعاع ویراٹ میں ہمیشہ کیلئے پیدا بھی ہو جاتی ہے مگر مجسم ہو کر نقصان دینے کی خاطر سامنے اور نزدیک آتی ہے تو عامل کی بے تعلقی کے سبب تعلق نہیں کر سکتی۔

اس وقت اس بد معاش نے یہ جانا کہ چکر گردن پر لگ کر مارا ہو گیا ہو مگر چکرزدیک بھی نہ گیا سوامی دیوراج سمرقندہ مارگی جس کا بتلایا ہوا ایک منتر آگے لکھا جاوے گا کہ جس سے مقدمات میں فتح حاصل ہوتی ہے اور ہمارا ازموہ ہے۔ اب ہمت گورکھ سنگھ کا حال سنئے یہ سنت ضلع راولپنڈی تحصیل انک کے ایک قصبہ مومن پور میں ایک گھیا میں رہتے ہیں جو دریائے سندھ کے قریب ہے یہ فقط ہر اتوار یا پورنامشی کے دن گھیا سے باہر نکلکر ہزاروں لوگوں کو درشن دیتے ہیں اور لوگ دیوار دیورن ماسی سے

ایک دن پہلے ہی وہاں آجمع ہوتے ہیں سچ پوچھو تو جنگل میں منگل کر دیا ہی
یہ مہاتما کچھ بھی کھاتے پیتے نہیں ہیں صرف بروز اتوار بوقت صبح پاؤں پھیر کر
پانی لیتے ہیں اور آٹھ دن صرف اسی پر گزارہ ہوتا ہے ہر اتوار کو سیلے رنگ کو
نیا لباس پہن کر پانا تار دیتے ہیں گھیا کے نزدیک کی بہت سی زمین لوگوں سے
دان کر دی ہے مکانات عالیشان تعمیر ہو گئے ہیں بھینڈ اور لنگر ان کی بھی
جو آتا ہی اس کو روٹی و چاول وغیرہ دیتے ہیں ہمارے دیوراج سمرتھ مارگی
جی کا وہ کھیل جو چند اشخاص کی پار محض راہنوں نے کیا عجیب طرح سے
موثر ہوا یہ صرف یوگ و دیا کی بزرگی دکھانے کی خاطر کیا تھا عام لوگوں کو
اس کا بھید معلوم نہیں ہے کہ اس کی اصل کیا تھی لوگوں میں صرف یہی شور
مچا رہا کہ صاحب منافع نے حکم بھیجا ہے کہ چونکہ موسن پور میں خلقت کا ہجوم بہت
ہوتا ہے جس سے بیماری اور چوری چکارتی کا خطر ہے لہذا اساد ہو گورکھ
سنگھ جی اس گھیا سے نکلے جاؤں اصل میں یہ دیوراج سمرتھ مارگی جی نے
کھیل کیا جو چند لمحہ کی سناوری کے بعد نوداد ہو گیا۔ اور ہم نے اسی دن سنا
کہ موسن پور والے سنت کو پولیس نے آکر گھیا سے نکال دیا اور وہ منہ
کے کنارہ کسی دوسری جگہ جا بیٹھے ہیں کہ چند دن کے بعد پتی کشن صاحب
برل گئے تب تو لوگوں میں خوب کھل مٹی مچی آخر کو سنت جی اسی گھیا میں گئے
اور اب آگے سے بھی زیادہ وہاں رونق ہوتی ہے ہر روز نئی نئی باتیں
سننے میں کہ جو جاتا ہی مراد دلی پاتا ہی اور بہت باتیں سچ سچ دیکھنے میں صحیح
نظر آتی ہیں غرضیکہ یوگی سب کچھ کر سکتا ہے ہندوستان میں اس وقت ہر ہم
کا سماج اور اس کے چار فرسے رادھا سوامی کے متوالے بچے کشن کو کے
ننگاری سنا تن دہری آریا سماجی بیج کارگی شروئے رام مارگی بھسی بھلی

جوگی اور گڑھا کو کہتے۔ اور اسی نرے ویشنو خاکی پنچری مسیانی۔ یہودی مسلمان
برودھ۔ ساھ ناگھ۔ راعاس چرنا سی۔ گلاب واسی پانکھتے۔ کھیر پیتے۔
داؤد دھتے۔ اور اس کے بارہ فرسے وغیرہ قریب آٹھ سو کے مست ہیں
اور کئی ستوں کے ہاتھوں کا کوئی خاص مشا جو یوگی ابھیاس کرتا ہے خواہ
وہ کسی فرقہ کا ہو۔

اب ہم تین طریقے بھوک دیاس نہ لگنے کے بکتے ہیں

۱۔ اپر دکھم گہان سے فوراً بھوک دیاس جاتی رہتی ہے یعنی ہر ضرورت کو کچھ
کھائیگی ضرورت نہیں اور ہر کچھ کھانا پیتا نہیں کیوں اناج گنداکریب نہیں
اس طرح اکاس کے پرانوں اور ہوا کے ذرات کے ذریعے خود بخود شری
عمدہ طرح بنا رہتا ہے دیوراج سمرتھ مارگی اسی طریق اعلیٰ پر ہیں۔

۲۔ اس کا عالم ہر روز خوراک کم کرتا جاتا ہے اور یہاں تک کہ دودھ پیرا جاتا
ہے اور پھر جنگل دین کی بناس پتی پر گزارہ کرتا ہے صرف رہنوں کے پتے
اسی کھا کر گزارہ کر لیا اے وہاں تا اب تک ہم کوٹے میں ایک لے صرف ڈیرہ
سال کی شش کر کے بناس پتی کھاتی اختیار کی ہوئی تھی۔

۳۔ چھ کنڈ اسکے بیج پشاری کی دکان سے یا جنگل سے لے آؤ اور گائے
کے تازہ دودھ میں کھیر ناکر زمین میں دفن کر دو۔ جتنے دن یہ زمین میں پہلی
اتنے دن بھوک دیاس نہ لگے گی پھر نکال کر کھا لو اور ابھیاس میں ہیچ جاؤ
اگر چھ کنڈ اسکے بیج نہ منکس تو بڑا درپہل کے چھوٹے بچوں میں بھی یہی
خاصیت ہے انکو بھی اسی طرح سے تیار کر کے کھانا ہو گا آؤ مار ضرور دیکھنا چاہیے

کراماتی منتر

خداوند متعال سے جب تم پر یا کسی تمہارے دوست پر کوئی مقدمہ سخت ہو جاوے
 تو تم اس کو اپنی قسمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہو جس روز مقدمہ پیش ہونا ہو سو جرح
 طلوع ہونے سے پہلے ہی اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار دم بند کر کے اور
 ایک سو قلم ہو کر حاکم کا قصور باندھے اور حاکم کا نام لیکر ایک لوسے کا سوا چوہ
 میں گاڑ دو لوسے اور آگ اس کے اوپر زور سے سگاتی شروع کرے یہاں تک
 کہ صبح ہے لیکر شام تک برابر آگ جلتی رہے بوقت سوا کا ٹرنے کے اپنی خواہش
 پر مٹی خوب زور رکھنا چاہیے کہ یہ ٹوٹاں کے منہ میں آوے اور وہ ہمارے
 فلاں سے دوست کے ساتھ ہرگز بری طرح پیش نہ آوے۔ اور ہر طرح اسکو بری
 کرے پس ایسا ہی ہوگا کہ ہمارا اپنا آزمودہ عمل ہے کر کے دیکھ لو اور نیز
 جس کے پاس سو نیا پا جا درخت کی کٹڑی ہوگی ہر مقدمہ میں دو فتح پاویگا یہ
 کٹڑی قیمتی فروخت نہیں ہو سکتی صرف جو صاحب واپس دینے کا اثر کرے
 اور ہماری تسلی کر دیں تو ہماری سوسائٹی روادار کر سکتی ہے۔

انہد شہد

انہد شہد کے معنی مذلتا ہو نیوالی آواز کے ہیں یہ شہد جو اکاس کے پولاڈ کے
 نور پید ہوتا ہے صرف اکاس بننے کے بعد پیدا ہوا مگر انہد شہد نادہی
 ہے اور ہمیشہ سے اصلی ابدی ہے من اس شہد پر ایسا عاشق ہے جیسا ناگ
 بین کی آواز پر یا مرگ زاگ پر۔ انہد شہد کے سننے ہی من استھر ہو جاتا ہے
 جب من استھر ہو گیا تو ست سروپ دیکھنے میں آتا ہے ایک فلا سفر کا قول ہے
 کہ سنی پڑے انہد کا با جالہ پر جانے ہو جیسے راجا اور گور و نانک صاحب بھی
 قریب کرتے ہیں کہ من بند لگانے کے انہد نے نکور غرض کہ ہر اسرار کی کتاب میں

اس انہد شہد کی مدد آتی ہے اور کسی جہاں اس کے سننے والے دیکھ گئے ہیں
 انہد ہم بھی اس کا طریق اٹھے صفحہ پر لکھتے ہیں۔



بیٹھا اور طریقہ

سیر سے پہلے انہد اول نشان سے فارغ ہو جاؤ اور جاتے خاص پر من
 بچھا کر من اس طرح مار کر بیٹھو کہ ہر باؤں دوسری دان پر رہے اس سلسلہ
 سے میں اپنے دائیں کان کی طرف سے آواز سننے کی خواہش کرے بائیں
 ہرگز نہ کرے کیونکہ بایا کی شاخیں اور زیادہ ہوتی ہیں یہ شہد اکاس الی کے
 طاقت نزدیک ہے بلکہ یہ اکاس بائی سے پیچھے کی تہ رکھتا ہے اس کے حامل
 کو اس کے سننے ہی اکاس بائی ہونے لگتی ہے اور وہ ہر غائب سے آہوالی
 بات کو پہلے کہہ سکتا ہے ہر شے کے اشارے و کنارے کا عکس جس طرح اکاس میں
 جاتا ہے اسی طرح اس کی ایک گونج دار آواز ہوتی ہوئی ہمیشہ اکاس میں رہتی
 ہے اور اپنے اندرونی اور اس کے ذریعہ آئندہ ہو نیوالی بات کا شہد کرتی
 ہے جس طرح انسان کا فوٹو اکاس میں رہتا ہے اسی طرح کل ویراٹ کا عکس
 اکاس میں رہتا ہے اور اسی سے آواز پیدا ہو کر اکاس کی پہلے جاتی ہے
 جس طرح آنکھوں میں من سے طاقت پہنچ رہی ہے اور دونوں کا پورا تعلق
 ہے اسی طرح کانوں کا خیال ہے یعنی من سب کا سب صرت دائیں کان کی
 طرف ہی لگتا ہے اور اس کی بائیں اور بائیں پھر جاتی ہیں بول ہی ایسی

آواز آوے گی جیسی بھی کی پہنچنا ہٹ پھر سنا ہٹ سے بد لکر بعد کو اصل کی
ہی رمی سے ہوتی ہوئی ستائی دیگی بس اس کے سننے سے وہ من چاہیہ
صوفیوں کی نگاہ میں صرف خیالات کا مجموعہ ہے خیالات کو چھوڑ دیتا ہے اور
ادھر ہی لگ جاتا ہے پھر ذرا گے اور پھر بس آتہ ہی آتہ۔

پانچ پیر سدا کرنا



پانچ پیر سدا کرنا یعنی بعض لوگ پانچ پیر سدا کرنا کہتے ہیں اس کا غافل ہر جگہ
عزت پاتا ہے اور دونوں جہان میں نیک نام مشہور ہو جاتا ہے اور یہ
سادھن وقت بھی کم مانتے ہیں خوراک دودھ اور چاول کی کھانی ہوگی
اور یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ ماسک یوگ میں ہرگز بھی کسی طرح کا خطرہ
ہوگا آپ صبح کے تین بجے کے قریب اٹھ کر پاؤں دھو جائیں اور مہظرو
پاک سات جگہ میں اور انوں انگٹوں کے بل اہو کر بیٹھیں اور آنکھیں کھول

کھول کر کے تھنوں کی طرف دیکھنا شروع کریں جب دیر نہ لگے تو کھلیں
اور جب دیر نہ لگے تو کھلیں اور جب سادھن کو شروع کیا کریں یہ خواہش
کریں کہ تین گھنٹے پیر سدا کر سنے کی خاطر سادھن کر رہا ہوں پچھلے چل چ
ت چل رہا ہوں گا اس کی رنگت آپ کو نظر آوے گی اور آہستہ آہستہ بڑھتی جا
وے گی اس وقت اگر اکس میں نگاہ ڈالیں گے اس وقت کی پیر سدا کر رہی ہوگی
کہ نیلے ہر سرخ زرد اور سفید رنگ کی تریاں پڑ جائیں جب اس حد تک پہنچ
جائیں تو جانتا ہوں کہ ان کے تھنوں میں سادھن ہو رہی ہے غرض آہستہ آہستہ
سے آستہل ہوتے جاوے گے اور اول اول انسان کے ہٹ کی طرح اگلیں
بظور جھانکی نظر آویں گی اور بعد کو جو ہر جان ہو کر دست بستہ نظر
آوے گے اور سادھن کی نگاہ اور پیر سدا کر سنے سے غایب ہو جاوے گے جب مشق
کامل ہو جائیگی تو ہر وقت حاضر رہیں گے اور جو کھو کے کرینگے سادھن میں
بہت زیادہ وقت خرچ کرو گے اتنی ہی جلدی کامیابی ہوگی۔

چوتھینہ بخار کا شستر

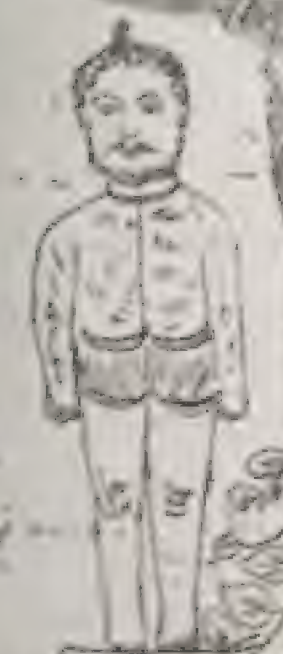
اس شستر سے ہضم کے بخار سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور خاص کر چوتھینہ بخار
کو توڑنے کے لیے اس کو تپ ہو تو سویرے ہی اٹھ کر چھ گھنٹہ اس کے
پودے کے باہن چلے جاؤ اور ساتھ ساتھ اس کے پودے کے باہن چلے جاؤ اس شخص کا
نام لو کہ ظاہر کا بخار ٹوٹ جاوے اور تین گھنٹہ میں اس کی نیند میں پسینہ کر
تین گھنٹہ میں بخار ہے اور بخار کو کھلاوے بخار ہر گز نہ رہے گا ہمارا اپنا
آزاد ہے۔



بخت و دیا اور بخت

اگر اس کی بخت خیر ہو تو اس کی بخت کے بخت
 جگہ بخت ہمارے بخت کے بخت ہوتے ہیں
 ایک بخت نہیں ہزاروں نو واد بخت کے
 بختی بخت آسمان ہے ہر در کے دیکھو

کہ کیا ہو تا ہے بخت کے بخت سے بخت
 سادھن کے وقت ہر طرح اشد رہتا ہوگا اور بعد ازاں ہر وقت پورا اس
 میں پورا حال لکھنے کی گنجائش نہیں



پیش کا درخت

صنعت
 جو صرف اس کی سادھن کرنے
 والوں کو روکا گیا جاتا ہے تاکہ
 ہر شخص اپنے طور کو کرے دھوکہ

معمول کو ہوا میں مخلوق کرنا

ایک پہل کی دلوں ہی بکرا دنیوی کر دیا اور اس پر ایک خیر کر دیا اور پھر خیر
 ایک دلوں کو بکرا کر اس پر عمل کر دیا کہ خیر ہے جو میں ہو جائیگا اس کو حالت
 دلوں میں سے آؤ تاکہ تہا را حکم ہائیں اور اسکو کو کہ باز واد کیا کر دیا
 اور کھڑا رکھو جب وہ ایسا بھی کہے تو تم کو کہ دلوں کو ہوا میں معمول کر دیا
 اور دلوں ہی میں بھی ایسا بھی ہونے لگے تو تم معمول کو حکم دو کہ دلوں ہی
 زمین سے اٹھو اور ہوا میں کھڑے رہو میں معمول تمہارے حکم کا فرمانبردار
 رہیگا اور ہوا میں مخلوق ہو جاویگا۔

محبت کرنا

اگر کوئی مرد عورت کے ساتھ مل جائے رکھتا ہو اور عورت اس کو اپنے پس میں لانا
 چاہے تو اس کی یہ ترکیب ہے کہ عورت اپنے سر کے بال کان کی پس میں وجہ
 پس لیکر سب کو ایک جا کرے اور بیوی ناخنوں کو گلاش کران میں جلا دے اور
 راکھ کو بیوی پھر روٹی میں یا کسی اور شے میں مرد کو کھلا دے مرد عورت کی
 محبت میں گرفتار ہو جاویگا۔

ایک روپیہ دینے والی بچی

یہ سادھن ذرا خطرناک ہے کیونکہ روحانی دنیا سے ایک طاقتور شے کو بلا کر
 اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جب تک کوئی لائق شخص ہزار روپیہ لے کر اس دین

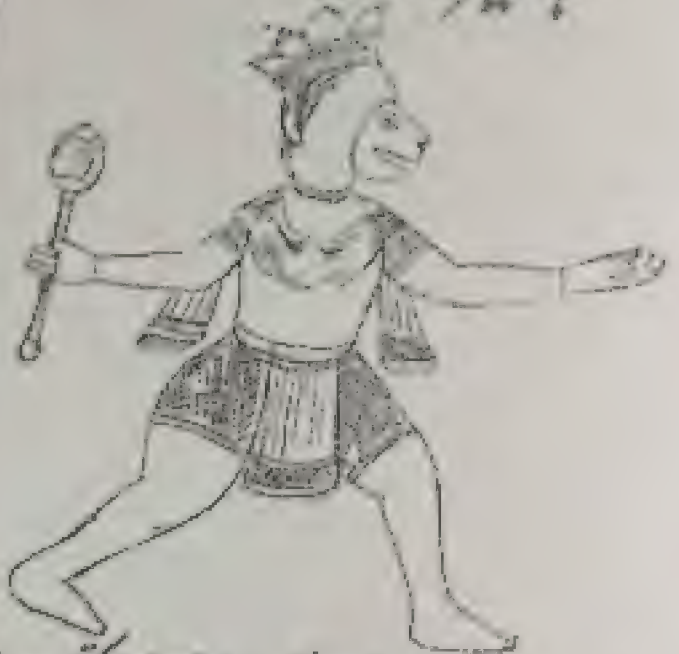
کو شروع ذکر و اگر خواہش ہو تو اول اپنے میں عامل کی سی حقیقتیں پوری کرو
جب جانو کہ بیشک دل صاف ہے اور طاقت کیستو قی پوری ہے تو پھر برکت
نہیں اور غلطہ ہے ہستاد دل کو ہوتا ہے کامل خود والا ہرگز نہ ماننا کیا

ترکیب منتر سادھنے کی

ہینگ کلینگ جو شریہ کسی جل کے کنارے چھیکر سوا لاکھ سال کا
چپ کرنا ہو گا گھٹی کی جوت اور دھوپ پاس رکھنا ہو گا خواہ کتنی میدان کی
اندر کر دھیر ہرگز نہ ہو گا بلکہ جس دن ایک جگہ بیٹھو گے جوت و دھوپ ہر وقت
رکھنا ہو گا اور دن رات کو اسی کام میں مشغول رہنا ہو گا شائع کیے
ضروری عمل یہ کرنا ہو گا کہ اس کی مکملی ہمیشہ پانی میں رہے جب پانی نہ
لگے تو اس کو پونچھ کر پھر اسی طرح کسی صاف میدان میں یا اسی جگہ دوبارہ
اسکو شروع کرے اور اس کی طرف ٹکلی باندھ کر دیکھتا رہے پچیسے جل
چھوٹے چھوٹے پیراؤں اور ہر آدھے ہوتے ہوتے نظر آویں گے اور ہستاد
جمع ہوتے ہوتے نظر آویں گے اور انکی استھول شکل سی منی شروع ہوگی
اور اسی حصہ میں متاری سادھن بھی ختم ہونے پر ہوگی پھر ایک ایسی جگہ آگ
کے بونے کے پاس بھڑیک یا نیچے پچان چھوڑو اور تل سیاہ جو پیشتری
گھرے ساتھ لے گئے ہو اس سے دھو کر کے وہی پانی آگ کے درخت
کی جڑ میں الونگی نمودار ہوگی جو ایک خوبصورت زمانہ کی شکل کی ہوگی اسی
ترکیب سے ایک برہمن نے غنی سدا کی ہوتی ہے جو اسلی باشندہ شہر دہلی کا ہے
اور اب ایک راجہ کے پاس دربار میں رہتا ہے اور اسی ترکیب سے ہری پور
کے برہمن شرام نے جسکی عمر ۲۳ سال کی تھی اسکو سدا کرنا شروع کیا

کیا تھا جب آگ پر پانی ڈالتے ڈالتے تین دن گذر گئے اور شہر و ممالک میں
پانی ڈالتے کیلئے گیا تو کتنی نمودار ہوئی چونکہ گورو سرچند تھا اپنا شیور اس آگ
وقت خوف کھا کر گیا آدھ گھنٹہ کے بعد جب اس کو ساتھی اسکو بلانے کیلئے گیا
اتھا تو وہ آگ کے اوپر مرا پایا اور یہ بات قوم شہر میں شہر و گشتی اب اسکی چوٹھی
سے گزرتی ہے اور جب وہ بہتری کو کہے تو فوراً منظر کرنا ہو گا اور
یعنی ہرگز ختم کو کسی دوسری عورت کے پاس نہ جانے دیگی اول سے یکراں
تک یہ عجیبی خیال کرو کہ کتنی نمودار ہو کر گئے ایک دو پیو ہندو سے پرسن

مہا پیر سدا کرنا



ہر سادھن میں بعضے باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ دوبارہ مصنف کتاب سے پوچھنے
پڑتی ہیں اپنی طرف سے ہم نے تو خزانہ کرامات کے چاروں حصوں میں سب

کچھ لکھد یا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں چھوڑا ہے بہت دھرمیں ایسی ہیں جن کی برسات دھرم میں ضرورت ہوتی ہے مگر ہر سادھن میں اگر ان کو لکھیں تو ان کے صفحے کے صفحے بڑھ جائے گا خطرہ ہے اس لئے عامل کو چاہئے کہ جب کوئی سادھن شروع کرنے لگے تو کتاب کی چاروں جلدوں کو بچھنی دیکھ لیوے تاکہ مصنف کی بدنامی اور عامل کی محنت رائیگاں نہ جاوے۔

قائد کا۔ جہاں مہابیر کی مورتی بہت پرانی ہو اور پورے طریق پر استھپان کی گئی ہو وہاں اسکو شروع کرے سو لاکھ منتر (رنگ) منٹ کا چھنا ہوگا پس صرف یہی رنگ رنگ رنگ کہتا جاوے اور مہابیر کی مورتی کے گھٹے کے درمیان نیگا و ڈالے اور ہر وقت ٹکلی باندھے رکھے کیونکہ وہاں گنڈھ ہے جو روح کی شخ کا ایک مرکز ہے خداک چاد دل و خام و دودہ کی ہووے اور گنڈھ گھی کی سرخ مال پہنے اور کپڑے بھی سب سرخ ہوں دھوپ دیپ ہر بار ہو جو ہو جب کچھ تھک جاوے تو جلدی تمام باہر آکر اکاس کی طرف دیکھو اور نراتنام کر کے پھر اپنے کام پر جا بیٹھو مگر اس عرصہ میں وہاں کوئی شخص نہ لگ نظر دانت اور تم اپنے ارادہ پر پورے ہگے دھو اور لدو کا پرشا و پاس ہر وقت موجود رکھو نیند نہ آتی چاہئے اگر نیند کی شکایت ہو تو کافور بہت سا پاس رکھ لو تاکہ نیند آتی بند ہو جاوے اس عرصہ میں تمہیں کئی غوت دینے والی سکیں اگر خداوندی اور انہی شیار جو بانظر آویں گل تم ہرگز نہ ڈرو کیونکہ دل میں ٹھہرا کر لینے سے کچھ اور خطرہ ہے ایک پندت صاحب نے اس عمل کو کیا کر گھرا گئے اور ایک یہ صاحب داس نے بھی کیا یہ بھی ڈر کر ہمیں ایک ایسا ہم سے خود اپنے نہیں ایک پندت صاحب نے کوئی برہمن کو یہ کام شروع کر دیا مگر اس کو یہ مہاراجہ سے پہلے ہی کسی اور حادثہ سے مرگیا اگر وہ اتنے قریب ہوتے

نہر جاتا تو امید ہے کہ ضرور کامیاب ہو جاتا کہ عامل کو یہ بھی واجب ہے کہ اپنے ارد گرد روشنی کے اثر کی فکر نہ کرے دیوے تاکہ بے خطر رہے

آولش یوک

ایک فقیر ایک گھپا میں رہتا تھا اور نزدیک کے شہروں کے سب برہمنوں کے درگے آگے پاس دیا کیونکہ اس کا خیال رہتا تھا کہ فقیر نے کئی مختلف عوم کو کو کہ سکھلے بعض علم سیکھ کر گھر آکر اولیا بن بیٹھے اور نام پیدا کر لے اور بعض برہمنوں کی خاطر بہت عرصہ تک وہاں ہی بہت اس طرح آہستہ آہستہ فقیر کی شہرت و درتک ہو گئی دو برہمن کے لڑکوں نے پتلا اور بن میں فقیر کے پاس گئے عرض کی کہ ہمیں بھی اپنی پراچین و دیو کے سیکھنے کا شوق ہے فقیر نے ان کی پراچین منظر کر لی اور وہ دونوں وہاں رہنے لگے جھوٹا لڑکا جو نہایت لالچ تھا اس مہاتما فقیر کی بڑی خدمت کرتا تھا جسک کہ فقیر نے طرح طرح سے لڑایا اور کہا کہ چو چو چو سو سو لکھو تب چھوٹے برہمن کے ہاتھ سے چھوٹے لڑکے کو لے لیا وہاں لڑکا جس کے سینے سے اپنی برہمن قوم کا کھٹک پٹا ہوا ایک ہار لگا تھا کہ برہمن کا بچہ پیدا ہوتے ہی اچھیاں کرنے لگتا تھا وہ چھوٹی ہی عمر میں ایسی حالت پیدا کر لیتا تھا کہ اسکی شخص کی نگاہ سے شہروں کے فقیر تھک جاتے تھے عرصہ کی نگاہ سے ہر ایک برہمن کو چھوٹا سا لڑکا دکھائی دیتا تھا مگر اب وہ دولت میں ملا تھا لیکن یہ ایک عجیب کاری تھی کہ اسکی پانی سے خود و حیدر حیدر کے لئے دھرم چھوٹی ہے مگر اس کے گھٹی پانی سے خود و حیدر چھوٹے تھے اور اسکی ہر حرکت کنگ نہ کرتے تھے۔ تب فقیر کو کہ تم میری سب سے بڑی عیب یہی ہے کہ یہ لڑکا نہ لگتا ہے

کو جس کے کنارے لے گیا اور اس کو بڑھائی نصرت کا شریعتی اور سادہ سے
 طریقہ بھی سکھا دیا تب لڑکا الجھاس کر سنے لگا اور سچا اور غریب سے
 سے غائب ہونا مراد میں اپنی جان ڈالنا اور مرے بن جانا سکھایا۔
 اور پھر لڑکا میں چھپ چکا ہے کہ ایسے ہی ایک فقیر تھے جو کھجور کے پتوں
 میں الجھاس کر رہے ہیں جو کچھ وقت کے بعد پکٹ ہوئے جیسا کہ انکا ارادہ
 ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ کھیا نہ خلیع را و پندہ کی کا ایک بڑا شخص اور
 لغا کا منتر جانتا ہے خیر اسکی بات جو کوئی ہم سے سوال کرے جواب مستعمل
 دینگے اب نظر سے غائب ہونے اور جہنم مکان سے باہر نکلنے اور سوکھم شریر نکلتے
 وغیرہ کا قاعدہ کہتے ہیں۔

سوکھم شریر نکالنا

رات کے ۹ بجے کے قریب جب سب سو جاویں اور کسی طرح کی آواز نہ دھککتا
 رہے تم کسی باغیچے کے خیال میں سو جاؤ اور منقسم ارادہ کرو کہ میں رات کو باغ میں
 جاؤنگا اگر طاقت کیسوی قلبی پوری ہو دے تو چند دن میں تم رات کو باغ غائب
 ہو گے اور چاند کی روشنی کی طرح نہیں اپنا بدن نظر آؤنگا اور بلخ کی میسر
 کرو گے اور آسمان پر اڑو گے بدن بالکل ہلکا سا معلوم ہوگا اور شیشہ کی طرح
 چمکتا نظر آؤنگا جس طرح ہم نے دینے سوامی دیال مصنف ہزاروں کا سیانی
 کی ہے اسی طرح اس میں بھی کا سیانی کی ہے ہاں اگر قوت ارادی کمزور ہے
 تو بیشک اول اول کچھ یاد نہ رہیگا اور پھر آہستہ آہستہ خواب کی طرح یاد
 ہونے لگیگا اور بعد کو بالکل گم سیاب ہو گے یہ بھی ظاہر ہو کہ سوکھم شریر برکام
 کر سکتا ہے اور ہزاروں کو س پر جا کر نظارہ دیکھتا ہے مگر وہ یاد صرف

لاہق اور چور سے غافل کو رہتا ہے۔

بند مکان سے باہر نکلنا

جب شوق بالا میں پوری کا سیالی ہو جاوے تو اس میں شوق دوسری ہشتہ روح
 کرو کہ ایک مکان میں جھپکڑا کسب بند کرو اور جسم ارادہ کرو کہ مکان سے
 باہر ہو جاوے اور اس جگہ کا خیال رکھو اور سادہ بن جاتے ہوتے ہے
 جب باہر کے مکان کا نقشہ نظر آئے گے تو تمہاری خیال کرو کہ ہم باہر آگئے اور
 بالکل اپنے کو باہر ہی سمجھو ایک دن جو گا کہ چھپ چھپ باہر ہو گے خواہ مکان کو
 تالا لگا ہوا ہو تمہاری اس حالت میں شریر سوکھم واسطوں کے نورات
 اڑ کر باہر پھر وہی شکل ہو جاوینگے خزاں کرامات صراط دل میں گھڑا درخت
 کے ساتھ باندھنے کی سادہ بن میں اس کا مطلب کچھ لو ڈالیں نہ لگا لیا کر کے
 میں گزرنے کے فاصلے سے چراغ اسی اصول پر جو کر گل کر دیتی ہیں۔

نظر سے غائب ہو جانا

پھر جب یہ شوق اس سے بھی زیادہ ہو جاوے گی تو تم ہزاروں کے سامنے
 کھڑے کھڑے غائب ہو سکتے ہو یعنی دماغ ارادہ کسی دوسری جگہ کا کر کے
 تو جسم لطیف واسطوں کے ذرات ایسے جلدی جدا ہونگے کہ جدا ہوتے
 حاضرین کو معلوم نہ ہونگے یعنی یہاں پر نہیں مگر یہ کریشی رو دیا ہے جو کر لگا سوتا ہے

ہمارے شاگرد اور ہم

(۱) فرائد کرامات کے خزانہ جو پوچھنا چاہیں یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ایسی خط

بارہ برس سے کم عرصے کے لئے کو ایک ایسے مکان میں جہاں کو دیکھنے میں کرنا اور
 مست تم کو آج جن بھوت نظر آویں گے اور تمہارے سامنے طرح طرح کے اشیاء کی شکل کرنا جو
 تم جانتے ہو اس میں عبارت تمہارے جواب میں تحریر کریں گے کہ جس وقت کہ تمہارے سامنے
 کرینگے تم کو راک سناوینگے بریاں آسمان سے آکر لنگ کرینگی تم اپنے سر سے جو سنگ دروازے
 کے درشن کرو گے یہ کہہ کر ایک پتالی میں اشت گندہ ترتیب وار رکھنا پڑیگی جس میں
 لونگ - حج - الپنجی بناگ کیسہ - مچ کیستوری اور پھول ابن آفہ - مشابہ کا نام اشت گندہ
 ہے اور پتالی کے درمیان آٹے کا چراغ بنا کر اس میں بجائے جس تل کے سیاہی
 ملا کر جلائے ہیں اور لڑکے یا لڑکی کو حکم کرے میں کہ دیکھو جو یہ نظر آتے کو میں وہ
 جو دیکھتا ہے بولتا جاتا ہے۔

اگر لڑکا چالاک ہو اور اس کا دل کسی اور طرف دگ ہو۔ تو دوسرا پتلا دینا چاہئے
 اگر اتفاقاً دوسرا نہیں ملتا تو خود مستقل ہو کر علم سحر نرم سے بھی ساتھ مدد فرمائی جاسکتا
 خواہ وہ لڑکا سرخپے کے ہوئے یا کھلی ہاندہ کر چراغ کی سیاہی میں دیکھ رہا ہے مگر
 تم اس کی گپیٹوں اور دماغ کے مقام پر پاس کے جاؤ یہیں خواہش کہ یہ حالت
 روشن ضمیری میں ہو جاوے اور اس کو سب کہہ نظر آوے مگر دائرہ بھرنے کا
 عامل بھی سحر نرم کے مال کی طرح نیک چلن ہونا چاہئے۔

اہل لنکا کے طریق پر دائرہ بھرنے کا

وقت دن کا ہو یا رات کا لڑکے لوگ ایک لڑکے یا لڑکی کے دائیں ہاتھ کی
 پتیلی میں تیل لگا کر سیاہی ملا کر لگا دیتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں کہ آٹھ گھنٹے
 کے اوپر دیکھو اس طرح کہ اللہ کی پتیلی ہلکے زمین پر اور سب وہ اس طرح
 کہتے تو اس کو کہتے ہیں کہ آٹھ گھنٹے اور پتیلی کے اندر تیل کے گڑھے ہیں اور پتیلی

آٹھ گھنٹے میں روک کر دیکھتا ہے بیان کرتا ہے۔

آنکھوں کی بینائی تیز کر نیکا طریقہ

ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام کی جتنے پانی کے کنوے کھول کر اس
 جگہ پر اور کھلی ہاندہ کھڑی کی طرف ایک کڑا کر قائم کر کے دیکھنا شروع کر دیکھو
 دن کے ابھی اس سے وقت صبح ایک تا دس کی طرف دیکھتے رہیں اگر وہ دم بینا
 ہو تو جگہ یاد رکھیں تمام دن تارا نظر آوے گا۔

دیکھو

ایک مہینہ درمیان جو صاف اور صاف نام کا ہو لیکن اس کو اپنے مقابل رکھو اور
 کہ اس میں تیار ہونا چاہئے جس میں مل کے واسطے پتلے گئی اور پتلے پتلے ایک
 مہینہ کی بات کی نہایت عمدہ اور پتلا پتلا پتلا پتلا ایک اس طرح دیکھیں
 کہ اگر آپ کی شکل کیو افق ہو گئے اور پتلا کا قدامت دیکھو اور اس سے ملے گا کہ
 کی دیکھ کر پانی میں غلام گرائی جاوے تو قریب درمیان پتے اساتل کے
 میں عمدہ کا جل خوب کھل کر کے پانی کی تری میں پتے کے برابر نقطہ بنائیں۔

مگر یہ ضروری ہے کہ سیاہی نہایت گہری ہو پتے تیار ہو جائے تو فوراً دوپ
 پتے دیکھیں اور بعد ازاں پتلی سے پانی کو پتے کر دیکھیں اور سب کا مشق
 ہو جاوے پتلی تمام مکان میں اندھیرا ہو اور دائرہ اللہ سے مشورہ چاہو اور
 شام میں پتلی میں درمیان میں پتے لگیں کہ اپنی طرف سے جہاں کی کہ اس
 سیاہی میں کڑا کر دیکھنا شروع کریں۔ دل پتے اور نظر پتے کی مشق ہو لی
 پتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے کہ صاف کتاب کے لکھا تھا اور وہ وہ وہ
 اعلیٰ عالی و شریف کی خبر و معمولی است ہوگی اس طرح دیکھو کہ

ابھیاس سے کیا کا کیا کر لیں گے۔
 مگر اس سادہ بن میں اتنی بات ضرور ہے کہ حامل اپنے گھر کے پرستہ داروں کو دیکھ کر کسی شخص کو یا اپنے کسی بھرانہ دوست کو ضرور یہ اول کہہ دیوے کہ میں نے اپنے کی سادہ بن کر رہا ہوں مگر کسی دن میں بے پڑا ہوا آپ کی نظر پر رہا ہوں۔
 سے نہ اٹھوں یا بلا تے سے دروازہ اندر سے کھولوں یا جواب نہ دوں۔ آخر نہ کر میں خواہ ہفتہ گزر جاوے میں خود بخود اٹھ کر کھڑا ہوں۔
 اسی طرح کئی لوگ اطلاع دینے کے بغیر سادہ بن شروع کر دیتے ہیں اور اپنی موت اپنے ہاتھ لیتے ہیں اگر حامل ہندو ہو تو آگ کی پیش سے جاگ بھی اٹھتا ہے مگر مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ تو آرام سے قبر میں سو دیکھتے اور جس ہٹنے پر بلا مٹی میں دفن کئے ہوتے آواز کس کو دیوں اس حالت میں جس اور حرکت دل بند ہوتی ہے۔ بالکل مردہ نظر آتا ہے۔

مختلف طرح کے دائرے کے طریق

۱۔ ایک کانسی کی دھات کا چمکیلا اور صاف برتن یا کٹورا مصفا پانی سے بھر کر اس میں دو تہی چوتھی۔ اٹھتی یا ردوبد ڈال کر رینگے کو اس کی طرف دکھایا جاتا ہے (۲) بساطی کی دکان کے سنیہ کا قند کے چمکیلے ڈبے سے گتائے کر اس کا گول قرص بنایا جاتا ہے ایک طرف اس کی پندرہویں کے منتر سے اور دوسری پونہی کھلے یا منتر سے پر کی جاتی ہے دوسری طرف دوات کی سیاہی سے نقطہ بنا کر لڑکے کو اس کی طرف دیکھنے کا حکم دیا جاتا ہے +
 اس بجائے اہل صوفیہ کے طریق کی طبع ناخون پر سیاہی لگا کر کام نکال لیتے ہیں۔ مگر سیاہی چمکیلی اور آبردار ہونی چاہئے +

۱۔ بعض وقت طرف کوئی تکمیل۔ تھوڑا سا دھات کے کھارو کے کھارو اس کی طرف کرایا جاتا ہے۔
 اور تیز من بچے صرف اپنی چھڑی کا سر اٹھتے دیکھنے کی طرف سے اگر اور بھی اور یہ کی طرف کر کے اس کی طرف دیکھنے سے یہ شرم ہو جاتے ہیں۔

حاضرات

آپ کو کئی لوگ ایسے ہیں گھبراہٹ میں جکے ہوئے کسی شہر سے دوست کو ملے ہوئے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے من ہر کیا اور اسے باجم ہوں کی سات اور سات کی کام ملتے ہیں سات بار سات پچھڑوں میں سات کر سکتے ہیں اور ان سے اپنی مرضی کیو افق کام بھی لے سکتے ہیں جو انسان کا جسم کیفیت ہے اور ارواح یا جنات کا جسم لطیف اسی واسطے انسان کو عالم ارواح یا عالم جنات کا نظارہ نہیں ہوتا۔ مگر یہ خلاف سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا کام کر سکتے ہیں ان کے کالوں مبارک ہیں پیشین گوئی سے حاضر ہیں تخت ہو جو میں اچھو را سکتے ہیں۔
 آپ کو چھوٹی عمر کی بھائی یاد ہو گی کہ بادشاہ کا لڑکا جو بڑی کی تلاش میں نکلا تھا اس کو بادشاہ کا ہاتھ مل گیا پھر سنے کے کہ لڑکا آیا آخر ایک شخص نے اس میں ہاتھ لگا اور پاؤں پر سر رکھ کر آہ و زاری کی۔ پھر کہہ کر تم آیا اس کے سر پر اٹھا یا اور کہا کہ بیٹا حال بیان کر کہ تم پر کیا نصیب ہوئی ہے جو اس گل بیان میں آگیا اور اس قدر آہ و زاری کی +
 (۲) کا بولانے نیک بار سنا چھوٹی عمر سے جس نے بڑوں کی کہانی سنی تھی اور بچے شوق ہو گیا تھا کہ جب شاہی کروں گا کسی بچوں کی سردارہ سے کر دکھا اسی خیال میں عمر ضائع کی دوست گھر سے ابراہیم۔ مگر یہ بیان اپنا

مصرعہ

گھر بنایا مگر کچھ بات نہ آیا آپ کا آسن نظر آیا اب غریب آپ کی شرم کیا
اب کچھ فکر نہ کرو کل تم کو ایک ٹوپی اور سوئی دوں گا۔ جب ٹوپی سر پر پہنو گے تم کو
کوئی نہ دیکھیں گا جب سوئی ہاتھ میں لو گے تم سب پر یوں دیووں اور جنوں
کو دیکھنے لگو گے اور مراد دلی پاؤ گے۔

اب اس سوئی کے بنانے کا قاعدہ تحریر کرتے ہیں جس کے ہاتھ میں رکھنے سے
سب بیماریاں کا فورہ ہوتی ہیں اور اس کی طرف نگاہ کرنے سے سچا کشف و کشف
ہو جاتی ہے اور عجیب طرح کی حالت روشن بینی کی ہو جاتی ہے اس سوئی سے
آپ تسخیر مطلوب کا کام بھی لے سکو گے اور حیوانات کو بھی قابو رکھ سکو گے مسمریزم
میں اور ہینا نرم میں یہ جادو کی چھڑی بڑا کام دیگی بناظرین پر و اسب سے کہ ایسی
چھڑی تیار کر کے اس کا امتحان کریں خزانہ کرامات کے تقریباً پچاس حصہ تمام
زندگی میں ضرور تمہیں گے ایک سے ایک بڑھ کر ہو گا کسی حصہ میں ہم ضرور جادو
کی ٹوپی کی ترکیب بیان کریں گے اب چھڑی کا پورا حال جادو کی چھڑی بنانے
کی ترکیب کے بیان میں ملاحظہ فرماویں۔

مسمریزم کے ذریعہ بیماری کا علاج

علم طب میں یونانی انگریزی اور ویدک علاج میں ہی بڑا فرق ہے اور صورت
یونانی گروہ ہی کئی اشیاء کی تاثیر بنانے اور امراض کی تشخیص میں اختلاف رکھتا
ہے ولایت میں علم مسمریزم کے ذریعہ مدت سے علاج شروع ہے ہمارا اپنا قاعدہ
ہے کہ جہاں ہم خود موجود ہوں وہاں خواہ کسی طرح کا ہندک مرض کیوں نہ ہو وہاں
ہرگز نہیں دیتے صرف باطنی توجہ سے علاج کرتے ہیں بیماری خواہ گرمی سے
ہو یا سردی سے ہم کو کیا۔ اس کی پہچان کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہاں

مصرعہ

نیک بھی ہو سکتا ہے کہ بیماری کا نام بھی حامل نہ ہوتا جو صرف ہی توجہ کافی ہے کہ
اس کی بیماری پانی سے بعض وقت ہم پانی پر اور بعض وقت صرف خاک پر نظر
ڈال کر مرض کو کھلا دیتے ہیں اور کلی آرام ہوتا ہے یا ہوا و دیات روانہ ہوتی
ہیں ان میں ہی اثر ڈالا جاتا ہے جن کی تاثیر سے حد بڑھ جاتی ہے مگر یہ کام کامل
حامل کیلئے ہے حامل اول دریافت کرے کہ مرض گرمی سے ہے یا سردی سے
بعد ازاں پانی کو سحرانہ کرے اگر مرض گرمی سے ہے تو پانی ہاتھ سے اور اگر
مرض سردی سے ہے تو دھاتیں ہاتھ سے متناطیس چھوڑنا ہو گا۔

مگر پانی پر اثر ڈالنے وقت اتنا ضروری ہے کہ انگلیوں کے پوٹے پانی سے
ذرا چھوٹے زمین اور بھاپ و نقطہ سے بھی ملاحظہ ہی کام لیا جاوے و دانت
کے در و پاس اور جگہ کے در و در کر نیلے لئے سیوے پاس آہستہ آہستہ کر دیتے
پاسوں سے مراد اس طرف کے پاسوں سے ہے جس طرف کو غیور چاہتے ہوں اگر
کوئی دانت چھوڑا گھٹنے پر ہے تو ہم انگوٹھ کی طرف پاس کرتے ہوئے پاؤں کی انگلیوں
پر ختم کر دے اس طرح اس کا نبردہ کر دیا جاتا ہے اور ان کو بے حس کرتے کیلئے تھامی
لیوٹے اور سہارے پاس جلد ہی جلد ہی تھام کر ایک سے ہوتے ہوئے کر دے
سے آرام ہو گا کششی پاس کرنے سے اس کی تمام زبردتوں میں آجاتی ہے
ایسی صورت میں اتل کھائی پر اگر آکر دینا چاہئے اور جلد ہی جلد ہی تھام چھوڑ کر
کر دے جس کے ذرا چاہئے سرور دی اور بخار قسم کا صرف توجہ سے غور آجاتا ہے
یہ مگر حامل کیلئے ضروری ہتھیاری کی بات ہے کہ زبردستی کو چھوڑنے نہ
دیوے کیونکہ کلا دانت وغیرہ بیماریاں زبردستی ہوئی ہیں۔ باقی حال بھی کسی
حصہ میں بڑھو گے۔

نہیں ہرگز نہیں دیتے صرف باطنی توجہ سے علاج کرتے ہیں۔

فوائد و کرامات

کرن پشاجنی

دلت ہونی کہ حسن ابدال میں ایک پشائی برعین آیا تھا اس کا بیان تھا کہ کرن پشاجنی
 مجھ کو سدا بہت ہے جب کوئی سوال کرنے آتا تھا تو اس کو کہتا تھا کہ اپنا سوال کاغذ پر لکھ کر
 صبح لکھو جب سائل لکھ کر کاغذ اپنی جیب میں ڈال دیتا ہے تو برہمن وہوتا ایک سالہ
 کا لفظ پرنیل سے کہو حروف تحریر کرتے اور سائل کو کہتے کہ لو تمہارا سوال بچہ
 سائل نے جو سوال کیا ہوتا حروف برف جیسے وہی کاغذ لکھا ہوتا تھا سائل
 دیکھ کر حیران ہوتا کہ ہمارا سوال ہو ہو کر برہمن نے کاغذ پر لکھ دیا
 پھر برہمن ان کی آئندہ زندگی کے وہ سکھ کا احوال تمام بیان کر دیتا اور حوالہ
 خداد جھوٹ ہی ہوتا لیکن سائل اس کو ضرور سمجھ مانتا کیونکہ پندت اولیٰ ایک سکھ
 دیکھا کہ اس کو قابو کر لیتا

کرن کے تینے کان اور پشاجنی کے تینے شکلی کے میں یعنی بدھ میرے کان کی تصویر
 کے شکلی عامل کو خبر کر دیتی ہے اور سوال سے اپنا سوال کاغذ پر لکھ کر برہمن
 کے کان میں بھون بھون ہونے لگی اور عامل نے کاغذ پر لکھ کر سائل
 لکھ کر اس کا اسی طریقہ پر شدہ کرنا کسی شخص میں پڑ ہو گئے لیکن اس کا بیان
 تاخیر کی خاطر ایک باقاعدہ علم سیاسی ہستی ہستی تو یہ کہ قہر کرتے ہیں جو کہ
 عجیب ہے

طریقہ

و شخص جن کی طبیعت پہلے سے طبعی ہو اور وہی نفس رکھتے ہوں اول تو ایک
 کے دو مختلف کمروں میں اپنا اپنا آئین جمادیں اور دن رات اس چادر و

فوائد و کرامات

وقت مقرر کر کے خیال ڈالنا شروع کریں ایک صاحب اپنے دل سے سب خیالات
 دور کر کے وقت صبح اپنے کمرے میں بیٹھے اور دن دوسرے کمرے کی طرف کر کے
 توجہ کر کے کہ میرے دوست کے دل میں کیا خیال گذر رہا ہے اور دوسرا بھی کوئی
 خیال خود بخود اٹھ اٹھا ہوا یا اپنا بتایا ہوا دل مقرر کرے اور اس کو زور پر لے کر
 خیال کرے کہ میرا دوست میرے اس خیال کو جان لیوے یا یہ خیال اس کے
 دل پر سے گزرے ایک ہی وقت پر دونوں اپنے اپنے خیالات کو سمجھ کر سفید
 کاغذ پر تحریر کر دیں دوسرے قریب دن دیکھ دو دنوں کے خیالات ملے لیکن
 اگر دو ہفتہ تک مقابلہ نہ کریں دو ہفتہ بعد مقابلہ کرنے سے ایک دن کے ایک
 ہی وقت کا خیال برابر ملے گا اور قریب نصف کے ضرور ٹیک ہو گئے۔
 چالیس دن تک پوری ترقی ہو سکتی ہے اور اسی طرح لیا و ذائق سے زیادہ
 ترقی ہوگی اب جو شخص خیال ڈالنے والا ہے وہ کامل ہو گیا ہے جس کا
 کو سوال سے باتیں کر سکتے ہیں خیال ڈالنے والا کسی مظلوم میں بلیغ ترقی
 میں ترقی یافتہ اور حاکم اور راجوں کے بھی کرن میں لائمانی اور دوسرا خیالات
 پشاجنی والا کرن پشاجنی سے بھی زیادہ کام اس سادہ پن سے لے سکتا ہے جو
 شخص اس کے پاس آجگا اور اس کے دل میں جو کچھ ہوگا اس عامل کے چہرے
 اس کا نقش نمایاں ہو جائیگا غرض کہ دونوں شخص دنیا میں بے تکرار ہو گئے چنے
 لکھ کر ایسی کچھ کہ تم کر دیا ہے ہمارے لائق و مہربان ناظرین بہت فائدہ آتا

بیروں ۲

توت ارادی یا صمن شدہ کرشیکا ایک عجیب عجیب طریقہ

اے ہم وہ بامداد صافی علم ہے اس علم کی ماں توت ارادی ہے جس کے

نرخصلے کا ایک عجیب طریقہ تحریر کیا جاتا ہے جو کہیں کے ضرور فائدہ مند ثابت ہوگا۔
 ایک مکان ایسا تلاش کرو جو عمل سحر کے قابل ہو سکے اور اول اس کو دیکھا
 ہی بناؤ رات کو اپنا بستر زمین پر کرو اور تمام مکان میں تھوڑے فاصلے پر چاروں طرف
 صاف کرنے والے پتھر جو طرح چھت پر کھائی جائیں غنیل کے رنگ سے ہیں
 اسی طرح ایک قدرتی ٹیڑھی بنی ہوئی کھائی کسی جگہ سے پیدا کر کے کسی غورانی
 عورت کے بال آپس میں جوڑ کر اس کے دو نوں سروں پر باندھ دو یعنی
 اس کو پوری غنیل کی شکل اس طرح بنائو اور بال کے صین درمیان
 کی جگہ اور بال آپس میں جوڑ کر باندھو اور کھائی کو چھت پر باندھ دو۔ بال
 کے پتھر کے سرے میں لوسے کی ایک سوئی کا ٹکڑا توڑ کر اس کو بال کے
 ساتھ اس طرح درمیان سے باندھو کہ ترازو کی طرح متنی رہے جس کی شکل یہ بھی
 عامل اپنا منقرہ آسن مار کر چھٹھا دے اور ہاتھ دو نوں سوئی سوئی
 کے پاس لے جا کر انگیوں کے سروں سے مقناطیسی بجلی خارج کرے نظری
 اور بھاپ سے بھری کام لیوے مگر سوئی نہ بنے۔ جس طرح چمک پتھر سوئی کو
 کھینچتا ہے اسی طرح عامل خواہش کرے کہ سوئی میری طرف ہاتھوں کے
 پیچھے پیچھے بھی آوے پس بہت جلد یہ معاملہ حل ہو جاوے گا جو حل کر لیں وہ
 جان لیں کہ پورے یوگی ہو گئے ہیں۔

سوہنگ اور پرانا یام

ایک ایسے مکان میں یا کھلی جگہ جہاں کی ہوا نہایت صاف ہو اور دل و ہاں
 بشامش ہو عامل پرانا یام کرے جب دم اندر کھینچے لفظ سوکھے اور جب
 دم باہر نکالے لفظ بنگ یعنی ہم کہے دم ناک کے ذریعہ اندر کھینچے اور جہاں

ایک سوکھے روکے اور مشرق کو ہر طرف چھوڑ دیا جائے۔ صبح ہو کہ برتن سوکھے
 کے اکٹھا چاہے سے کچھ ماویں دوسرے کے دل کی بات کہتے دکھ سکتا ہے
 اور ہر سوال کا جواب انھوں طاقت داشت رہ اور برتن صبح انھوں سے لے
 سکتا ہے دم اندر میں قدر باندھ کے گا اندر کی ہوا میں اسی قدر باندھ
 تمہارے خیالات کا اور ابھر جاوے گا جو اس وقت کے دم روک کر ابھر
 کسی شہر سے مراد کر کے بے انتہا آتش اس پر ہوگا جو توں کے گٹھے سے
 تھوڑے کرنے والے گورواورت ستری ستروں کے است و بھی ہمیشہ ہر
 عمل دم روک کر کرتے ہیں اور ہر ستروں دم قرار سے کام لے جاتا ہے
 عاملوں کو چاہئے کہ ہمیشہ ہر عمل میں اس سے کام لیویں۔

مرصا لکھ کی انگوٹھی

عامل ایک منجن کی انگوٹھی بازر سے لے کر اس میں مرصا لکھ بھر لیتے ہیں مگر
 وہ پورا کام نہیں دی سکتی معمولی سی حالت معمول پر اس سے ہوتی ہے
 عامل عامل گرین کے دن آٹھ رات کی انگوٹھی بنیاد کر داتے ہیں اور
 اس میں مقناطیسی مرصا لکھ بھر کر کام لیتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے سندرس
 نیلا تھوٹھا براہ جہت۔ گندک ہم وزن اور ان سب کے برابر لاکھ اور
 لاکھ سمیت ان سب کے چار گنا بروزہ خشک ملا کر گنبد کی جگہ بھر لیویں۔

ترکیب ملائے کی

ایک لوسے کے برتن میں ادل بروزہ خشک کر ڈالیں اور نیچے کوئلوں
 کی آگ کریں۔ جب وہ گل کر پانی سا ہو جاوے تب پانی کی لپی ہوئی

اشیا کی حالت چھوڑ دیوں اور ڈرا ہوا کر تھینے کی جگہ پھر لیوں یہ وہی جادو کی ما
حاضرات کی انگوٹھی بن گئی ہے جس کی قیمت بہت لوگوں سے منہ بھر اور پھر
رکھی ہوئی ہے بنا کر فائدہ اٹھا دیں دیکھو خزانہ کرامات حصاد اول۔

پہنا بچار لیسنی تبیر خواب

جتنی اشیا سفید ہیں اگر پسے ہیں نظر آوے تو ضرور نیک پھل ہووے گا مگر
کیا میں لسی یا چھبھا چھبھ جسم بھات یہ چاروں سفید اشیا خوش ہیں ضرور
دیکھ دینی اور جتنی سیاہ اشیا ہیں اگر پسے ہیں نظر آوے تو ضرور دھند ہوگی
مگر گلو۔ مانتھی۔ دیوتا۔ برہمن اور گھوڑا سیاہ اگر خواب میں نظر آوے۔ تو
ضرور اچھا اور نیک پھل دیں گے۔

خط میں تاثیر ڈالنا

سیاہی قلم اور دھات پاک و صاف لیکر عامل پاکیزہ ہو کر ایک جگہ آسن
جھاوے اور اپنے سب خیالات دل سے دور کرے مرن جائے منقو
کا خیال دل میں لاوے اور دل میں خوب معصم ارادہ اپنے دلی دعا
کا کرے اور ہر لفظ جو لفظوں کے جوڑ سے بنتا ہے اس کے ہر لفظ پر اپنے
مطلب کی چابی گماوے یا در ہے کہ اگر عامل با عمل ہے اور قدرے
بھی طاقت رکھتا ہے تو خط میں اگر یہ تحریر کر رہا ہے کہ یہاں ہرگز نہ آنا
اور تا غیر ڈالے جاتا ہے کہ مطلوب بدید بن خط میرے پاس آ جاوے
تو بیشک مطلوب خدا کے دیکھتے ہی طالب یا عامل کے پاس آ جاوے گا۔
لیکن پہلے پہل یہ ضروری ہے کہ عامل خط اس طرح برعکس نہ لکھے جیسی

نظر ہے وہی ایسا ہونا چاہئے یا کہ کوئی کسی اور جگہ سے لکھا ہو
نظر آوے اور اول ہی اول برعکس ہوئے ہوں لی عامل کیلئے تاثیر کے لئے
ہونا چاہئے کا ان لکھ ہے۔

جن پا بھوت کو کوزہ میں بند کرنا

ایسی ایسی باتوں واسے اور نہ مولی جاتے کی نفس آنا نیوالے جھوٹے دیکھے
عامل ایک خاص مٹر کا چلکھتے ہیں اگر چاہل و عا کو وہ نہیں سمجھتے کہ سب
کچھ صرف قوت ارادی ہی کا کام پورا ہوئی جاتا ہے مانتھک یوگ کا عامل
نواہ کسی طریقہ سے اپنی قوت ارادی کو بڑھاوے ہر امر میں وہ اس کی مددگار
ہوگی سانپ کے کاٹے ہوئے ہار سے ہی رہ کر فوراً جاتی ہے اور کچھ دھڑلے
کی زہر کا کھاپ گھٹے ہی اثر جاتا رہیگا چار پاؤں کی بوری موکھو کے آگے
لاگو لوم کر کے دینے سے موکھو جاتا رہیگا حیوان فرستی سے باز آویجے۔
دودھ دیکھ ایک دناگ پر دم کر کے پیچے کے گھسے میں باندھنے سے بچے ہرگز نہ
ڈرے گا اور روٹنے سے باز آویجے عورتوں کا سوکھا ہوا دودھ ہر امر جادو کا
دلیرہ و خیرہ ۴

راز

جب کسی عورت یا مرد پر کپڑ کی حالت طاری ہوئی ہو اس وقت تم وہاں جاؤ
ایک کوزہ منگو آو اور ایک چاقو یا کھری پاس رکھو بریش کے کان تک دل
تک یہ آواز پہنچا دو کہ کپڑ کو دور کرنا یا عامل کامل آ گیا ہے جب وہ وہاں آنا
بجھ لیوے تم کہو کہ تم کون ہو اس کو چھوڑ دو ورنہ کوزے میں بند ہو کر آگ میں جلتے
جاؤ گے پس اگر بریش عورت ہے اور کپڑ یا مرد حاتی شے کا سایہ مرد کا ہے تو مرد کی

طرح وہ عورت باتیں کرے گی گویا وہ عورت بے جان ہے صرف سلطنت پر
شدہ روح کی ہے اگر مریض مرد ہے اور بزرگ کسی موش کی روح کی ہے تو کھٹک
نوشانہ ہوگی تم مریض کو متوجہ کر کے پھری زمین میں گاڑ دو اور اوپر پاؤں آواز
سے کہو کہ اب کہاں بچکر جاؤ گے نکل جاؤ ہرگز نہ چھوڑو کیچڑ آہستہ آہستہ پھری
پر پتھر مار دو جو کپڑے ہوگی جن ہو یا بھوت چڑیل یا جنیں ماریگی جاوے گی اگر کچھ کا
اقرار کرے تو فیروزہ گندم کے دانے دم کر کے گوزے میں ڈالو اور منہ کا زور
ٹھہر کر بند کر دو خوب واویلا ہوگا اور بیماری کا خاتمہ۔ باقی آئندہ
الوٹ (موش) دم سے مراد قوت اداوی یا موقع بھرنے میں مریض کی جس میں
وقت بہت تیز ہوتی ہے کہ چونکہ روحانی شے سے تعلق ہوتا ہے تو عامل
بغیر زبان کے بولنے کے صرف دل کی توجہ سے سب کچھ کر سکتے ہیں۔

ہمزاد پھل

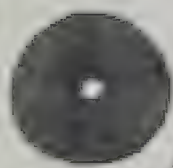
ہمزاد دیکھنے والوں کیلئے یہ ضروری بات ہے کہ درمیان میں کسی دن ناف
نہ کریں کیونکہ اس طرح پھلی تاثیر نہیں رہتی اور مستقل طبیعت ہو کر دینے میں جب
رنگ بدلے شروع ہوں تو ان کا پھل دیکھ لیں سوئے اگر کرشن یعنی شام رنگ دیکھے
تو چھ ماہ بعد مر جاوے اگر زرد رنگ دیکھے تو کچھ خوف ہو اگر نیلا رنگ دیکھے مانی
جائیں اور جو بہت طبع کے رنگ ملے ہوئے دیکھے تو وہ عامل جلدی کا سیاب
جو کھٹک آسان ہوگی اور ویراٹ جلدی حل ہو جاوے گا اگر چھپا یا یعنی ہمزاد کے
پاؤں گھٹنے اور پیٹ نہ دیکھے یا دونوں بازو کٹے دیکھے تو ضرور اپنی موت ہو جائے
بازو کوٹ دیکھے تو عورت کے دائیں بازو کو کٹا دیکھے تو بھائی مرے۔ سر نہ دیکھے تو
ایک ماہ بعد آپ مر جاوے ٹانگیں نہ دیکھے تو آٹھ ہی دن میں مرے۔ اگر گندہ

نہ دیکھے تو آٹھ دن میں مر جاوے اگر ساری چھپا یا کل ہمزاد لکھو آٹھ تو
اسی دن موت خیال کرے

برہمن کے بنجارا تار نے کا عجیب ٹوٹا

ایک سب ثابت اور عمدہ سائیکر مریض کے پاس لیجاؤ اور اس کو کہو کہ تار
تار کا ایک عجیب ٹوٹا ہے جو آج رات کو کیا جاوے گا مگر اس وقت ٹوٹا نہ ہوگا
آپ بالکل سوئے ہوئے ہونگے پس رات جبکہ مریض گہری نیند میں ہو
ہو سیب سات بار اس کے جسم سے چھوٹا ہو گا تار اس طرح کہ اسکو حلوم کہے
ہو اور صوب چپکے مریض کے سر سے پوشیدہ جگہ رکھ دو مگر اس کے پیرے
کے اوپر رہے جب ایک گھنٹہ گزر جاوے اور لوگوں کی آمد و رفت بند ہو جائے
تو مریض کے گھر میں سے ایک شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد سیب کو لیجا کر چور ہے
پس پھینک آوے گھر میں خود کسی کو نہ دیکھے اور اس رات کی وقت کسی کو نہ
دیکھے بلکہ خود بھی نہ بولے اور سیب پھینکنے وقت سانس روکے اور سیب پھرتے
وقت بھی دم روکے ضرور بخار جا مارے گا اور جو وقت صبح سیب کو زمین سے لے کر
اسکو بیماری چھوٹے گی۔

مقناطیسی قرص



سورج گرہن کے دن ایک نیک چلن ہزر گر کے پاس جاویں
اور پارہ جست اور تانیا تینوں نہایت خالص تلاش کر کے ساتھ
لیجاویں اور اس سے اوپری کے برابر کے سانچے تیار کرواویں جب گرہن لگ جائے
ان قرص سوانو رجست خالص اور ساتھی پارہ کے حساب سے لیویں۔ جب

جست گشتالی میں گل جادو سے پارہ چھوڑ دیں اور ملنے کے بعد فدا کیا جائے۔
 دیو میں سرور ہونے پر سانچہ کو توڑ کر اندرونی شے کو نکال دیو میں اور بری سے
 کا باریک سوراخ کر کے ایک تانبے کی کیل میں دیو میں سے طرح کے دیووں
 طرف سے برابر نکلے ایک طرف سے پہلے ہی بیٹھا کر صاف کی ہوئی ہوگی۔ اب
 باریک اور عمدہ ہوائی سے دوسری طرف جی رگڑ کر پتھر دیو میں آگ میں بکھیرا
 طرف وہی ہو گا جس کی کیل اول صاف کر کے دی گئی ہے۔

تانبے کی کیل کا دیکھنے کا مرکز نہ بہت باریک ہو اور نہ بہت بڑا ہونے کے واسطے
 کی گولائی سے نصف ہو نا چاہیے۔ اگر گرمی کا موٹو نہ ملے تو ہر وقت جی بنا
 سکتے ہو لیکن تاخیر کچھ کم ہو جائے گی۔ جب اس طرح یہ متناطیسی فرض تیار
 کر لو تو کسی معمول یا یوگی سے متناطیس جبر و الو تا کہ عمدہ اور موثر بن جائے۔
 اس متناطیسی فرض کی طرف نظر جما کر دیکھنے سے عجیب حالت ہو جاتی ہے۔
 آدمی اکتے بکرتا کر بھی دیکھ سکتے ہیں اور جان صرف اپنے ایک بیٹا ٹرم کے
 معمول کو بھی دیکھ سکتا ہے مگر نہ خور جا کہ حرام خور اور بہ کا لا تھا من دیکھ

ایک ہیوں سب پاک خیالات کے لوگ ہوں۔
 بیٹا ٹرم کے ذریعہ جب آنکھیں بند ہو جاویں تو کھولنے کی اجازت دو لیکن
 اول تجربہ کر لو کہ معمول اپنی طاقت سے آنکھیں نہیں کھول سکتا صرف ہلکے
 حکم کا پابند ہو گیا ہے یعنی اس کا اور سہرا سلسلہ متناطیسی ٹھیک طرح قائم ہو
 گیا ہے جب تمہارے حکم سے معمول باہت مجمع کے سب لوگ آنکھیں کھولیں
 تو اول تم ان سے اس طرح تجربہ کرو کہ دیکھو میرے ناظر پر کتنے روپے ہیں ہر
 سب کو روپے نظر آویں گے اور اگر تم تعداد بتا دو گے تو سب اتنی ہی تعداد
 کہیں گے۔ پھر تم کہو کہ دیکھو اس باغیچہ میں کیا خوبصورت درخت ہیں ہر

مردہ گھٹات میں کو نظر آویجے صوفی کی روایت کا کہ تو صوفی برحق میں
 کی ششائی سہائی ہوتی حالت کے نظر آویجے ان کو کہو کہ تجھ میں سب
 جہاں ان کو بیشک سب نظر آویں گے اگر لڑکے نہ کہ لڑکیاں صوفی کے
 اس حالت میں بھی وہ خوف دل بہا بیٹا لڑکے یا لڑکیاں صوفی کو روئے
 اس اور دماغ کا جہاں۔

مگر اس بیٹا ٹرم کا حال سادھنی علم سوز سے بھی کچھ واقف ہو گا۔ تو
 کسی صورت نا کامیابی ہوگی علم سوز میں بیٹا ٹرم کی بصورت کا سیلابی ہوئی ہے
 اور بیٹا ٹرم میں اتنی لی صدی کہ بیٹا ٹرم میں سوز سے بھی حد دل پٹنے
 اور جان پاسوں آنکھوں اور دل کو جہ سے کام ہوئے تو وہاں کھوڑے
 بیرونی دیکھی ہو اور نہ کھینچی ہو۔ دانا لوگ اس کھوڑے لکھے سے زیادہ کو ملے
 نہیں گئے اور نہیں۔

نئے علم کی ایجاد

دنیا میں کوئی نئے بے قاعدہ نہیں ہے اور کوئی علوم تراث نہ نکلتے۔
 نامرات سب ایک مرکز پر قائم نہیں تجربہ کرنے سے علم ہو سکتا ہے دینا
 میں تجربہ سے علم ایجاد ہونے پر سب سے کتابیں تصنیف ہوئیں تجربہ سے معلومات
 ہر تجربہ دنیا کا رہتا ہے کسور اسکا سفر لائن تو ایسا لگتے ہیں کہ وہ دیر
 ہی سے برائی کتاب ہے اور معلومات کا ذخیرہ ہے وہ تمام آ رہے ہیں
 سنسکرت لفظ کے معنی دریا کی جگہ یا دیہ کے گھر کے ہیں یعنی سہریت کا
 گھریا ذخیرہ اور ذخیرہ پہلے سے پہلے صرف تجربہ سے کیا گیا ہے۔
 جس طرح ہر سال دنیا میں ہر زبان میں نئے الفاظ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح

سبیل کا نشانہ ہوا جادو کی چھڑی

چترا اور درخت کی ٹکڑی اگر پاس ہو سانپ اس سے دور بھاگتے ہیں سوئی
 با جادو درخت کی ٹکڑی اگر پاس ہو دے جیب برکتیں نازل ہوں تھوڑی
 فسخ پاوے لیکن یہ سوئی مصنوعی ہوتی ہے اس کو جادو کی چھڑی کہتے ہیں
 ٹکڑی خواہ کسی درخت کی ہو اس کی چھڑی بن سکتی ہے اول تھوڑی ٹکڑی
 کا ایک ٹکڑا اٹھا کر اس کا امتحان اس طرح کرو کہ وہ ایک پاؤں سے کھڑا
 لیوے اور اگر صندوق میں بند ہو تو ایک گز سے ایک ٹکڑی کے گز سے
 کو کھینچ لیوے جس میں ایک لوہے کا ٹکڑا بڑا ہو جس طرح جھان سے لگا
 تماشا کرتے ہیں۔



دستہ کی جگہ آٹھ دہات کا دستہ بنوا کر
 لگو آؤ اور اس میں اس پنک پنکر کو
 بطور ٹکینہ منڈاؤ اور چھڑی کو لٹاؤ
 میں رکھ لو مگر ٹکینہ کی جگہ بھی دستہ
 کی سی چمکیلی کر لو جو شخص اس کو

لاٹھ میں سے کر دیکھو اس پر ایک طرح کی حالت ہو جاوے گی اشارات
 اور راج کا نظارہ بھی ہو گا اور عالم اسراج سندھ نے نظارہ دیکھا ہے
 کا گفت احاطے ہوئے تھوڑی آدمی کے جھٹوں کے سر پر لیجئے
 اللہ پر یہ حالت ہو جاتی ہے سخن م کا سب کام اس سے لے سکے ہو
 ہم سے دریافت کرو۔

واپس آجانے والا روپیہ

خزانہ کرامات کی جلدوں کا سلسلہ جو ہم نے نکلتا شروع کیا ہے اس میں
 دو جینہ ہندوستانیہ اور سینہ بیستہ ظاہر کر دیئے ہیں جو عامل لوگ ہوں
 کی خدمت اور لاکھوں کی نذر سے ملتی ہیں بتلائے اور کھندہ سی طرح سے
 ولی سے کام لیا جاوے گا اور سب صبر میں وردہ و خیر افشا کر گئے ہیں
 کو یہ منسوب عامل ضرور کبھی مقلات کی نگاہ سے دیکھیں گے اور گنہگار
 بنوں گے کیونکہ ہم رادگو پگٹ کر کے لوں عاملوں کی قدیم کی گئی اور
 ہاں بلبل بزرگ پٹائی گئی کر سہ سے پڑے ناظرین کہہ دو اور انھوں پر
 خیال بھی رہا ہے جو سنی کا مانت ہے ہم کے کہہ دئے کو گناہ کھنچے ہیں

مطلب

جتنی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر دینی اور دنیوی دونوں ہی فائدہ حاصل
 حاصل کے لئے ہے اور دستہ کے واسطے بھی ایسا ہی حاصل ہوا ہے نہ کہ
 جہاد میں لکھتے ہیں یا انھیں اس کا ہونا ہے کیونکہ وہی و موت
 لکھتے ہیں کہ جو کہ ہاں پہلے مانتے ہیں کہ انھیں ان ہی پاس کرنا
 لکھتے ہیں کہ انھیں بھی تو مگر وہاں کہ ہم کہہ لایا ہیں اس کے وقت
 ہاں انھیں کہہ لکھتے ہیں کہ انھیں بھی تو مگر وہاں کہ ہم کہہ لایا ہیں اس کے وقت
 ہاں انھیں کہہ لکھتے ہیں کہ انھیں بھی تو مگر وہاں کہ ہم کہہ لایا ہیں اس کے وقت
 ہاں انھیں کہہ لکھتے ہیں کہ انھیں بھی تو مگر وہاں کہ ہم کہہ لایا ہیں اس کے وقت

کرو گے تب لطف دیکھو گے۔

گورو منتر

شاید آپ نے بھی کسی سے سنا ہو گا کہ آج کل صرف اہل اسلام کی کلاموں میں مست رہا ہے یعنی وہ موثر اور ٹھیک ہیں اہل ہندو کے منتروں میں تاثر مطلق نہیں۔ یہ بات اہل اسلام کو خود بھی تعجب سے کہنے ہی ہیں مگر لاکھوں ہندو بھی یہ اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ آج کل کل جگہ سے ہمارے پورا اور پاک منتروں میں تاثر مطلق نہیں۔

ہم ہر طرح کے تعصب سے بری ہیں۔ اہل اسلام کے غلام ہیں اور اہل ہندو کے خاکپا ہیں۔ صرف سچائی ہمارا مذہب ہے جھوٹ سے نفرت ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ قوت ارادی ہر کلام اور منتر کی جان سے ہی تاثر ہے اس کے بغیر سب کلامیں اور منتر بچو کے ہیں۔ منتر سائیری بالکل بے معنی اور من گھڑت بنائے ہوئے ہیں مگر ہٹ سے جب کوئی ان سے کام لینا چاہتا ہے تو برابر چلتے ہیں اگرچہ ان کے چلاسنے والا منتروں کی تاثر جانتا ہے دراصل یہ اس کی اپنی تاثر ہے ہلا تھا اور بھی تحریر کرتے ہیں کہ بعض منتروں اور کلاموں کی بناوٹ باقاعدہ ہے اور وہ مختلف عاملوں کے سمراں شدہ ہیں سائیری منتر ٹونا چپاری کے دید منتر اور دیگر سنگسکرت کے منتر مختلف رسیوں کے اور آئیشیں اور کلامیں مختلف پیشہ ایان اہل اسلام کے سمراں

شدہ ہیں۔ گائتری منتر جس کو گورو منتر بھی کہتے ہیں اس کی بزرگی تیس کروڑ اہل ہندو مانتے ہیں اس کی بناوٹ باقاعدہ مانتے اور اس کو سوانہ شدہ مانتے ہیں لکھا بیان ہے کہ علاوہ اس کے اصلی رشی کے دیگر سب رشیوں نے اس کا چاپ کیا اور اس کو سمراں کیا دکن دیس کی ایک گھاٹ مشہور ہے کہ وہاں کے ایک برہمن نے اس کا کئی لاکھ چاپ کیا اور دل میں ارادہ رکھا کہ دولت بخش سکرم پٹوا آخر وہ دنیا کے خیالات سے دور ہو کر اسی منتر کے ذریعہ برہمن میں پورا متو ہو گیا اور رنگ

آند سے بن میں باس کرنے۔ ایک دن اتفاقاً گائتری مانڈہ کرمانے اکھڑی ہوئی کو برہمن دیوتا جتنی دولت چاہے لے جائیں برہمن بولا جب مجھ کو ضرورت تھی تب تو پوچھا اب میں بے خواہش ہوں تب گائتری سے اصرار کیا برہمن نے کہا کہ اس دکن دیس میں سونے کی بارش کرے تب سونے کی بارش ہوئی۔

یہ جھوٹ ہو یا سچ ہمیں اس سے کیا مطلب۔ ظاہر یہ کرنا ہے کہ بغیر گورو کامل اور بدھی کامل اور ادھکار کے جو لوگ ہندو ہو کر اس کا چاپ شروع کر دیتے ہیں مذہب کی سخت نوہن کر دیتے ہیں اور اپنے کو گنہگار بناتے ہیں اگر اس طرح جلدی کچھ چکر نظر نہ آیا تو گائتری کی بزرگی ختم ہوئی اور لوگ اس سے بے شردہ بنے۔

سن ابدال میں ایک سماجن برہمن مدت دراز سے اس کا چاپ کر رہا ہے سویرے ۲ بجے اٹھ کر جاتا ہے اور پل تالاب اس کی سادھن کرتا ہے مگر اب تک تین گانے ہیں بدھی دیسی کی دیسی

ہے اور من و پسے کا وسیلہ ہر سادھن میں برہم و دنیا کی ترقی کی بہت سی
 یہ ہے کہ جہاں ہی بڑے یہ پوری نشانی من کی شدہ ہی کی ہے اگر لوگ
 برہمنی نہ سمجھیں تو جان لیویں کہ جگلا جگلا ہے اور اول درجہ کا بڑا
 ہے۔ ایسے لوگ ہرگز اس سادھن کے لائق نہیں ہوتے یہ لوگ صرف کر
 کا نڈ میں مشغول رہیں جنم میں بدی شدہ ہو جائے گی ایسے لوگوں کو یہ
 شخص دان اس نیت سے دیتا ہے کہ اچھا کام کر رہے ہیں وہ شخص
 بہا پانی ہو جاوے گا۔

اگر کسی شدہ کل کا برہمن یا کسی کل کا ترقی یافتہ شخص ایک ماہ
 گا تیری کی سادھن باقاعدہ کرے تو مطلب پورا ہو۔ ایسا نا اگر ہر ایک
 ماہ کریں یا کسی کو کرادیں سب شکیں دور ہوں اور دنیا کو چھوڑ کر دکھا
 جو کوئی چھٹکار نہیں دکھلا سکتا وہ سچ جانتا ہوگا ہے اور مہا پانی ہے اور
 دہو کہ باز ہے۔

واہن کا سایہ ڈالنے والا دھاکہ

ہماڑی شہروں کے علاوہ میدانوں میں بھی ہر چھوٹے بڑے قصبہ
 دھاکوں میں دس بارہ دھاگہ والی ڈانٹیں ہوتی ہیں جن کے پاس دھاگہ
 ہوتا ہے اگر وہ مشہور میں تو لوگ ان کو گھر میں نہیں آنے دیتے۔ اگر
 نامعلوم ان کے پاس دھاگہ ہے تو جس گھر میں جاویں اُس گھر کے
 بچوں کو اسی دن سے کچھ بھاری ہونے لگتی ہے اور سوکھنے لگتی ہے
 سایہ تو بڑے لوگوں پر بھی پڑتا ہے مگر وہ برداشت کر لیتے ہیں چھوٹی
 بچے جھلس جاتے ہیں بنانے کا قاعدہ یہاں صاف صاف اسلئے نہیں

لے کر شاید کوئی چاکل شخص بنا کر فروخت کرے مگر سب سے بڑا اور
 ہزار لاکھ لاکھ خون کر دیا اسے جس کے ہم جنسی حصہ والے ہوں مگر اپنے
 بچوں کو بچاتا ہے تو یہی تعویذ سنگا لگا لگا کر دے گا کسیر شے سب سے ہمیشہ بے
 رہو گے صرف پاکیزہ خیالات کے صاحبان کیلئے ترکیب تحریر ہے عین عباد
 دریافت کرادیں جواب کیلئے ٹکٹ آوے۔
 گرہن دہن رنگ شیم سات جوڑان سات دو کر دین بند ہو او۔ ختم
 سورج کے سات کے کسی دھاگہ کر لیں گرہ اور میں کے

نظر کا لگنا

مانک بول کے ذریعہ بے ہوش کر دینے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ عامل کی
 مقناطیس نکل کر معمول کے بدن میں بجلی کی طرح تاثیر پیدا کر دیتی ہے
 معمول بے ہوش ہو جاتا ہے بیوشی کے بھی کئی درجہ ہیں مگر ان کا ذکر
 پھر آئندہ کریں گے انسانی اور چار جگہ سے نکل کر انسان کے بدن
 میں دھس جاتا ہے۔

- (۱) ہاتھ کی ہوا سے بذریعہ سانس و بھاپ کے۔
- (۲) ہاتھوں کی انگلیوں یا بذریعہ پاسوں کے۔
- (۳) کسی چمکیلی شے کے ذریعہ۔

(۴) بذریعہ نظر کے۔
 واضح ہو کہ مقناطیس کم و بیش ہر انسان میں موجود ہے اور زندگی
 کا دار بھی ہے۔ بلکہ یہی روح کا لطیف اوتا ہوا جو ہر ہے ہر شخص
 بشرطیکہ مستقل طبیعت ہو ہر شخص کو قابو میں لا سکتا ہے اور اس

کو سکرانہ کر سکتا ہے ابتدائی حالت میں اگر کامیابی نہ ہو تو گھبراہٹ میں
چاہئے ضرور کامیابی ہوگی۔ کامل عامل ۴۵ فیصد میں معمول ہے
کامیاب ہو سکتا ہے جلدی کے لئے ۲۵ فیصد میں کامیابی کافی ہے
بعض اشخاص میں قدرتی طور پر مٹنا طیس از حد زیادہ ہوتی ہے اور
ان کی آنکھوں کے ذریعہ خارج ہوتی رہتی ہے ان کا قیاس یہ کہ
کہ قد کے کم اور بہت چھٹے ہوتے ہیں آنکھیں موٹی اور پیشانی چھٹی
ہوتی ہے ایسے لوگوں کی نظر بحالت خوشی زیادہ لگتی ہے اگر کسی
جوان کو دیکھ کر خوش ہووے جو ان اسی وقت بیمار پڑ جاوے اگر
گھوڑے کی چال کی تعریف کریں گھوڑے کا بچنا محال ہو جاوے
اس میں گمان ہرگز نہ کرنا ایک شخص حسن ابدال میں ہو گزرا ہے جو سات
سال ہوئے مر گیا ہے اس نے تقریباً تیس کے حسن ابدال کی بھینسوں
کا خون اپنے سر پر لیا اور ایک پنساری کی دکان پر بوتلیں پڑی پڑی
دیکھیں جن میں گلاب پڑا تھا اور دیکھ کر خوش ہوا کہ کھان چندی یہ
بوتلیں کیا آئندہ بنا رہی ہیں یہ کہ کر تھوڑی دور گیا ہو گا کہ سب بوتلیں
تکس بخش کر کے پھٹ گئیں اور گر کر ڈھیر ہو گئیں حضور میں ایک
حلوائی کی دوکان پر ایک سوا دوسن کی بڑی موٹی پتھر کی سل پڑی
تھی تحصیل نوشہرہ کے علاقہ ڈاگی کا ایک پٹھان اس کے پاس گیا
ہوا۔ اور کہا کہ کیسا خوبصورت پتھر ہے ابھی وہ یہ کہہ بھی چکا تھا کہ
سل کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہوئے اس نے
بیان کیا کہ ہم جاہل اور جٹ لوگ ہیں مقرر خیر کہہ نہیں سمجھتے ہمارے
علاقہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اپنے گھر بیٹھے بیٹھے شہر طالع گاتے

ہیں کہ میں اس ہمارے چوٹی کی نڈاں بھینس کو بچے لانا ہوں۔ کہہ کر
لوٹے ہیں کہ تو بہت بڑی دوسری بھینس کو بچے لگتی ہے کہ میں نہیں چکتے ہیں
تو بھینس پیار سے بچے کرتی ہوئی نظر آتی ہے بڑی عمر کے لوگوں کو بھی
اپنی نظر کا غور ہے مگر بچوں نے بچے تو ہزاروں لگائی ہیں ہر سال جان
سے قربان ہوتے ہیں ہر شہر میں ایسے مرد اور عورتیں جت ہیں۔ اہل ہند
ان کی نظر کے بچاؤ کے لئے یہ تدبیریں کرتے ہیں۔
(۱۱) ان کے پاؤں کی مٹی سے کر مریض کو اس کا دھوپ دینا (۱۲)
مریض کے بدن پر سے سنہ مرچین سات عدد وار آگ میں ڈالنا۔
(۱۳) پھنگڑی جسم پر سے وار کر کوٹلوں میں دفن کرنا (۱۴) مریض کے
جسم پر سے گندم کا گیلہ آٹا رگڑ کر اس کو دریا میں پھینکنا (۱۵) کوئی خاص
شے یا مملوم ہونے کی صورت میں چوراہے کی مٹی کا دھوپ دینا
جس طرح مکان پر آدھلی لگانے سے مکان محفوظ رہتا ہے اور کھلی
کی ضرب اور تاثیر آگ اپنے میں جذب کر لیتا ہے اسی طرح راجیوگ
سویاٹی حسن ابدال نے بچوں کی حفاظت کے لئے برقی ٹھونڈ
ایجا دیا ہے ایک پتھر دو کلج زیور کا زیور اور علاج کا علاج
بچے کے گلے میں پہناؤ۔ نظر لگنے رونے سایہ پڑنے اور ڈرنے
سے نجات کلی ہوگی۔

بھوت و دیا اور دایہ ابھی

دایہ ابھی قوم کی مسلمان پٹھانی ہے اور دایہ کا کام کرتی ہی
اور اس وقت ہری پور ضلع ہزارہ میں رہتی ہے نہایت غریب

خزانہ کرامات

حصہ چہارم

مصنفہ

جناب گوسائین سوامی دیال جی۔ ایس۔ ایل
سمراپور مالک کارخانہ راجپوکھن ابدال پٹنا
جو حقوق محفوظ ہیں

۱۹۱۱ء

مفتیش لالہ نالوٹل اروال سابق مالک
قیصر ہند پریس لودیانہ

بھالی سٹیم پریس ساڈھوروین باہمام منشی کرم بخش
پرنٹر چمپسی

یوگ دھرم

یوگ کے معنی ہیں سکھانے کے اصول اور قریب قریب سے جین مکتوں کے لئے
جو زمانہ کتاب و ہوا طبیعت اور عقل میں سمجھ کے معنی ہیں جو ہوا میں
جائے ہیں۔ ان سب شیاؤں و صفات کے تحت جو ہونے کی وجہ سے ہوا میں
ہیں خلائق ہو گئی ہیں مگر پوری فیر کھدو عقل تو ہم کسی باقی مذہب کی طرح
کرتے ہیں جو کچھ ایسا ہو جی صورت میں اس کے مذہبی اصول ایسے ہوتے ہیں
جسے کہ ان مذہبوں و مذہبوں سے جڑے ہوئے مسلمانوں کو کسی مذہب کی باہمی
جو پیش نہ آئے سکتی مگر دنیا کے شیخ بہادر کا وہاں کے کسی مذہب کو ہزار سال
تک ترقی ہوئی رہی اور جب تشریف لے گئے تو ایک سال میں تمام دلائل
نہایت کوئی آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہے کوئی دن بدن تشریف لے رہے کسی مذہب
میں سب کے سب باہل داخل ہیں کوئی داناؤں سے بڑے پر سال رہے
رہا درود یا کے ہر حصہ میں اچھے ہیں پر اسے اصولوں سے کچھ کم و بیش کے
اپنی نئی خلق خارج کرتے ہیں اور باقی مذہب ہونے کی خوشی میں دل میں
چھوٹتے ہیں۔

اب ایسا کوئی مذہب نہیں ہے کہ جو کھڑے کھڑے نہ ہو چکا ہو زمانہ۔ اب
وہاں طبیعت اور کچھ کی تفریق کے علاوہ نئے نئے ریاضتوں کی خود غرضی
اور جہالت سے یہ تنازعہ برپا ہو رہا ہے جسے اصول جو لائے ہیں فوس
کہ سب مذاہب میں ایک جامع نہیں ہیں تقسیم ہو گئے اور اسی طرح بڑے

اصولوں کا حال ہے جو سب میں کمی بیشی سے داخل ہیں مذہب وہ اچھا ہوتا ہے جو سب کا سب لاثانی اصولوں کے ذخیرے سے پُر ہو اور گندہ سے دُور ہے اصول سے بری ہو مگر یہ بھی خیال رہے کہ اصول سب کے سب غیر محدود ہوں زمانہ آب و ہوا طبیعت اور سمجھ کی ان میں کوئی قید نہ ہو خاص روحانی مذاہب کے ہوتے ہوئے پھر معمولی قواعد وغیرہ کے بنائے کی کوئی ضرورت نہ ہو۔ زمانہ آب و ہوا کی تفریق سے جو قواعد و اصولوں یا ابد کو اکثریت سے ملتے ہیں ان سے خالص روحانی مذہب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے بلکہ نقصان ہے اور جس مذہب کے اصول بدستے ہیں یا جو اس لائق ہو تو محدود مذہب ہے اور کسی جاہل کا بنایا ہوا ہے لیکن یاد رہے کہ صرف کسی مذہب دہرم یا مت کا بانی بن جانا بھی کوئی خارجی کا گھر نہیں۔

مذہب چلائے وقت تو سب کے سب لائق ہوتے ہیں ہم صرف اس لئے انکو جاہل کہتے ہیں کہ عرصہ دراز تک انہوں نے ایک کثیر تعداد گروہ انسان کا ستیاناس کر رکھا ہے اور ان کو گمراہ کیا اور نیز لائق سے مراد ہماری عام معاملہ کے داناسے ہے نہ کہ خالص روحانی ترقی یافتہ لائق سے۔

بدھ یا گوتم پر لوگ سخت اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے انسانی طبیعت کی ہوائی مختلف اصول قائم نہ کئے بلکہ صرف ایک ہی راستہ سب کے لئے بنایا لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے وہ مذہب جو سب کے لئے یکساں ہے فوراً ترقی کر چکا اور ہمیشہ چکرار میں لگا رہا ہے جو سب کے لئے بدھ دہرم بہت جلدی دنیا بھر میں پھیل گیا اور روئے زمین پر پکاس کر دیا اس کے ماننے والے قائم ہو گئے۔ لیکن بدھ کے مت کو بھی ہم خالص روحانی مذہب نہیں کہہ سکتے کیونکہ بعض اصول اس کے بھی محدود ہیں اگر سب کے سب اس اخلاقی مذہب

کے اصول غیر محدود ہوتے۔ تو دنیا پر آج اسی دہرم کا جھنڈا لہراتا نظر آتا اور دیگر مذاہب کی طرح گوتم کی زندگی کے بعد اس کے مختلف فرقے بنو جاتے۔ علم نشان یا حرف و حرف حافظہ کی مدد کیلئے بنائے گئے ہیں کیونکہ آج کل لوگوں کے حافظہ کمزور ہیں ورنہ پہلے زمانہ میں بغیر حرفوں کے نشانات کے کام چلتا تھا اہل ہنود کا بھی عقیدہ ہے کہ وہ لاکھوں ہرزبانی لوگوں کیلئے بعد دگر سے یاد رہے کہ لٹکا اور مصر کے لوگ اب بھی سب کچھ ہرزبانی سے بتاتے ہیں اور سب کا رد وائی کرتے ہیں اور سب سے بھی سچ کہ موجودہ خزانہ دولت کی طرح اس روحانی خزانہ کو جمع کر چکی کوئی ضرورت نہیں اور سب پر ہر گھر کے دماغ میں یہ خزانہ ہمیشہ جمع ہی رہتا ہے اور سب کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پھر اس خالص روحانی مذہب کے بھی دو حصے سمجھئے۔ بعض اہل مذاہب اپنے پاک اصولوں کو شاگردوں تک ظاہر نہیں کرتے اور اگر کوئی سوال کرے اس کا جواب خاموشی ہوتا ہے دوسرے فرقہ والے پرسوال کا جواب برابر دیتے ہیں اور اپنے دماغ کا عکس دوسرے تک پہنچاتے ہیں اس سے نہ سمجھنا کہ اس روحانی مذہب کے بھی دو کمرے ہو گئے ہرگز نہیں۔ صرف سمجھانے کیلئے یہ فرق دکھایا گیا ہے۔

موجودہ مذہبی کتب میں مختلف اصول مختلف آدمیوں کیلئے مقرر ہیں جس سے سب کی طبیعت بھرم جاتی ہے اور نیز ہونے والی بات کا جب حال پہلے معلوم ہو گیا تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کی قدر و شوق رہتا ہے یعنی وہ بے اثر ہو جاتی ہے۔

روحانی مذہب کے سینہ سپرہ تعلیم دینے والے گورو اسی واسطے جلد کا بنایا

ہوتے تھے کہ جوں جوں شاگرد آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا تھا اس کو گہری سے گہری روحانی تعلیم دیتے جاتے تھے۔ اسی واسطے عام لایق لوگوں میں مشہور ہے کہ اب سادھنوں و بہتر فتنوں میں اثر نہیں رہا واقعی یہ ٹھیک بات ہے۔ لیکن جو لوگ سو سائیں جن ابدال کے بے شمار باہر کے نمبر جو ہم سے تعلیم پاتے ہیں اس بات کا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ جس سادھن کا جس نمبر سے نام بھی نہ سنا ہو وہی اس کو کراویں اور اس کو ہدایت ہوتی ہے۔ کہ بغیر ہمارے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا دیگر یہ بات سب ادنیٰ و اعلیٰ جانتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں بیچ قوموں میں سدھیاں نور پکڑ گئی ہیں اور وہ لوگ یوں کے بڑے بڑے کرشمے دکھلا سکتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتہ گروہ اور تو محالہات میں ہر طرح ان سے جلدی ترقی کر سکتا ہے لیکن یوں کی تعلیم شروع کرتے ہی اپنی دماغی چالاکی سے جلدی کرنا چاہتے ہیں اور کتابیں منگو کر دیکھنا اور ہر ایک سے پوچھ پچھ کر مدد چاہتے ہیں جس سے تاخیر کم ہوتی جاتی ہے۔

مصرعہ

انگشتوں سے حمل ہوتا تو شوہر کب روا ہوتا
ادھر ناخواندہ پچارے کمر باندھ کر صیبا گور ویا مرشد دکھلاتا ہی یقین
کر کے شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ان کی ترقی کی ہوتی ہے جب پہلا حصہ ختم کر چکے ہیں دوسرا تب بتلایا جاتا ہے۔ اور وہ کامیاب ہو جاتے ہیں ایک اصول ہوتا ہے اور ایک عقیدہ اصول ہوتا ہے اصول اُس کو کہتے ہیں کہ دل و عقل سے جس کو سیدہ طریقہ مانا گیا ہو۔ اور عقیدہ اصول اس کو کہتے ہیں کہ دل سے اس کو اور طرح مانا گیا ہو اور عقل سے اور

طرح مانا گیا ہو یعنی اپنے اور اپنے گروہ کی بہتری کیلئے اس کو کچھ اور جانکر اور ثابت کیا گیا ہو۔

بھان تیری قدرت! جو تو نے عقل بخش کر اپنا نام آپ گم کرایا۔ اور عقیدہ اصول ایجاد کر اسے۔
ناظرین حیران ہو گئے کہ یہ جو منکر خدا تھا اور آتمہ یعنی روح کو بھی نہیں ماننا تھا لایق و فانی شخص کیوں اس کے مذہب کو قبول کر رہے ہیں اور کیوں اس مذہب کے ایک دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور اب چہرہ دوبارہ کیوں چمکنے لگا ہے۔

واضح ہو کہ گوتم آتمہ کو بھی ماننا تھا اور خدا کو بھی صرف عقیدہ اصول انسانی کی طبعی حالت کو روکنے کے لئے جاری کیا اس کا عقیدہ تھا کہ دل کی طبعی حالت ہی مایا ہے۔ شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ ویسا ہی کو آتما کہتے ہیں کہ جس کو میں خیالات کا مجموعہ کہتا ہوں۔ لیکن اس کو آتما کہتے ہیں جتنے ماننے اور خدا میں سلسلہ پہنچانے سے میں سخت نقص دیکھتا ہوں کیونکہ انسان خواہشات انسانی کے تابع ہو کر یہ خیال کرتا ہے کہ میں ہوں میں رہونگا۔ اس سے سخت نقص ترقی میں پڑتا ہے مگر جو لوگ بدہم کے تعلیم یافتہ ہیں وہ ایسی جانتے سے بری ہیں اور ان کے دل میں میں ہوں کا خیال نہیں گزرتا ہے۔ کیونکہ میں نے وہ سلسلہ ہی توڑ ڈالا ہے۔

روح کو ایک یا علیحدہ حرکت کرنے والا و تغیر ہونے والا (صوفی بھی نہیں مانتے پس بدہ کا بھی یہی قول تھا کہ آتمہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ ایک جسم مودہنی قابلیت اور کوجبات کے جنم لگتا۔
میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی بھلائی فلاسفی ہے جس کے ماننے والے کا

بڑا پار سمجھو اور اس کو مکت جانو۔ لیکن یہ کے بعد اس عقلی اصول کو چھوڑنا
 سمجھ بیٹھے ہیں مطلب تو ان کا بھی حل اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن عام لوگ
 ان کو نامک بھی کر سکتے ہیں مگر اس میں ان کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ ان
 کے بانی کا اعتقاد ہے کہ بادی النظر میں جو چیزیں ہم غرض سے حقیقت دیکھتے
 ہیں اگر بغور دیکھیں تو انسان بہت بڑا سبق ان سے حاصل کر سکتا ہے اور
 خود بخود عالم ہو سکتا ہے۔ جس طرح طالب علم مدرسوں میں اپنی کتابوں کو پڑھتا
 اسی طرح شیخ دنیا کی کتاب کا مطالعہ کرے یہ محاط با یک ہے نہ وہ اس کے
 پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے نہ مضمون سے نہ دوسروں کے سمجھانے سے بلکہ
 دانش سوج پکار اور باطنی ترقیوں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ گو تو نے نفس کشی
 یعنی ہٹ یوگ کی سادہ بن کی بعد اس کا بھی کھنڈن کیا اور کہا کہ ایسی چیزیں
 یہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ان لوگوں کی غلطی ہے گو تو نے بعض مہتمم
 عیش میں غوطہ مارنے سے سب کچھ حاصل اور وقتاً منہ سے کھل گیا کہ دنیاوی
 خواہشات و غلطیوں پر فتح پاؤ۔ تمہارے لیے حیات ابدی کا دروازہ کھلا ہے
 غرضیکہ جو مسائل بدہ کے ہیں وہی اعلیٰ اور آزاد ویدانتوں کے ہیں
 اور وہی صوفی صاحبان کے گھر کے گھر ہیں۔ وہ بھی ان ہی مسائل کا قائل
 ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قدیمی برہمن اور صوفی لوگ جن باتوں کو پوشیدہ رکھتے
 تھے ان میں سے ان دو باتوں کا بدہ نے اظہار کر دیا ہے۔
 حالانکہ یوگیوں اور صوفیوں کے گھر کی ایسی ایسی پوشیدہ باتیں اور بھی
 ہیں جہاں بدہ صاحب بھی نہیں پہنچتے۔

مشرکس مولر ویدان یورپ ان آزادی کے اصولوں کو ہی دیکھ کر
 کہتا ہے کہ اخلاقی مجموعہ بدہ کا ایسا جامع و کامل ہے کہ شاید دنیا میں کوئی مجموعہ

ایسا نہیں ہے۔
 بدہ اور قریب قریب دنیا کے سب مذاہب جو آگوں کو مانتے ہیں مگر م
 یعنی افعال کو بھی مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انسان کے سابقہ اعمال
 ضائع ہو جاتے ہیں اور نئے پیدا نہیں ہوتے۔ تو دل کے اصلی آرام کی
 حالت ہوتی ہے گو تو اس کو زندہ کہتا ہے اور دیگر مذاہب مکت یا نجات کہتی
 ہیں سب کا بیان ہے کہ تریشا کی مضبوطی اور غیر توڑ والوں میں فیصلہ ہوا۔
 درخت سے بیج پیدا ہوتا ہے اور بیج سے پھر درخت پیدا ہوتا ہے اور اسی
 طرح مسلسل چلا جاتا ہے اگر درخت کاٹ ڈالا اور بیج ضائع کر دو تو ان کا
 خاتمہ ہو گا۔
 اسی طرح بیج انسان کے افعال ہیں۔ اگر جب تک تیل ہوتا ہے۔ چراغ
 برابر جلتا رہتا ہے اور چراغ سے چراغ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر چراغ کو گل
 کر دیں یا تیل کو چھینک دیں تو ان کی نجات ہو گی۔
 پس جس کو لوگ رنج جنم لینے والا کہتے ہیں۔ یہی خیال۔ نرم یا اعمال یا
 روح ہے جو جنم لیتی ہے۔ اس کو بے شک شے اعظم اصلی سے کوئی تعلق
 نہیں یعنی نہ پاس کی مدد کر سکتی ہے اور نہ وہ اس کی مدد کر سکتی ہے
 ہم وہ بارہ اشارہ سے سمجھاتے ہیں کہ یوگ دھرم والے اپنی اصلی تسلیم
 کسی کو نہیں سمجھاتے اور نہ ہی کوئی عبارت میں یا ایک مسائل کو سمجھ
 سکتا ہے۔ صرف ابتدائی بیج چلائے کیلئے اور لوگوں کو اپنے میں شامل کر
 کے لیے کچھ اٹلے ترچھے اصول دکھلائے جاتے ہیں ورنہ جواب خاموشی
 یا تعلق خاص کے ذریعہ ملتا ہے۔
 ہم مانتے تو کچھ اور ہیں لیکن ظاہر کرتے ہیں کہ بدہ کے موجودہ پیرو

تعلی کرتے ہیں کہ عدل جا کر بلا کسی مدد کے جہنم لیتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ دوسری جگہ جہنم سے نہیں جا سکتی اور جہنم سے نکلتی ہے خدا سے وقت ان اعمالوں کو اس نور اعظم سے بغیر اس کی خواہش کے جہنم لیتی اور نکلتی ہے اور اعمال اسی کے سہارے ہیں۔

لوگ دہری کریم کو بھی نہیں مانتے کیونکہ یوگی روپیہ میں ایک بار سنا ہے اور ہر وقت کرموں سے آزاد ہوتا ہے اور مدت کے بعد شدہ کرموں کا نتیجہ منٹ میں زائل کر سکتا ہے اور ہمیشہ آزاد ہے۔ ہاتھ پاؤں اس کے سب پر کچھ کریں۔ اس نے کرنے کی خواہش اس سے بری ہے۔ کیونکہ دوسرے کے کہنے کے اشارے کی حرکت سے وہ ہاتھ اٹھاتا ہے اور کرموں کے سلسلہ کو ترسے گئی مایا کا سلسلہ مانتا ہے۔ یہ فلاسفی گروم کی فلاسفی سے بھی گئی درجہ باریک ہے اور اس فلاسفی کے منہ کو خوب کھٹا کرتی ہے۔

کیونکہ اس فلاسفی سے بھوک کی پرواہ نہیں رہتی اور عجیب قسم کی حالت ہو جاتی ہے اور فوراً اعلیٰ ہو جاتی ہے۔

بدھ کا یہ اعتراض کہ آہنگ برہم یعنی انا الحق یا میں خدا ہوں کا بھی جانتا رہتا ہے اور یوگی اس بات کے سمجھتے ہی چند لمحہ میں گیان دان ہو جاتا ہے دنیا کا افعال کا اور کرم کا جھگڑا ہی توڑ ڈالتا ہے۔

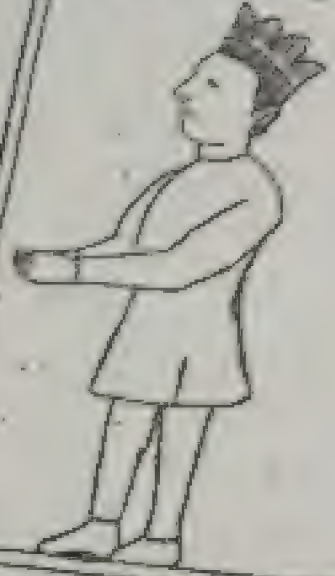
یوگی دھیان کرتا ہے کہ میں ہمیشہ سے یہ تھا۔ یہ نہیں کہ عرصہ تک جھول رہا۔ اور اب خدا ہو گیا۔ دیگر یہ دنیا کا سلسلہ بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ جب یہ خیال کرتا ہے۔ خود بخود خواہشات غایب ہو جاتی ہیں کیونکہ ذوری کٹ جاتی ہے۔ ایسی ایسی باتیں اس واسطے کہ کھٹ خود نہیں ہوتیں کہ یہ لوگوں کو نئے خیال معلوم ہونگے۔ دراصل سیدہ

چلتے ہیں۔ یعنی مایا کی وجہ سے یوگی کی فلاسفی کو کھٹنے کے لیے ایک اصول پھرتے ہیں۔ یوگیوں میں چلا آتا ہے یعنی انسان جو کچھ دیکھتا ہے سیدہ بیدہ صوفیوں کو یوگیوں میں چلا آتا ہے کرتے ہیں ان کے عقل میں دراصل کچھ بھی نہیں ہے جو لوگ ہزاروں سال کرتے ہیں ان کے عقل میں فلاسفی پوری آسکتی ہے اور وہ خوب سمجھ سکتے ہیں وہ یہ باتیں جس پر کرتے اور سمجھانے کی نہیں۔ بلکہ مایا طور پر تجربہ کر کے خدا اٹھانے کی ہیں۔

سادہ پن کے درمیان ہی عامل جس نے کی طرف نظر کرتا ہے گھٹنوں ٹکٹے سے جڑ اس کے پاس رہتی ہے جس رنگ کو دیکھتا ہے وہ رنگات تہہ آنکھوں کے سامنے چاروں طرف دیکھتا ہے مثلاً اگر عامل نے ایک پٹن جاتی دیکھی تو چند نگاہ کرے گا پٹن نظر آوے گی۔ اگر پٹن یا درخت دیکھا تو نوہریا پٹن یا درخت نظر آوے گا۔ علیٰ ہذا القیاس خیرہ پوشیدہ باتیں علم مانہ کی ہیں۔

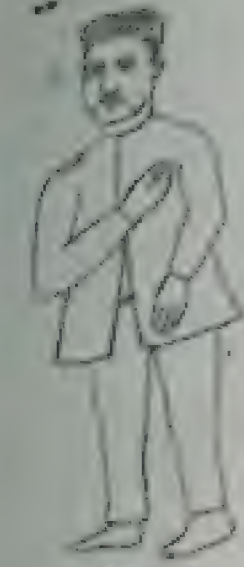
یہ اندھے کے سلسلہ کی طرف چلتے ہیں کیونکہ عام لوگ برابر کرم اور آواگون کی طرف اب دنیا کے سلسلہ کی طرف چلتے ہیں۔ اندھے لڑکے کی تصویر

اندھا لڑکا



یہ اندھا اس واسطے پیدا ہوا ہے کہ پچھلی زندگی میں یعنی پچھلے جنم میں اس نے آنکھوں کی طبعی حالت کو نہ روکا تھی جب ہر وہ چاہتی رہیں ادھر استعمال کیا۔ اس طرح کرتے سے

اس کی ہیرولی میں بڑھتی گئی اور باطنی
کم ہوتی گئی یعنی جہر و دیکھتا اندر کی
مقتضیس ہمکھ سے نکل کر اس شے میں
جا داخل ہوتی ہیں اسی وجہ سے
موجودہ جنم میں اس کی مقتضیس کم
ہے اور وہ اندہ ہے۔

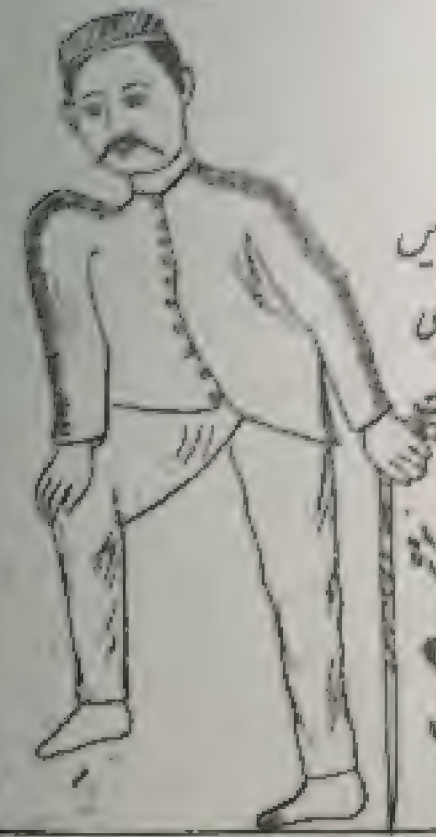


بہرا آدمی

یہ اس لئے بہرا ہوا کہ اس نے اندہ
کی طرح اپنی قوت ماسد کو بے بسا
نیچ کیا

لنگڑا آدمی

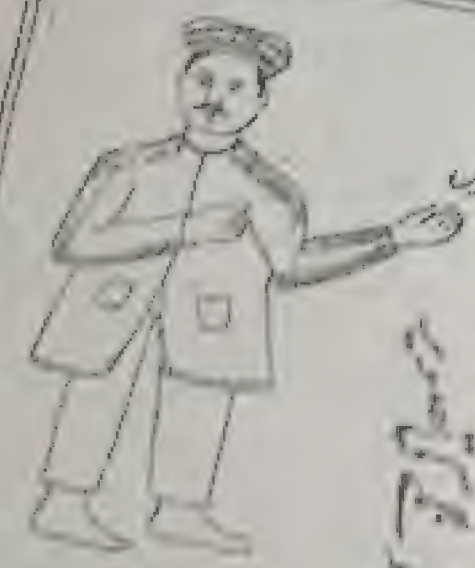
یہ ایسے لنگڑا ہو گیا کہ پچھلے جنم میں
ٹانگوں سے بے جا کام کیا اور مہی
سہی شکتی اب ختم ہوتے ہیں وقت
پر ٹانگ ٹوٹ گئی



لنگڑے کی تصویر

گونگا آدمی

یہ اس لئے گونگا ہوا کہ پچھلے جنم میں
بے جا الفاظ بکھارا



گونگے کی تصویر

ہرن



یہ اس بے ہن ہو کہ کچھلے جنم میں یہ فگن چار ہنری وغیرہ کہ بہت چلتا
تھا غرضیکہ یہ خواہش اس کی بے حد زبردست ہو گئی جس کا نتیجہ یہ
دیکر یہ کچھلے جنم میں بہت چالاک و تیز چل تھا یا یہ کہ کبھی ایک ہنری کو اپنے
کرتا کبھی دوسری کو اور ہنری اور چوٹوں سے خوشبو کھینچنے کی خواہش کرتا
جس کے سبب اس میں خوشبودار نافہ ہوا۔

اونٹ

درختوں سے نیچے گذرتے وقت اس کو ہر وقت خواہش ہوتی کہ فگن
اگر میں اونچا ہوتا تو اس درخت کو چھو لیتا۔ پس خواہش بہت جنم تک
سیدہ ہوتے ہوتے اور بڑے بڑے وہ اونچا ہوا مگر ساتھ ہی اس کا خیال
ہوا کہ اونچا ہو کر سیوہ جات میں نہ ڈال لوں



یہ بدلی ہو چلا پوئی اور ہنری گئی جوں جوں خواہش ترقی کرتی
گئی گیا ہونا گیا جب اس کی لبائی کی حد ختم ہو چکی تو رانا کا اب اور ہی
شکل کا ہے یا۔ لیکن گردن کو بھینچتی تھی کہ اس خیال سے لبائی کا
قفا اونٹ بیٹھ کر پانی پیتا۔ اور کچھ کی تا کہ وہ جو ہمہ اوستا ایکس میں ہوتا
تھا اس کی گردن زبردست بڑھ سکتی پس اونٹ کو ہر روز تکلیف ہوتی
اور اس کی دلی خواہش ہوتی کہ اگر میری گردن ایسی بھجائے تو خوب ہو
تو نیک آہستہ آہستہ یہ خیال جنم بعد جنم بدھش پہ آگیا۔ اور موجودہ شکل تک
اور تبدیل ہو گیا۔ اور نہایت آگئی پاؤں اس کے چوڑے سر پہایت پر چلنے
کے لیے ہوتے لیکن بدھ گیتان میں پانی نہ پلنے کے بیان کیا۔
آخر پیاں مٹنے سے اس کی پر کرتی یعنی خیمہ میں پانی کم پینے
کی خواہش ہو گئی۔



۱۲۱

اہل ہندو مانتے ہیں کہ گیش جس ہاتھی کے چہرے کی شکل کا ہے وہ گیش
اور میل یا مٹی سے دیاتے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہاتھی میں
پر تقویٰ کی صفت بہت ہے یعنی مولا ہے۔ جنگل کا دیوتا ہے اس کو آنکھیں
بہت باریک ملی ہیں۔ کیونکہ پہلے جب اس کی آنکھیں سمجھ کے برابر ہوتی اور
تھیں تو وہ جانوروں کو دور سے دیکھ کر ان کو ٹکٹیف دینے کے لئے دوزخ
تھا اور بہت ہنکار کرتا تھا۔ ہاتھیوں کے راجہ گجک بڑا مشہور ہے
کہ وہ خدا کو نہیں مانتا تھا۔ لیکن پھر نے اس کے بے جا جوش اور بے جا
انحصار کو دیکھ کر مہدیا کا خلل انداز جان کر اس کی آنکھیں باریک کر دیں



یہ خولہ صورت جانور شکل تبدیل کرتے کرتے جب خرگوش کے نام سے ہوا
یعنی گدھے جیسے کان دار جانور معلوم ہوتا ہے کہ گدھا اس سے پہلے اپنی

خود برکات

۱۷۲

پہلے لگتی ہے اور جہاں بدستارہ جا تا ہے جو زگرم ہے خوشام آئے
مستدل ہے ہو جس کی دلی پیدا ہونے لگتی ہے جو مستدل ہے اور
تائید بھی تو یہی کہ اس کے سبب وہی تاثیر ہمیشہ رہتی ہے بیش
کا اثر زیادہ رہتا ہے کسی دشمن سے ہوتی ہیں مثلاً کشمیر یا سرزمین جہاں
سید علیا توں کی دشمنی سے لوگوں کا جنگ سفید اور گھٹنی چنے والوں
سفید رنگ کا پانی زیادہ ہے۔ غرض وغیرہ

غلیاں کا پانی زیادہ بہت دھو کر
 سفید رنگ کا پانی زیادہ بہت دھو کر
 اس طرح کی ہمیشہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کے علاوہ
 کونے والے پتے جاتے ہیں اگر ایک ہی شخص ایک پوری سیدنی کو دیکھ لے
 تو پتہ معلوم ہو کہ کیا معاملہ ہے لوگ دہرم کا عقیدہ ہے کہ دنیا تر گنی جس
 حالت میں اب ہے اس طرح پہلے کیسی بدشع ۱۰ اور نہ ہوگی دنیا کی اور
 ایک مفروضے کی حقیقت اور اصل دو لمحوں میں کیساں نہیں رہتی اگر
 یعنی کتوں کی یا سانپوں کی جتنی قسمیں پہلے تھیں اب نہیں ہیں۔ کم یا
 بیش ہیں اور آئندہ بھی کم یا بیش ہوتی جاویں گی۔ لوگ و ہری جو کر رہے
 کی بندن سے آزاد ہیں ان کا ذکر لوگ دہرم کی کتابوں میں ہم کر رہے
 اس وقت صرف ان لوگوں کا حال تحریر ہوتا ہے جو کریموں کے منجھے
 میں آئے ہوئے ہیں اور پھر آخر میں ایسے لوگوں کا حال چھیڑا جاتا ہے
 ہے جو صرف دل کی طبعی حالت یعنی من کو روح مانتے ہیں ایسے ہی
 لوگ رنگ و سورنگ کے قائل ہیں۔ ایسوں کو ان کی مختلف دلی خواہش
 یعنی کرم کے الوہاد مختلف سزا بہشت و دوزخ میں ملتی ہے۔ اچھے
 بڑے کام جو ہیں قسموں پر بانٹے گئے ہیں اسی سبب سے جو ہیں رنگ

ویرجیس سرگ ہیں۔ یہ دکھ و سکھ موت اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ
پیدا ہوتا ہے وہ فنا ہو جائے اور جب مقرر ہوتا ہے کہ کچھ دن کو چھوڑ کر
کام کرتے وقت اس کو مبارک کاشا سے دیکھ کر دیکھ کر کہتے ہیں
اس سے باز رہنے کی ضرورت ہے۔

دنیا کے تمام مذاہب میں سے جو اس خیال کے متعلق ہیں ایک
دو ایسے بھی ہیں جو اس سے بھی نئی طرح کا خیال رکھتے ہیں اور جو کہ
ہمیشہ کے لئے ایک علیحدہ یا جدا ہاتھ ہیں اور گتہ کو بھی دانی نہیں
ماتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ روح بڑے کاموں کا عوض اسی دنیا
میں پاتی ہے اور نیک کاموں کا بھی۔ مگر کوئی خاص نیک کام میں ہی
کے عوض روح اس جسم کثیف کو چھوڑ کر بہانہ میں ایللی ہی سپر
کرتی ہے اور بڑی خوش ہوتی ہے۔ مگر جس طرح اپنے موسم پر سب
درخت جھوٹ آتے ہیں۔ اسی طرح وہ روح سکھ ہو کر کرچر اسی
دنیا پر چڑھ لیتی ہے۔

مگر خیال چلے خیال سے بھی ہزار گنا خام ہے۔ کچھ نہ جب کتنی
سے بھی واپس آنا مانا گیا تو ایسی خراب شے کی تلاش ہی کیوں کی جائے
تجک یہ تو ہے کہ دنیا کے تمام موجودہ مذاہب کوئی حصہ کسی خیال کا لہجہ
ہیں اور کوئی کسی خیال کا دراصل جو جو ان کا خیال ہے وہ سچ ہو گا۔
اور ان کی روح ضرور ان خیال کے تابع رہ کر وہی کارروائی کرے گی کہ
سینکڑوں اصول اس خیال کی تائید کے لئے موجود ہوتے ہیں جن کی سوا
کوشش روح کو گھیر کر رہی ہی جگہ اور حالت نصیب کرتی ہے پس اگر
آپ ان خام خیالوں سے اپنے کو آواگون سے بچا کر دائمی سکھ چاہتے ہیں

تو گدہ ہم کی شرم میں دنیاوی سکھوں کے گردنوں پر سوار
خدا آئے اس سکھ علم کے ایک لمحہ کے برابر بھی نہیں ہیں دنیاوی
سکھ بھی کیسے کہیں سے ہوتے ہیں شہر شہوت کی لذت کہ اس وقت میں
دل کیسے چاہتا ہے اگر ایسا نہ ہو ہرگز آئندہ حاصل نہ ہو۔ راک و لکھ کے
ذات بھی قلب استہر کرنے سے لذت آتی ہے طرہ طرہ کوئی مذہب
انتیار کرنے یا کسی میں پیدا ہونے سے بشرطیکہ اخلاق چھیک نہ ہوں
کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور یہ اخلاق سنوارنے کے لئے
صرف جو اخلاق مذہب ہیں ان کے لئے ایک بڑی بھاری میعاد چاہئے
اور وہ بھی فطرتی معاملہ ہوتا ہے کہ اس بھاری میعاد میں کہیں کشتی

بجھ جائے یا نہ ہو جائے پتا نہ چلتا۔
پس لوگ دہرم ایک ایسا پراچین اور قدیم مذہب ہے کہ جو ہمیشہ
سے لوگوں کے دلوں میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے جس کی پیروی کے ہی
مذہب کو چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ خود بخود نظارہ ہوتے ہی
کام سدہ ہو جاتا ہے اور صرف ایک لوگ دہرم ہی کے پائے سے اخلاقی
دنیائیں ان کی آن میں اعلیٰ ترقی ہو جاتی ہے۔
ہمارے مطلب نہیں ہے کہ کسی مذہب کا تیاگ کر دیا کر کہ ناتھ کے
جو گروں کے گروہ کی طرح کان کٹاؤ۔ یا سیناسی جگر بھگواپنہو آپ
نوادہ کچھ خیال رکھتے ہوں ذرا ہمارے کئے پر بھی چلو۔ اور اس عالم گیر
مذہب کا بھی نظارہ کرو خود بخود خام خیالی دور ہوتی جاوے گی میں اس
لوگ دہرم کا بانی نہیں ہوں بلکہ اس مذہب کے رکن پر گٹ کرنے والا ہوں
میں لوگ پر میرے ہاتھ سے اس کا پرچار ہو گا تھا۔ بس میرے ہی قلب پر

ہدایات و رموز ہر نامی میں ہیں سے بعض شائع کر دیں ایک دفعہ کو نہ
اس کے پوشیدہ عقلی اصول اور نظارے آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ انہی ملکوں
میں ہیں۔

اپنی کہوں میں کس کو رسے سنتا نہیں ہے کوئی

اکتوبر ۱۹۰۳ء

سوامی دیال

چتر نتر نتر

دنیا میں اگر کوئی ایسا ہو جس کا نگاہ کر کے، لیکن تو جنت نتر نتر
سے بے شمار مال اس کو نظر آویں گے۔ اور کروڑوں کتاب اس علم پر لکھی
ہوں گی نگاہ سے گزریں گی۔ ہم یہ ہرگز نہیں مانتے کہ سب عامل بے ہوش
ہوں گی نگاہ سے گزریں گی۔ بلکہ یہ مانیں گے کہ جو کچھ سچ کے ساتھ اور سچ
اسب کتاب میں ہوئی ہیں۔ ہاں سچ کو سچ کوئی نہ مانا اور جھوٹ کو جھوٹ
جھوٹ کے ساتھ ہمیشہ۔ ہاں سچ کو سچ کوئی نہ مانا اور جھوٹ کو جھوٹ
کوئی نہ مانا اس طرح دونوں کی طرف باطل تو یہ نہ ہوں اور کوئی انکو یاد کرنا
اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جھوٹے عامل اور کتابیں
بہت ہیں جس طرح دنیا میں عامل شریعہ جو سچ کر رہے ہیں۔ سب نام کر رہے
ہیں اور لوگوں کا وقت اور رہتہ پہ برباد کر رہے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ
عالموں کی کتابوں سے ملک بھر میں شور مچا کر رہا ہے۔ لوگ دیرانے
اور پاگل ہو گئے ہیں وقت اور روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ یہ ہم صاف
کہتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی جنت نتر نتر نہ ہوگا۔ سب ملک کہ عامل لوگ
روپیہ سے واقف نہ ہوگا اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ نصف سے زیادہ ملک
بعض وقت سارے کی ساری طاقت عامل کی اپنی ہی ہوتی ہے جو ملک
سے پیدا ہو کر کام کرتی ہے۔ سانبری نتر۔ لونا چار کی اور دوا بر و طیرہ کے
ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا مطلب ہی کچھ نہیں بتا۔ اور بائبل تو ٹی پیوٹی
عبارت ہوتی ہے تو بھی بعض وقت وہ تیر مہینے ہوتے ہیں ان کی بات
مشہور ہے کہ ان کے عاملوں نے بے شمار چل چھینچا ان کو مسر اور کرنا
ہے اور مدت لائنہا ملک ان کا آورا یا متناطیس اس میں بھری رہیگی۔

مگر ناظرین کو جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہوسکتے ہیں نیز ہرگز دوا کی
واقفیت کے حامل کامیاب نہ ہوگا۔ بعض منتر لکھنے والے ہیں کہ وہ جس کو دیکھنا
اور پر مطلب مگر سحر اثر نہیں ہیں۔ ایسے منٹروں کے لئے بھی یوگ و دیا کی دوا
کو سخت ضرورت ہے۔ بعض پاجین اور قدیم منتر جنہ اور منٹروں کی حاجت امر
ہو رہی ہے کہ یہ شوچی نے یا ان کے موبہ سے لگدو سے کرنا نہیں ہے اثر کرنا
نہیں ممکن یہ جاہلوں کی باتیں ہیں صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے سابقہ کی
بنسبت توجہ کھل تعلقات زیادہ ہو گئے۔ بول چال کے الفاظ زیادہ ہیں۔

رہنما دیں اور معلومات بے شمار بڑھ گئے ہیں جس کے سبب انسانی دل بڑھ
سو ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ پہلے جیسی بے تعلقی اور جھگڑا دین گوشہ نشینی
اور جھجھکیوں کا پاس نہیں رہا۔ لہذا وہ نہیں چلتے اور نیز عالم برعکس
اور بڑے خیالات کے اور یوگ و دیا سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو نا کامیابی
کی صورت میں ان کو بے اثر اور لکیر سے ہوئے یعنی رومی کیے ہوئے مانتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا بیان ہے کہ شوچی ہمارا ج جو دن رات یوگ سادھی میں
گورہتے تھے۔ بیدار ہو کر پارٹی اپنی استری سے شغل کیا کرتے تھے اور
پرسادھی کھلنے پر کوئی نہ کوئی نیا علم منتر یا منتر پارٹی کو خوش کرنے کے
لئے دکھلایا کرتے تھے۔ جب زمانہ بدلے بدلتے بہتے گناہوں سے آلودہ
ہو گیا۔ بقول "ہر کما سے راز و اسے"۔ اس وقت سے کل جگ کی بنیاد

تاکم جوئی تب پارٹی نے کہا۔ اسے سوامی اگر یہ منتر و منتر اور منتر اس
کل جگ میں بھی با اثر ہے تو آلودہ دل لوگ ایک دوسرے کو سخت تکلیف
دیا کریں گے۔ واجب ہے کہ یہ بے اثر کیے جاویں۔ تب یوگی کال نے
سب کو بے اثر کر دیا۔



جس کو بتیے کے بخاری داری ہو اور جب تیسری بار ہی آوے۔ تو تم صبح
سوربہ اپنے دائیں آنکھ میں سرسڑال کو دیکھو۔ کسی کی منہ دیکھا ہو یا
رو کی بچا سنے کے ایک سنے کو لیپن دے دو بخار اس دن چھوٹ جائیگا۔
دیکھو ایک اور پد ہوگا کہ اس کو ایک چورات کی طرف سے جاؤت آتے
کسی سے بولو اور نہ جاتے اور نہ آتے دیکھو اور نہ جاتے اور اوپر کو چھ
رات میں دیکھو بخار جاتا ہے گا۔ اوپر کو دیکھو یا میں بھی ہاں کہتے ہو۔

عورت یا مرد کا خون چلانا

لائق اور ایسا انداز آدمی کو چاہئے کہ ہرگز کسی کو تکلیف نہ دیوے صرف
ایک بار آزمائیوے اور جب امتحان ہو گیا۔ تو اور عمل کرنے اور آزمائیوے
پر کرنا نہ ہے بہت جلدی پردہ اٹھ جاوے گا اور جلوہ خاص نظر آوے گا
کیونکہ تمام طریقوں سے زبردست یہی طریقہ ہے کہ جس سے فوراً دل میں سکین
پڑتا ہے

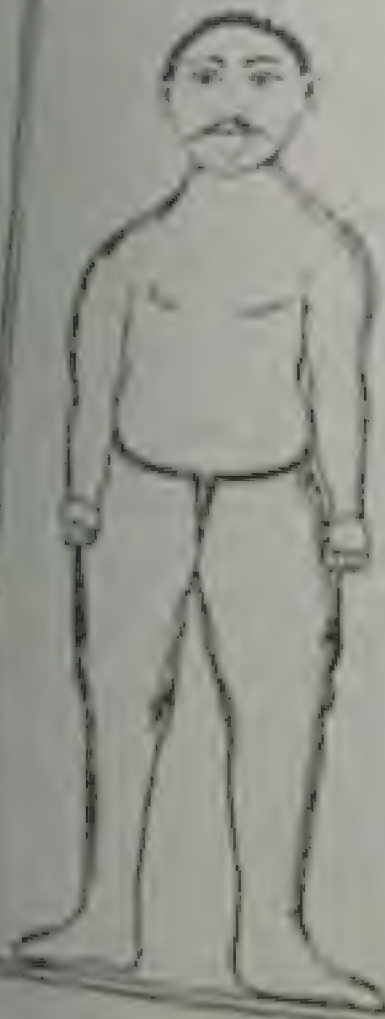


دہنو آویں۔ ماما چاکو آویں۔ یوں پانی کو آویں۔ چند سورج کو آویں
تری کارے۔ تری کزورے۔ تری گنگر و نہارے برنگے۔ بت تھے
جنہ تھے ایک پھول بنے ایک پھول روئے۔ ہماری بدہی تب چھوڑ

مگر ہم دوبارہ تحریر کرتے ہیں کہ مسئلہ ان کا گھر منت بہت دراصل اس
 اور جاہل۔ راج پوگ سوسائٹی حسن ابدال اگرچہ ہندوستان کے مندرجہ
 نہیں ہے۔ ہندوستان کے شمال مغربی گوشہ پر گوہ ہمالیہ کے واسطے
 کو جس نے اپنے اصول پھیلانے میں پوری ترقی کر رہی ہے اس کی منت
 ہے کہ یہ گم شدہ علم دوبارہ اسی طرح ترقی کرے جس طرح پہلے ترقی کر چکا
 اور ہر جگہ پکے اور لائق عامل پیدا ہوں اور ہتر ہتر اور ہتر ہتر ہتر ہتر
 کے منکر وں کو دانت شکن جواب دیوے۔ بس میں لینے یہ سوسائٹی مندرجہ
 ہوئی تھی اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ کامیابی حاصل کر لی ہے
 اور ہندوستان کے ہر قصبہ و شہر میں اس کے ممبر موجود ہیں ایک دوسرے
 کو اپنا حال کہنے کی اجازت نہیں ہے لہذا ظاہری شہرت کم ہے۔
 عنقریب اس سوسائٹی کے میر اپنی مقناطیسی روشنی کی چمک سے دنیا
 کی آنکھیں چند ہیادیں گے۔ اب چند موثر تحفے و ہج ہوتے ہیں بلکہ
 اپنے ناظرین پر ہم یہ بھی روشن کرنا چاہتے ہیں کہ ہر ایک منتر کا جنتر اور منتر
 بھی ہوتا ہے۔ منتر کا جنتر اور منتر تینوں ایک ذات ہیں۔ بحساب کیرلی منتر
 سے جنتر بنایا گیا ہے اور جنتر سے منتر بعض دفعہ اکیلے بھی خوب چلتے ہیں
 مگر اگر عامل کو ایک ہی عمل کرنے کے وقت اپنا سادھن کی تینوں شاخیں
 معلوم ہو جائیں تو بس کامیابی ہی کامیابی ہے۔ چند ہویں کا جنتر ہمو
 بہت لوگوں نے سدہ کیا ہوا ہوتا ہے۔ جو سوا لاکھ کرنا پڑتا ہے۔
 لیکن عمدہ طور سے ہر کام اسی سے چلے گا جس کو اس جنتر کے منتر
 (جو قانون کے متعلق ہیں) اور اس کے منتر سے واقفیت ہے اب کچھ
 اصل تحریر کیا جاتا ہے

جب گرجان مائی کا نازہ لوستے۔ پھر سے پھر سے ہمارے تیرا باب پتر سے
 ہری اور ہویٹ میں ملے۔
 دتار کے دن ایک چھوٹا ماش کریں اور ایک لوستے کی قبضی سے اس کا
 ایک لوستے سے سمیت کاٹ لیں۔ اور اسی آیت اور اس کو ایک چھوٹی سی لوستہ
 کی ڈولی میں ڈالیں اور ڈولی کاٹنے سے بند کر دیں بر لب دریا جا کر اول ڈولیا
 کو خوب دھو چھ کریں اور سات بار ڈولیا پر منتر پڑھنے کی تیاری کریں اور فوراً ڈولیا
 سمیت منکر یا بر محل آویں اور کیرا بدن پر رہے اسی سمیت سات بار منتر پڑھا
 کر یا چھوٹے جادویں اور ڈولیا کو منھ پر لگا کر رکھ دیں۔
اطلاع ضروری۔ اول ایک ہزار منتر چپ کر درو زبان کرنا چاہئے
 اور اگر کچھ پید نہ ہو سکے تو کسی دن خود پکڑو۔ ایک ہنگامہ چپ کرنا (تھا)
 کے دن دہائی کر دینا وقت سخت ضروری ہے۔ اس سے مطالبہ ہے کہ پشیا ب
 بھی چپ کرنا سکتے ہیں اب تم گناہ رکھو کہ تم سے مطالبہ ہے کہ پشیا ب کی جگہ جا کر ڈولیا
 لیا ہے خواہ وہ ہو خواہ عورت تم چپ چپ اس کی پشیا ب کی جگہ جا کر ڈولیا
 سے ڈنگ نکالو اور اس گیلی جگہ ہاتھ سے زرا سا گڑا پھوڑ کر ڈنگ کو سیدھا کال
 در اس طرح کہ سب ڈنگ زمین میں چپ چپ چار سے اور سوا ڈنگ کی آسمان کی
 طرف ہو پس آدہر تم دفن کرو گے اور ادھر اس کی جائے پشیا ب میں ایسا
 درو ہو گا کہ اس نازک جگہ کو چھوئے گا تو کھایا ہے اور زہر نکلیت ہوگی
 اور خون جاری ہو جاوے گا پھر چپ چپ ہو وہ مطلب نکالو جب تکلیف دو۔
 کرنی ہو اور خون بند کرنا چاہو۔ چپ چپ جا کر ڈنگ نکال لو اور اسکو ڈولیا
 میں بند کر لو آرام ہو جاوے گا یہ ہمیشہ کے لیے کام آئے گا جب چاہو
 لطف اٹھاؤ۔

کے قاب میں لاسے کا ذکر کیا جاتا ہے۔
 اول تو آپ ایک بگڑا درخت تلاش کریں جو شہر سے کچھ دور ہو
 اور کھلی جگہ پر ایک دن صبح گرامہ پیر تیوار وار ہو پونت رات رات
 کے پاس بیٹھا ہو کہ تم کو قاب میں لایا جاوے گا یعنی منہ اول سے
 کی دھکے پاس آنا کر جئے او اس کے بعد ہر شام کے سوا سب کو یہ کہہ
 کے پاس جانا ہوگا پڑنا وغیرہ کچھ نہیں ہوگا پر کسے گزرا کا شہر اور جگہ تو یہاں
 کارکن کا سنا سا ملو ایسا کر کاو اس کو یکے کے پتے پر کلک نہ رہے
 جاؤ اور پانی کی ایک گڑوی پاتھ میں سے جاؤ اور درخت سے ٹھہری نہ
 اور رتی چھو اور اس پانی سے جائے



خاص صاف کرو جو پانی گڑوی میں
 پئے اس کو اٹھا لو اور درخت کی طرف
 روانہ ہو جاؤ اور پچھلے نہیں ہوگا
 اور جب درخت کے پتے آجاؤ اس سے
 کے پتے کو درخت کی جڑ میں رکھ کر
 اس کے اوپر پانی ڈالو اور چپ چاپ
 بیٹھ بیٹھے دیکھنے کے اپنے گھر واپس
 آجاؤ اور اگر کوئی بلاوے بولناست
 اور اس سادھن کا کسی سے ذکر نہ کرنا
 ہمارا ایک دوست سندھ شام میں
 راولپنڈی شہر میں شاہ بودیہ راج کے
 مندر کے پر جاری رہ چکے ہیں انہوں

نے اور پانی میں چھلنے کے واسطے کھڑکیوں کو بند کرنا
 اور اس کے گے تو یہ کہ اگر وہ چھلنا چاہے تو
 میں کر ایک کارکن تھا یا وہ کسی کے لئے نہ تھی نہ اس کے
 سادھن سمجھت کیا اگر کوئی کہہ کہ کوئی شہر سے لیا کہ پتہ

ستارہ بر پا کرنا

میں جگہ پر پتے کے رات کے پتے ہو کر ہر روز پانی میں
 میں اس جگہ کی نشی سے یہ کہ درخت میں پانی سے گھس جائے
 ستارہ بر پا ہوئے

صلح کرانی

یہ وہاں تھا کہ پتوں میں جگہ سمجھا پتے کے اندر سے اس جگہ کی
 نشی داخل گمن ہو کر کے آو میں جگہ آو میں پانی سے پتے کا کسی جگہ
 پر اس گھر میں چھلک ہو کر چاندی کا شہر میں پانی سے پتے کا کسی جگہ
 پر پتے سے امن ہو جاوے گا۔

سہ یوگی

بادا تیوار ملنے رہا یا وغیرہ جن لوگوں کو اب تک یوگ سہ یوگ اور سہ
 سے واسطہ ہی نہیں پڑا اگر پڑا ہے تو یہ کہ باز کالوں کے ہتھکڑیوں
 سے کاہن کئے ہوئے ہیں بے شک اس علم سے سکھیں اور ایسا
 ملک اس میں ایک خود ایک ہم کو چھلکے ہو چھلکے ہوئے ہیں۔

معدنیہ

بیدار ہو گئی اور سوال کیا کہ میری داوی کہاں ہے، لیکن اس کی داوی مرد سے مرعوب تھی۔ اس کو مانو گے یا نہ

مشہور جوگی بابا جو تحصیل فتح جنگ اور چند ہی گھیب میں لوگوں کو اوروں سے لیکھتے نظر آتے اور مردوں کو عجیب جھڑپ دیکھتے تھے۔ ان کے بارہ بیٹے تھے جن میں جیتے جاگتے سما وہی لے چکے ہیں۔ اور دوسرا وہاں ان ہی کے ہاتھ مشہور ہیں پھر دوبارہ اس ملک میں نہ گئے اور پھر اسی طرح سب کے ساتھ لے لی۔ اس کو مانو گے یا نہ

غلام جموں میں ایک شہر جھوٹا سا میر پور ہے۔ وہاں ایک زمین دیو رہتے ہیں ان کا نام کی کوئی ضرورت نہیں جس کی مرضی ہو جا کر غلامات کر لیتے ہیں جو کسی کو تماشہ دکھانا چاہتے ہیں تو کوئی سرسوں پر کچھ عمل کر کے کسی گھڑی یا گھڑی گھر میں بٹھاتے ہیں اور سرسوں پینگی اور اس میں سخت جنگ ہو جیسا کہ وہ نکالی شجادے جنگ فتح نہیں ہوتی یہ مانو گے یا نہ

کا نگڑہ میں ایک برہمن دیوتا سا پنوں کا منتر اور صل جانتے ہیں اور وہ منتر پانچ چاروں طرف پھونکتے ہیں۔ پھونکتے ہی چاروں طرف سے سانپ ہر قسم کے دوڑتے آتے ہیں اور جو تماشہ دیکھنے والے ہوتے ہیں ان کو ضرر نہیں یہ مانو گے یا نہ

مظفر آباد میں ایک سنیاسی ہمارا جھاتا مانو اس رکھتے ہیں جب ان کی مہج ہو ایک کرشمہ دکھلایا کرتے ہیں بڑے بڑے منشی بالو اور اہل کار اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ ہمارا جہاں کر پا کر وہیں آسمان کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں کہ آؤ ہاں طرح طرح کے کھاتے کھاتے اور دیگر دانتوں کے بیہجات کرنے لگتے ہیں۔ اسی سمت کی سولہویں وینہ ہویں لہذا کہ ہمارے ایک

معدنیہ

دوسرے من شہر جھوٹا سا ہواقی کا شمس اور گیبو کرنے کا اس سے بڑا کہ کوئی جزئیہ نہیں ہے۔ وہ لگ جویہ کیا کرتے ہیں کہ ہم ہاتھ ہیں۔ یا ہمارا من شہر ہے یا دل کیو ہے۔ آریں اور آزمائیں۔ ہاتھ نکالیں کو آریہ کیا خود بخود حاصل ہوا جاوے گا اور دوسرے لوگ جو کسی غیر کو ہاتھ مان پیٹے ہوں اس جانتا ہے یہ کرشمہ ضرور کردار میں اور سمجھ لیں کہ پانچویں ہے اس کا من پینچل ہے اور سے سوانگ بنایا ہے یا حیوانوں کی عقل رکھتا ہے ہمارے ملک کی یہ بھی لکھ غلطی ہے کہ جو حیوانوں کی عقل رکھتا ہو یعنی جڑ ہو۔ اس کو ہاتھ مانٹے لگتے ہیں خدمت اس کی ہونی چاہئے جو چیتن دماغ کا ہوا اور تمام خیالات رکھتے ہوں ایسا شخص جن پر ہریان ہوا اس کا پیرا پار ہو جاتا ہے۔ آج کل بہت سے جڑ بوجی والے ملک میں پھرتے ہیں ان کو نہ تو دشتے یعنی گناہ کرنے کی طاقت حاصل ہے اور دین کرنے کی اور خیالات دماغ سوچ دھچکا کا مانو نہیں رکھتے ایسوں کی پوجا کرنی ایسی جیسے پھانہ پر پھول چڑھانے اور اس کی پوجا کرنی خیر سب کا امتحان اس سادہ میں ہو سکتا ہے۔

خواجہ جنگل ہو خواہ میدان یا مکان ہو۔ آسن مار کر بیچ جاو اور گل داؤدی کا پودا جو تم نے ایک گلاب میں پتیر لگا رکھا ہے اپنے سامنے رکھو اور منگی بلانگی کے ایک پھول کی طرف دیکھنا شروع کرو اور خواہش کرو کہ پھول خشک ہو جاو۔ اور تمہارے مقابلے سے آتش پیدا ہو کر پھول کو تھپس دلوے جیسے ایک ہفتہ میں کامیاب ہوتے ہیں بعضے دو ہفتہ اور کئی تو دو بلکہ ایک ہی دن میں پورے آترے میں کر کے دیکھو اس سادہ میں کے حامل کو عجیب طاقت حاصل ہو جاتی ہے پہلے چاروں سادہ پنوں کا خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔

نوٹ خواہ پر کسی پھیل کا ہو لیکن کل رات وہی کا اس کام کے لیے فوراً
بہتر ہے اور خواہ وہ زمین میں لگا ہوا ہو تم اس کے پاس اس جوار

پہلوان بننے اور عمر بڑھانے کا عمل

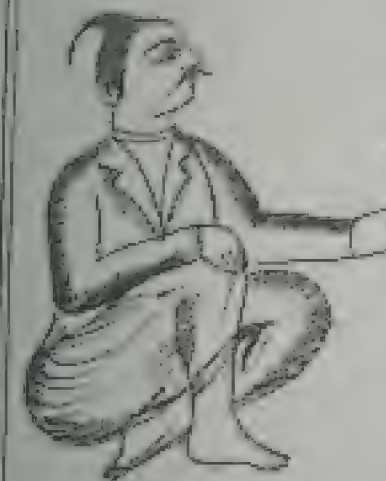


جنس عمل ایسے ہیں کہ ان کو تحریر کرتے ہوئے ہم خود کا پتہ نہ لکھیں
وہ اس وجہ سے کہ شاید کوئی بد چلن ان کا برا استعمال کر کے ہم کو بھی
وہیں نہ لکھ کر دیوے وہ ایسے ایسے اعمال و عملیات کا مجموعہ ہے

یہ عمل موجود ہے کہ اگرچہ یہ عمل کرنا آسان نہیں ہے اور اس میں کچھ عرصہ لگتا ہے
اس اور آپس میں ہاتھ دلا رہے ہیں گیت و دیبا کے پیچھے جہاں آتے ہیں کہ انسان
اگر ایک لائق ہے چند دنوں ہاتھ دلا رہے ہیں گیت و دیبا کے پیچھے جہاں آتے ہیں کہ انسان
ہوتے ہی کوڑوں و درجہ جلاوٹے یعنی مقناطیس کا مس جسم دل و دماغ سے
متصل کر دیتے ہیں اللہ کے وسیع لائق میں آئے گی اور اس سے بائیں آتے ہیں
ہر کچھ اپنے مقام پر آجیاد سے کی اور ہر دماغ سے دور مشورہ کر دے گی
فرشتہ نور میں کوئی بارگاہ سے کی اور اس کی یہ رفتار چلی کی رفتار سے
کوئی لکنا یہ ہو گی کہ یہ کوئی بارگاہ سے کی اور اس کی یہ رفتار چلی کی رفتار سے
کلام کرنا ہے اس میں طاقت زیادہ ہوتی ہے اور ہر کام میں سب سے سبقت
لے جاتا ہے اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ تمام کلمات ہوتے ہیں مگر کو
بھی اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا حال بننا چاہے اور
مقناطیس کھینچنے کا عملی ہو تو وہ اس میں کام کرے یعنی ہمیشہ طریقہ اختیار کرے
کہ یہ عمل ہے اور اس کے لئے اولیٰ کو لے تو اس کو اپنا بایاں ہاتھ دیکر
اور اس رات اوڑھوں سے خود چڑھ جائے یا بایاں ہاتھ دیکر کہ اولیٰ اولیٰ تو
تکب و ان اور بدن کو خود دیکر معلوم ہو گی لیکن بہت آہستہ و سستی مقناطیس
یا کھینچنی ہو گی طاقت موافق آجیاد سے کی اور اس طرح کے سامان والے کے
یہ عمل نہ ہو کہ وہ خود راہیاریاں نہ استعمال کرے نیز اول ہی اولیٰ ہی
مقناطیس جس وقت دیکھیں تو ہم پڑے لیکن آخر کار اپنا گھر ضرور ہم میں بنا
نے کی اور اس کا عمل ہو جاتا ہے۔

سماوی لیتا یا سلف مسمریم

عمل میں پہننا نرم کے متعلق ہے
 نرم جسم خیم میں پہننا نرم کا خوب ذکر
 کریں گے اور محو حمد و ثناء اور تحریر
 کریں گے کیونکہ اس کے عالم کو مسمریم
 کی طرح اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی بہت
 ایک دوست بالکلند کا جو ہنس و خنک ہزار
 میں ریلو سے لوٹ آئیندگی کے کارکر
 ہیں خفا کیا تھا کہ ماسٹر شو روم صاحب
 بانی ہری پور نو اسی حال ملازم کشمیر خلیفہ



جنگل نے مانسہر میں آکر مارے دفتر میں بے شمار لوگوں کے ساتھ عجیب
 و غریب کرشمہ پہننا نرم کے دکھلائے۔ آپ پہننا نرم سو ساتھی کی لہجہ امریکہ سے
 تعلیم پاتے ہیں اور براہ راست خط و کتابت کر کے تھوڑے عرصہ میں خوب
 ترلی کر گئے ہیں اپنی طرف سے بھی اس شخص کی تعریف کرنے کے بغیر
 نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ چھوٹی ہی عمر میں اسے مسمریم میں بھی خوب ترقی کی تھی
 ہمارے سامنے قوی شکل انسان کو گرا سکتا تھا اور ایک بار ہم کو اطلاع دی
 - آدھ گھنٹہ کے بعد فلاں لڑکا سکول میں پہنچ سے گرجا دے گا ان یا ام
 میں یہ صاحب سکول ماسٹر تھے اور وہ لڑکا ان سے تعلیم پاتا تھا اگرچہ یہ شکم
 دن کی کل علیک لگائے ہوئے ایک جٹل بن بن گیا ہے۔ لیکن اس وقت

تیسک عین وقت پہنچنے سے پہلے چارہ اند بیوتس ہو گیا حالانکہ سکول اور
 سکول ماسٹر کے گھر کا فاصلہ پانچ سو قدم کا تھا۔ اچھا ہم اقرار کرتے ہیں کہ غرض
 حصہ خیم میں مختل ذکر کریں گے تاہم منظر میں ہے
 آپ بوقت رات ایک دیانت جگہ پر اپنا آسن چادیں مگر یاد رہے کہ مکان
 کھلا یعنی میدان یا جنگل نہ ہو۔ بلکہ تھارے سوئے کا مکان ہو۔ تمام لباس
 انار و صورت گڈی یا روئی نو پنی سر پر رہے اور سوئے کے پٹے تمام لباس
 طیار جو تم خیالات سے پاک ہو چاہو تو پی کی چوٹی (پیش) کو یا پکڑی کے سر کے
 سرے کو ماتھے کی طرف سے آؤ اور تمام تر ٹیٹک پہنچاؤ اور دونوں آنکھیں
 کھول کر اوپر کی طرف موز واد اس کے سر کے کو ماتھے پر ٹکائی باورہ کر دیکھیں
 اول دن خوب گہری نیند آوے گی دوسرے دن اس سے زیادہ جلد ہی اکیان
 ایسا آویگا کہ تم بے ہوش ہو جاؤ گے اگر کوئی تم کو جگا دیکھا تم پر زبرد جاگ سکے
 اور بعض وقت اور سے ہوش ہوگی تو آنکو نہ کھول سکے بعض دفعہ کہتے کہتے
 دن بوش پڑے ہوئے جوں جوں تھک چکا ہوا ہو گئے تھی باتیں نمودار ہو گئی۔

موسمی مٹر

جس مطلوب کو تابع کرنا ہو۔ اول دو چار روز اس کے تصور جہانے کا
 ابھاس کریں جب تھو خوب سمجھنے لگے مطلوب کے تصور میں اپنے دونوں
 کان کی میل میسوں ناخنوں کی میل میسوں ناخن اور دونوں آنکھوں کی
 میل بدن کا کپڑا اور سر کے بال اور بدن کی میل اکٹھی کر کے گک میں خاکستر کریں
 اور کسی شے میں فکر مطلوب کو دکھلاویں فریضہ ہوگی اگر دیکھیں کہ تاثیر تھوڑی
 ہوتی ہے پھر ایسا کریں ضرورت تاثیر ہوگی۔

بسی کرن کا عمل



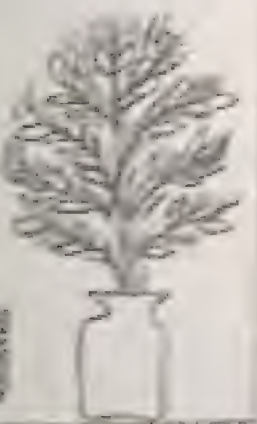
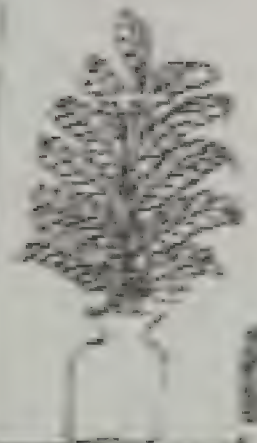
یہ تسخیر مطلوب کی اچھو بہ ترکیب ہے
 امید کہ ہر صاحب ایک بار ضرور کسی
 نہ کسی موقع پر اس کا امتحان کریں گے
 مگر یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی پیابے
 کہ خزانہ کرامات میں سے اٹھ کر چرے
 اور بسی کرن کا عمل صرف ایک بار پڑھا
 کر اس کے کمرے پر طیار ہو سکے اور
 عمل شروع کر دیا۔ اس طرح کے حال کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں کہ شاید اثر ہو یا
 نہ ہو ہاں ہمارے وہ ناظرین جو ہر چار حصوں کو بغور دیکھ اور سمجھ چکے ہوں اور
 چاروں سادھنیں جو ہر عمل کے لئے ضروری ہیں ملے کر چکے ہوں اور اچھی
 طرح اس کا امتحان کر چکے ہوں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضرور پیاب ہو سکے آپ
 مطلوب کے سر کے بال یا اس کے بدن یا سر کا تانہ مستعد کر لیں کسی طرح پیدا
 کریں اور اگر کسی اور کی معرفت یہ کام کروائیں تو اس کو سخت ہدایت کریں کہ وہ
 نہ کسی سے ذکر کرے اور نہ ہی اس کو بہت دیکھے اور نہ اس کو بہت بات
 لکھوے جب وہ اس کے ہاتھ میں آوے تو فوراً کاغذ میں لپیٹ کر اس
 کو پاس رکھ لے اور جہاں تک جلدی ہو دے وہ تمہارے پاس پہنچا دیو
 جب یہ شے تمہارے پاس پہنچے اور تم کو یقین ہو جائے کہ وہ واقعی
 شے نہیں ہے بلکہ شک مطلوب کی ہے تو تم اپنی چاروں مشغلوں کو یاد کر لیں

جس میں راستہ سے بال آئے ہیں اسی راستہ سے مقلد چلیں جاوے گی۔ مشافہ
 تمہارے ہاتھوں کو چھوٹی اور کاغذ سے ملتی تمہارے آدمی کے ہاتھ میں چار لگیں
 اور وہاں سے میں جس شے سے تعلق کیا اور جس پر راستہ سے بال آئے ہوتی
 ہوئی مطلوب کے سر کے سمانوں میں جاوے گی اور وہاں سے اس کے
 دل میں جگہ کر کے اس کو تمہاری طواغیش کے مطابق ترغیب دے گی
 لیکن اگر عامل اپنی کمال ہے تو فوراً امید ہے کہ مستعد بن کر کسی تعلق کے مستعد بنیں
 جاوے گی کہ اس کی ہم خود اسی قسم کا فائدہ استعمال میں لایا کرتے ہیں جو
 صاحب اس کو آزمادیا اگر وہ کیسے نہ ہونے کے سبب سمجھی اتفاقاً از کم ہوا
 تو بار بار کریں بہت تہا میں ضرور کامیابی ہوگی جب ایک بار کامیابی ہو گئی تو
 کسی کی کیا پروا ہے۔

تیلے کا بنجار اٹارنے کا تہمت

بھنگ

کاشانی



اول آنکھوں سے ٹھنکی بانہ ہر کسی شے میں اپنی شکل کی مانند مقلد جس جہت کی
مشق دوم ہاتھوں سے پاس کر کے کسی چیز میں اور داخل کرنے کا عمل سید ہل
کو کہیو کر کے اس کو جنبش دینے اور شگفتی خارج کرنے کے قابل بنانے کی مشق
چہارم اپنی مقلد طیس واپس لینے کی مشق

جب ایک بار ان چاروں کو اپنے دل میں دھڑا چکھو تو پانچویں مشق پر پہنچے
انہوں میں آئی ہے اس کو یاد کرو آپ ایک ایکے مکان میں جو خوشبو سے معطر ہو
کرتی پر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی مشق کے وہاں میں ایسے ہو جاؤ کہ وہاں کے
خیالات بھول جاویں پھر اپنے سامنے ایک شے جو تمہارے منہ کی

سید سے ایک دوا چننی چننی ہو رکھو اور مشق کے بال ایک نئی ڈبیا میں
بند کر جس کو تمہارے منہ کی طرف ایک سوڑا سا جو اب تم ایک سے
کی نئی اس میں پھینساؤ اور اس کی نئی کی دوسری طرف اپنے منہ میں سے رو
اٹکھیں بند کر لو اور اپنے مطلب کو چاہ دینی شروع کرو یعنی مطلوب ہمارے

مکان پر جلدی آجاوے جلدی آجاوے فریاد پریشان ہو کر مطلوب آجاوے
پریشان ہو کر آجاوے بھی یا دوسرے کہ کبھی ایک خیال کرتا اور کبھی دوسرا
اس طرح تا شریک کے بعد ہوتی ہے اگر صرف ایک ہی خیال ان چاروں سے

کیا جاوے تو جلدی کامیابی ہوتی ہے ہمارا تجربہ ہے کہ جب اس طرح کر کے
ٹھک جاؤ تو نلی کو اور ڈبیا کے ڈبکے کو پر سے رکھ دو اور ڈبیا اپنے بائیں
ہاتھ میں لے لو اور بالو پر پاس کر کے مقلد طیس بھراؤ اور ٹھنکی بانہ ہر شے کی

ہاتھ میں لے کر دوا در خیال کرتے جاؤ کہ ہماری مقلد طیس برسوں تک مطلوب
بھرنی شروع کر دو اور خیال کرتے جاؤ کہ ہماری جلدی ہم سے نکال کر مطلوب
کے اندر ہے اور ہرگز واپس در خارج نہ ہو اور جلدی جلدی ہم سے نکال کر مطلوب
میں چلی جاوے۔ پس اگر مقلد طیس معمولی یا ذرا سی آہستہ آہستہ نکلی تو

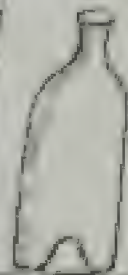
جب اپنے کو کسی اور کو شہ کی باری کا بنی رہا ہو تو تم اس کو اطلاع
دو کہ کل تمہارا علاج کرینگے اور آپ بات کو یاد رہیں جب ہر گز میں سو رہو اور
نظر نہ ہو کہ راستے میں کوئی بلا دیکھو۔ تم اپنے رستے سے آگے اور ایک گز کی
نلی یا قندیل سا گڑھا لے لو راستے میں کسی سے گفتگو نہ کرو اور جہاں تک
ہر گز کسی سے کی بات نہ ہو خواہ اس کر کے مت دیکھو جب تم کافی پانچ کے پانچ
پاس جاؤ جو نلی آکر اس کا ادب کرو اور گڑ کی نلی اس کی جڑ میں رکھو اور

اس کو گڑھ کو تم سے بڑا بناتے کا کام لیا جاوے گا اور اس کی زمین یا سات
کو خلیں گوئیں اور گڑ میں پیٹ کر ان کی گولیاں بنا کر لے آویں۔ آتے وقت
ایسی چپ چاپ آویں اور سویرے ہی بنا کر ایک گولی کھلو دیں اور گھنٹے کے

بعد دوسری اور پھر تیسری گولی بنا کر لے آویں۔ گولی ہر گز نہ آوے گی۔
دوسری تیسری جھنگ کی کچی بھنگ کو ڈھکی میں خوب باریک کھدائیں۔ جب
باریک ہو جاوے تو گڑ میں پیٹ کر رکھو چھوڑیں یہ گولی ہمیشہ کام دے گی اگر
سرد پانی سے کھلائی جائے اور گولی بھنگ میرے برابر چائی جائے پھر کو

ایک درخت کو دوا درم ان مرد کو تین کھلائی چاہے گریہ یا دوسرے کہ اپنے
سامنے گولی کھلاوے تاکہ از افشار ہو ہر گز ہر گز تیرے موڑ کی نہ رہے کہ اور بچوں
جناحے گا جو گڑھ کے سر سے بیٹنگ

ہر طرح کے بخار کا علاج بذریعہ دودھ



نیل بوتل

ایک نیلی بوتل بازار سے خریدو خواہ گاڑی
نیل جو خواہ نیلی اور تم بکلی میں مصفا پانی
دالو اور اس میں پانچ سات قطرے گائیے

پچھلے دورہ کے ڈاکو اس طرح کہ گچی لسی ہر صفت ذرا سا پانی کا رنگ دیا
ہو جاوے اب نیلا کا غذا ڈبے کی جگہ چسپاں کر کے بوتل کو نوڑ دیا
تک دھوپ سخت میں رہیں اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد بوتل کو پھراتے ہیں
اب وقت پورا ہو جائے تو سایہ پر لے آئیں جب ایک گھنٹہ گزر دیا دس گھنٹے
میں آل کو بیمار کو دیو میں چار چنگا بھلا ہو جاوے گا اور ہر گز گری نہ
سے قیصر ہو جاوے گی۔

پکھی مسان یا مسان جگنا

یوں تو بہت جگہ ہندوؤں اور نصیریوں نے بہت سے مسان
جگنائی ہوں گی۔ مگر پھاڑی علاقہ بمالیہ کے واسن میں دو عجیب و غریب
ہوتے ہیں جو دیکھنے پر بات ہے اور جیرانی آتی ہے ایک یوگی کسی
کاؤں میں جا نکلا۔ چند دن باس کیا۔ اتفاق سے ایک کنواری لڑکی وہاں
مر گئی۔ جب اس کو جلانے آئے تو رات کو یوگی وہاں پہنچا۔ ریاستوں پر
کڑا اس طرح کے فقیر بہت رہتے ہیں اور گریہ بھی ان سے ڈرتے ہیں
وہ اپنی طرف سے کئی طرح کا انتظام ان کی روک کا کرتے ہیں۔
چنانچہ مرگھٹ پر پہلے سے ہی چند جوان آدمی نگہبان تھے کہ شاید کوئی
سان کو چپٹن نہ کر ليوے اور ہمیشہ کے لئے اس کو اپنے تاج کر کے دکھ
دے۔ جب جوگی محل ترکیب کر چکا اور لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور فرمائے
کہ حکم کرو کیوں حاضر کیا ہے۔ اتنے میں فوراً نگہبان آپہنچے اور جوگی
پکڑ لیا اور خوب مارا۔ جوگی تو بھاگ گیا۔ مگر لڑکی کھڑکی کا دل تو دہست

تو دے۔ مگر یہ لڑکی نے ویسی ہی باتیں کہیں اور ان کے ساتھ محبت کر کے
لگی کر رہی تھی ہوں مجھ کو یہاں لے آئے تو اب وہ اس کو گھر کے لئے لے
واپس لے گئے لگی اور اس کی شادی بھی ہوئی دو لڑکے میں پیدا ہوئے
۱۸ جون ۱۹۱۸ کو ایک صاحبکار لگی کی لڑکی معلوم ہوا کہ وہ اب بھی زندہ
ہے اور وہ خود دیکھ آئے ہیں۔
اسی طرح کا ایک حادثہ ہے کہ جب جنہوں میں ایک ذات کول ہے
ہو چوتوں کے پر بہت ہوتے ہیں اور بڑے کرنا آتی اور سد ہوتے
ہیں ایک کول بہن نے ایک راجہ کی ماں کا سان جگا یا جب لودھ جگا
تو وہ بولی حکم کرو کیا کروں کول مہاراج نے کہا کہ راجہ کے گھر جا اور
راجہ کے گھر کر یا کرم ہو رہی تھی اور اس کی ماں بھانجلی اور کہنے لگی
کہ میں جیتی ہوں کہیں کر یا کرم کر رہے ہو سب ڈرے اور حیران چرے
تب راجہ نے مرگھٹ کی طرف آدمی دوڑائے۔ جا دیکھو کیا ماجرا ہو
جب راجہ کو معلوم ہوا کہ وہاں ایک برہمن کول بیٹا ہے اور کچھ شہرہ ہمارے
تب فوراً ننگے پاؤں وہاں دوڑا اور عرض کی کہ مہاراج اس طرح برا آدمی
میں ہمارے سخت بدنامی ہوگی ہماری عزت را کھئے۔ کول مہاراج نے کہا
کہ راجہ دس ہزار روپیہ دے تاکہ اس کا سرن کر دوں تب راجہ نے اسی
وقت دس ہزار کی پھیلی منگوا کر نذر کی۔ کول مہاراج نے اس کو وہیں ہمیشہ
کے لیے لین یعنی غائب کر دیا اور کہا کہ تم لوگ استیسان یعنی پھول چنے تک
چرواہے رہو۔ کہیں اب نظر نہ ملے گی لیکن یاد رہے کہ دہرم شانتی تک
سان جاگ سکتا ہے۔ بس اسی دن سے امیر لوگ دہرم شانتی تک نگہبان
بھڑانے لگے۔

شہر و ماہ جون مستند میں ایک ساتھ صاحب جو تھے تو میرا تو گھر سے
 مقرر تھے بڑے شوقین حسن ابدال میں آباد ہوئے کسی سے ہمارا
 ذکر ان سے کر دیا پھر تو خوب ملاقات ہوئی اور ہمیشہ کے لیے ملنے لگے
 ایک دوسرے کا خفقہ سا احوال بھی بیان کیا جن ایام میں وہ یہاں آئے
 تھے تھے ان کے ساتھ ایک ہمارا برہم چاری بھی رہتا تھا اور میری
 وغیرہ کا انتظام اسی برہم چاری کے سپرد تھا۔ اگرچہ برہم چاری ان کا ہمیشہ
 کا ساتھ نہ تھا صرف حسن ابدال میں ہی آکر واقفی ہوئی مگر تو بھی ناواقف
 ہی معلوم کرتا تھا کہ دونوں ہمیشہ کا ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک دن ایک کنوارا
 لڑکا مر گیا۔ ناتھ نے مسان جگہ سے کے لیے برہم چاری کو تیار کیا اور ترکیب
 بتائی لیکن ہم کو اس بات کی آگاہی نہ تھی جب مردہ چوک بازار میں پہنچا
 تو ہم نے ایک اپنے دلی دوست سے کہا کہ ہم مسان جگہ ناظر آگاہ سمجھتے
 ہیں ورنہ آج خوب موقع تھا۔ اس نے کہا گو سائیں جی آپ خاموش
 رہیں ایک شخص اب بھی مردہ کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں آرہا ہے اور
 صرف ایک دھوئی باندھی ہوئی ہے ایک جل کی گڑوی ہاتھ میں ہے
 اس میں ماش کی ثابت دال پڑی ہوئی ہے۔ برابر مقرر پڑتا جاتا ہے
 درمروے گے گے آگے چلتا ہوا ماش داس نے پھینکنا جاتا ہے ہم نے
 مانتا دیتا تب اس نے کہا کہ آپ خود سمجھ لیں میں اشارہ نہیں کرتا۔ کیونکہ
 اس نے صرف ہم کو ہمارا بنایا ہے تب ہم نے غور کر کے دیکھا اور آئندہ
 اس کی طرف نگہ کرتے گئے تو وہ گھرے توڑنے کی جگہ سے آگے
 بیٹھا اور مقرر پڑہ پڑہ کر ماش کے دلے گھرے توڑ کے مقام پر پھینکے
 جب مردہ وہاں آگیا تو وہ الگ کوٹے میں جا بیٹھا جب لوگ مردہ گھٹ

پہلے چلے جب اس نے وہاں سے ایک ٹھیکری نکالی لیکن کسی نے اس کو
 دیکھ لیا جب سب لوگ مرگھٹ پہنچ گئے تو پھر نے سب کو اکٹھا کر کے اس سے
 ٹھیکری برآمد کروائی اس کا بیان تھا کہ میں نے یہ اس واسطے نکالی
 ہے کہ ان کٹھن کردوں یعنی دریا میں ان کو پھینکنے سے جان سدہ
 نہ ہوگی بات دور تک پھیل گئی اور اس کی بہت بے عزتی ہوئی مگر یہ
 سبب برہنہ ہونے کے رحم دل ہندوؤں نے اس کو چھوڑ دیا یہ وقت
 رات چھ تھا تیار ہوا کہ میں خود عمل کرتا ہوں مگر جب اس نے سنا کہ
 سپرہ بیٹھ گیا خاموش رہا۔ دوسرے دن ناتھ نے برہم چاری کو کہا۔
 کہ اگر چوک سے پانچ دانے ماش کے لے آؤ تو جس کام ہو سکتا ہے
 مگر اس وقت چوک صاف ہو چکا تھا۔ غرضیکہ دیکھن ہو گیا۔ یہ اس واسطے
 لکھا گیا کہ ہر نام واسطے علم کے سچے عامل اب بھی موجود ہیں چونکہ دنیا
 کا زور بدی کی طرف زیادہ ہے اور دن بدن نئے نام کی بیاباں ایجاد
 ہوتی جاتی ہیں اور بد معاش نئی نئی سوچتے رہتے ہیں اسی واسطے
 ہمارے قلم یہ خواہش رکھتے ہوئے بھی کہ یہاں مسان جگہ نے کا قاعدہ
 اور پوری ٹھیک ٹھیک تجربہ شدہ ترکیب لکھی جاوے رک گئی ہے۔

تجربہ جوت اور سیلانی ٹوپی



جس دن کوئی ہندو مرد سے چپ چاپ مروتہ کے ساتھ ہو جاوے
 جب ہندو گھر سے توڑنے کی جگہ پہنچ جاوے تو کبھی چپ چاپ کھڑا رہے
 مطلب یہ تھا کہ وہ کسی کے ساتھ نہیں کر لے ہوگی جب ان کے گھر والی
 کا کام ہو جاوے یعنی گھرانے کی توڑ بگڑت کو داند ہو جاوے تو گھر والی
 کا گول سر یا گردن جو عموماً نہیں لٹکا کر کی ادنا بت رہتی ہے ساٹھا کر
 گریہ ضروری ہے کہ گھر سے کی گردن ثابت ہو اور غیر چھپے دیکھنے کے اور
 کسی کے ساتھ بولنے کے اپنے گھر کی طرف تباوین اور کورسے کھڑے
 میں لپیٹ کر رکھ چھپے ادا ایک آکر اور آدھیرے پتھر دیکھوئے ہونے کے ساتھ
 یکوہر شہر دور چلا جاوے جب شہر میں جاوے تو جوت ہو جاوے اور مانتے
 سے گھروں کی نظر آوے تو وہاں آکر پھر لپٹ کر چھپ جائے

کہ جو صاحبان چھپنے کے حصول میں مذکور تھا ہے وہی سالی اس کا ہے فرق
 سرت آتا ہوتا ہے کہ ایک پاؤ پر وہ خشک میں پار چار رتی سب اشیا
 لائی جاتی ہیں اور سیاہی سے اس کی خاص سے کویت ڈالنی ہوتی ہے
 تاکہ رنگ شیشہ کا خوب سیاہ ہو جاوے اور بھی خیال رکھنا ضروری ہے
 کہ ہر روز خشک محل نہ جاوے اس کو جلتی آگ پر ہرگز نہ رکھنا۔ بلکہ کوئل
 پر رکھنا ہوگا جب ہر روز چل جاوے تم پانی کی سب اشیا خوب
 پار ایک کر کے ڈال دو جب سب ڈالے سے ایک ذات ہو جاوے تو
 ایک پتیل کا یا روپے کا یا تانبے یا تین کا غرضیکہ جس طرح کا چاہیں
 تالی گھرنے کو اور اس کو ہموار چکر رکھ کر وہ لپکا ہوا مصالحہ اس میں
 ڈالیں اور سوکھنے دینے تک اسکو اسی ہموار بنا رہنے دیں۔
 لیکن یہ بھی یاد رہے کہ جوت گرم نہ ڈالیں ورنہ شیشہ صحنہ آدھیرے
 لپٹے لپٹے قائم ہو جاوے اور بہت ٹھنڈا بھی نہ ڈالیں ورنہ ہموار
 نہ ہوگا یہ وہی شیشہ ہے جس کی ترکیب سیکھنے کے لیے بڑے بڑے
 سادہ ہمارے پاس آئے اور شش بیکر ترکیب سیکھ کر گئے اور چھوٹی
 ہی عمر میں جبکہ شروع شروع میں ہم کو اس نادر علم کے سیکھنے کا شوق ہو تھا
 تو ایک سادہ ہو کے پاس دیکھا۔ جو سالی تھا اور بڑا بھاری تھا پانچ
 رکھتا تھا ہر جگہ آتے ہی تمام شہر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی رسولی
 کرنا تھا اور ان کی پوجا کر کے ان کو دکھنا بھی دیتا تھا۔ جلدی ہی
 ایک عورت کو اس کے ولڈ لائے کہ ہمارا ج اس کو کچڑ ہے
 جو اس کو تنگ کر لے ہے ہمارا ج نے اس کے خاندان کے
 ساتھ تم مقرر کی اور اس عورت کو کسی پر نچا کر شیشہ اسکے آگے

حصہ

لگا کر گھوڑوں کے سینگوں پر دیکھے و بیان کرتے ہی ایک گھوڑے سر پر
 ایک چھوٹا سا جھوٹا دکھائی دیا جب گھوڑے نزدیک آجاء سے تم جھپٹا کر
 اسکے سر سے ٹوپی اتار لو جب وہ دھڑک کر پھینکے آوے تمام زمین پر اور
 اس کے اوپر تلخ و پھینک دو پس وہ چھوٹے چمن سے لگ جادو سے گا
 اور تم کو سامنے نظر آوے گا جب تلخ و جلدی جلدی ختم کرے گا۔ پھر
 تمہاری طرف دوڑ کر آوے گا۔ خواہ کتنی دور چلے جاؤ تم بغل سے آؤ
 نکال کر اس کو دکھا دو پس وہ دیکھتے ہی بھاگ جادو سے گا اور پھر گز
 نہ آوے گا وہ لو پی تم پرقت عمل سر زمین لو تم کسی کو نظر نہ آوے جو سر
 پر کپڑا پہنکا وہ بھی نظر نہ آوے گا اور جو شے ہاتھ میں آٹھالو کے وہ شے
 بھی لوگوں کی نظر سے غائب ہو جاوے گی :-

جادو کا شیشہ

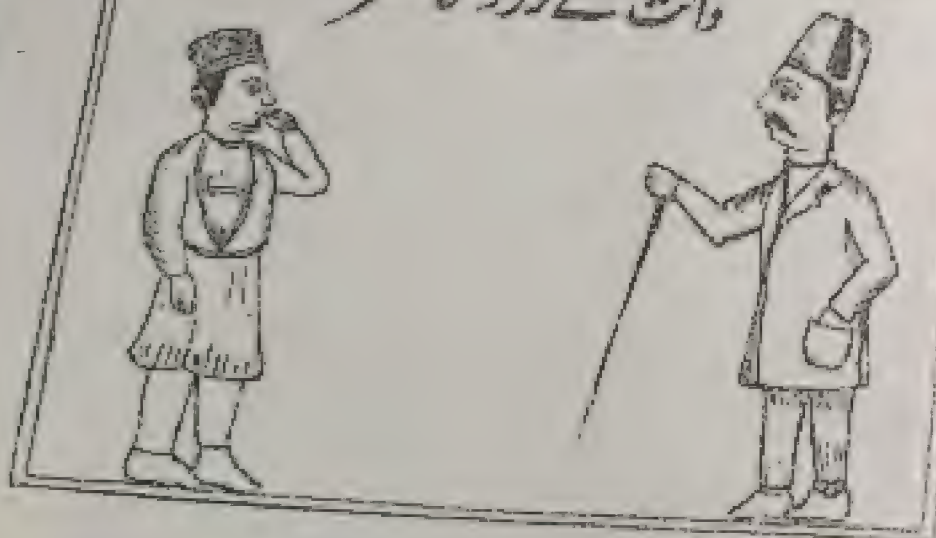
یہ بھی ہینا ٹرم کی ایک شاخ ہے۔ جادو کی انگوٹھی یا منقشہ کی انگوٹھی



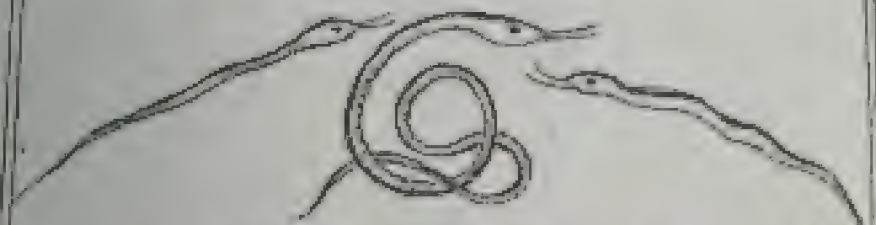
حصہ

رکھ دیا وہ دیکھتے ہی بیان کرتے لگی۔ فلاں گندہ رہا ہے فلاں کا پڑا اور
 وہ کھڑا ہے فرخندہ سی طرح دیکھتی گئی پھر رو لی کہ وہ سلی جس نے مجھ کو
 پکڑا ہے ذرا سامنے کاٹا ہے۔ مگر پھر مجھے بہت جانتا ہے۔ پھر جادو سے
 کیا کہ اس کو کہو کہ جلا دوں گا۔ اور بندہ حق یا توپ سے آڑا دوں گا جلدی
 حاضر ہو جا۔ لیکن جب اس نے ایسا کہا دوڑ کر دوسری طرف چھپ گیا۔
 پھر جادو سے کہہ گا کہ یہ معاش جل جاوے اور اس کو آگ لگ جاوے
 پس نوراً روٹا پٹیا لگی عورت بولی شعلہ آٹھ رہے ہیں اور وہ سامنے جل
 رہا ہے۔ فوراً تھاراج بولے اس کو کہو کہ قسم کھا کر اب میں جھوٹا روٹا لگا
 پس اس نے کان کو ہاتھ لگا یا قسم اٹھائی اور بھاگ گیا عورت چنگی بھلی
 ہو گئی تازہ تازہ نو بہ لو ہو گئی :-
 نوٹ یہ بھی یاد رہے کہ پکڑ کو ہٹانے والے بہت ہوتے ہیں اور بہت سبھی
 جاتی ہے مگر پھر آجاتی ہے اور خاص کر زہل حال کی نکالی ہوئی پھر
 آتی ہے کیونکہ منقشہ ایسی اس کی کم ہوتی ہے اور سینکڑوں سے صرف
 ایک در حاضر کرنے والے ہوتے ہیں۔

وانت کے درو کا تتر



بیمار کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور اس کو کہو کہ تمہارا دانت درد کرتا ہے
اس کو زور سے پکڑو مگر اس کو درد معلوم نہ ہو اور دانت حرکت نہ کرے
جب دانت کو اپنے دائیں انگوٹھے اور اس کے ساتھ کی انگلی سے پکڑو
یہ سب تو تم ایک لکڑی کی پھڑپھڑاتھیں لے لو اس کو کہو کہ میں جنت کرستے
لگا ہوں یہ بڑی مری قیچہ اور ایک قلبی سے اوپر دیکھتے رہو اور جو نئی صیغہ
میں ڈالتا جاؤں نگاہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ لے آئے جاؤ اور خیال
ہرگز ادھر ادھر نہ ہو تب تم جنت میں ۱۰۰ سانپ یکے بعد دیگرے ڈالو خواہ
ان میں ٹھوڑا ہی فرق ہو کبھی اس طرح کبھی اس طرح مگر لکڑی سے



جب کسی سانپ کو شروع کر دو ہرگز زمین سے اٹھائی نہ جاوے اور
جدھر تمہاری لکڑی لکیر ڈالے گی بھاری کے پیچھے پیچھے ہو تم توجہ سے اس کے
درد کو زمین میں جذب کرو فوراً آرام ہوگا کبھی طرح کے نہ رہی اسی طرح
آتمارے جالتے ہیں

ط سیلمانی لوطی

آپ کو کشش کر کے ڈوڈرکا لہو پیرا کریں اور اس کو سایہ میں سوکھا کر
اور گیدڑ کا پتہ ور پیچھے کے بائیں طرف کی پٹی خواہ کوئی ہو اور آٹو کے

دائیں طرف کی پٹی خواہ کوئی ہو پیکر ان تینوں کو خون مذکورہ میں خوب
باریک کریں اور خون سے ہی کھرن کھریں جب باریک ہو جاوے
سایہ میں خشک کریں اور اب ناموس کی رات کو کسی زرگرتے آٹھ دہات
کی ٹوپی تیار کرو انہیں اسی سفوف یا سرکہ کو اسی خون کے ساتھ ٹوپی پر خوب
مل دیں اور باقی کا ایک کاغذ کی ڈبیہ میں رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت ذرا
سامنے دونوں ہاتھوں کی پتیلی پر لگا دے اور ٹا سا دونوں پاؤں کے
ٹانگوں پر ملے اور سترہ کی طرح آنکھوں میں لگا کر ٹوپی سر پہن لیوے پس کھینچتے
دیکھتے نظر سے غائب ہو جاوے گا کسی کو نظر نہ آوے گا
کوبان میں قلندر کے پاس ایک یوگی راج بابا رام جی ہیں اور اب سما
گئے ہیں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ایک سیدانی سلیمانی جو عرصہ سے
غائب ہو گئی تھی کبھی ہمارے مکانات میں اور کبھی کسی اور جگہ ہم کو نظر
آتی ہے یہ سیدانی جینے میں دو تین دفعہ ضرور ایسا واقعہ ہوتا ہے اور اور
لوگوں کی زبانوں میں بھی ایسا سنا گیا ہے کہ وہ کئی دفعہ ہم کو بھی نظر آئی ہے
یہ بھی یاد رہے کہ پیڑی علاقہ میں یہ سب شیا جلدی مل جاتی ہیں جس
کے سبب یہ کام ملے ہو جاتا ہے۔

ترنگ سوامی

ناظرین پر واضح ہو کہ چھوٹی ہی عمر سے ہمیں ہر عجوبہ شے کے سیکھنے
اور مٹی شے ایجاد کرنے کا انداز شوق رہا ہے اسی شوق میں درد و راز
کا سفر اختیار کیا اور سنہ ماہ اب بھی عمر بہت نہیں گزر گئی مگر سر کے

فائدہ میں شامل کریں تاکہ جلدی رقم پوری ہو جاوے اور ملک کے پیش
تفعیل بخش کام شروع ہو اور جو بدگوشی سا اٹھا سال کی سفر بازی کا عوض پلوس
اور دیگیا بچاویں ملک کے پیش کر کے گوشہ نشینی اختیار کرے جس کی ایسی
بیماری پناہ ہے۔

ملک کا خیر خواہ گوسائیں سوامی دیال شرما حسن ابدال
تھام شد

ریویو اخبارات

اخبار پنجہ خولا دلا ہورہ جنوری مستندہ خزانہ کرامات میں سے اس کتاب
کو عمدہ طور پر شوق سے مطالعہ کیا میرے خیال میں یہ کتاب علم سمرزم اور علم
تصور کے شائقینوں کے لئے نہایت کارآمد ہے
گلزار ہند لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء علم سمرزم کی بہت سی کتابیں دیکھیں مگر
یہ رسالہ طرز میں سب سے نرالا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمرزم واقعی
قدیم علم ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ابتدا سے برابر چلا آتا ہے عرض
لے یہ رسالہ بہت عمدہ اور ہرگز ہے۔
ساتن دہم چند کالہ ہورہ جنوری ۱۹۳۴ء اس کتاب میں علم سمرزم کے
بیدہ چیدہ اصولوں کو عام فہم عبارت میں قلمبند کیا گیا ہے اور اس دوریا
جو اجداد افریقہ سے یوگی اور ہما تھوں کے سینہ بسینہ موجودہ زمانہ تک
نہی ہے اور عوام کے فائدے کیلئے اردو زبان کا جامہ پہنایا ہے۔

قیصر ہند ایسی لودیانہ

ناکھن ۱۹۹۹ء سے یہ ایسی پبلک کی خدمت کر رہی ہے اور علاوہ کتب
موجودہ ایسی اور ہر قسم کی کتابیں دیگر سامان کتاب اور شیا۔ ساختہ لودیانہ بہت
کم کمیشن بیکریج بازار خرید کر دوا کرتی ہے اور ناظرین کی فرمائش پر ہر قسم
کی اشیا باہر سے بھی منگوائی جاتی ہیں اور ارسال کی جاتی ہیں غرضیکہ
اچھو اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو ایک دفعہ اس کا فیخ اور قیمت دریافت کریں
پھر خواہ اور کسی جگہ سے خرید کریں یہ آپ کا اختیار ہے اور جو صاحب
کوئی چیز ایجاد کریں اور خود فروخت کا انتظام نہ کر سکیں وہ بھی اطلاع دیکر
نام و پتہ بہت صاف لکھو۔ ہر فرمائش کی تعمیل نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ
دیوبلی ہوگی جو صاحب مال منگوا کر بلا وجہ واپس کریں گے وہ ہر طرح کے
نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ محصول وغیرہ ہر حالت میں ذمہ
خریدار ہوگا۔ جواب طلب امور کے واسطے جوابی کارڈ لکھو۔ خط و
کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ فہرست مفت منگواؤ۔

مینجر قیصر ہند ایسی لودیانہ

پنجاب

اخبار اور افشاں لودیانا و پنج مشہور نام۔ دینی صنعت سے اس کتاب میں علم کی اور تصوف کے علم و عمل اور اسکے قواعد و فوائد کو بطور سند و دست عمدہ اور مفصل بیان کیا ہے۔ اگر یہ کتاب ان لوگوں کو جنہیں اس علم سے ناواقفیت ہے یا جو اس میں کچھ مذاق نہیں رکھتے یا کسی سی معلوم پرستے تو بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ علم درست اور مفید اور بڑا دلچسپ ہے اور ہندوستان میں کیا ہے۔ اس کتاب سے اگر کوئی اس علم پر حاوی ہو جاوے تو اس سے بڑے بڑے عقیدے حل ہو سکتے ہیں جسما فی اور ذہنی توازن بڑا اور دشمن ہو سکتے ہیں راز پنہانی منکشف ہو جاتے ہیں اور عامل اور محمول ان کے لیے سے سامعین و مشاہدین ایک اور عالم کی سیر کر سکتے ہیں جو حال یہ کتاب قابل دید ہے۔

اخبار رسول اینڈ ٹری ان گن لودیانا یکم مارچ ۱۹۱۰ء میں قیمت تصانیف میں سے اس کتاب میں صوفی صاحب نے علم تصوف کے جو سراغ رکھے ہیں جنہیں علم سمرنیم کی جان اور علم تصوف کی منزل کہلے رہہ کمال کہنا نامرینا ہو گا یہ کتاب علم سمرنیم کے شائقین کو ضرور دلچسپی چاہئے

ہر قسم کی کتابوں کے ملنے کا پتہ

پنج قیصر ہند ایک بحسنی لودیانا پنجاب

ہیکاروں کو روزگار

روٹی کمانے کے وسائل روز بروز تنگ ہوتے چلتے ہیں لہذا ان میں کثرت سے تعلیم پڑے ہیں اس کثرت سے انہیں روٹی کمانے کے وسائل بند نظر آتے ہیں بحالیکہ نذر ادا ایسی راہیں موجود ہیں جو ان ملک کو صنعت و حرفت و دستکاری کی مدد سے روٹی کمانے کی تدریس میں جلائے اور ان راستوں اور مہاتوں پر چلنے کیلئے جن سے انگلستان امریکہ جرمنی اور جاپان کے لوگ مالا مال ہو گئے ہیں یہ کتاب مرتب کی گئی ہے فہرست مضامین یہ ہے۔
۱۔ امیر کوکرنے ہیں یورپ امریکہ جرمنی کے اس نامی کروڑ پتیوں کے حالات اور ان کے مالدار ہونے دولت کمانے کا راز خود ان کی زبان جو ان کتابوں کا مجموعہ ہے ۲۔ نوٹو گرافی تدریسی منسل سازی عطر سازی ربر سازی۔ بودیش سازی جنق سازی بنا سازی نواف کا کام۔ پارچہ بافی۔ کپڑا اچھا پنے کا کام رنوگری چنور سازی آٹمی سازی باغبانی نیگلری کا فور عطر مشک بنانا ہوم سٹی سگریٹ سازی۔ قالین بافی مصری بنانا حلوائی کا کام نوٹو گراف۔ بازیگری۔ ٹیپ۔ مینٹر۔ بڑا پریس۔ سینڈ لوم پر کپڑا بنانا۔ گوٹے سے چاندی سونا الگ کرنا۔ دھونی کا کام کشیدہ کشتی مشینوں کے حالات وغیرہ وغیرہ ایک صد صفحے ۲۲×۱۹ ہاتھ پر مفید روزگار دہ سری مرتبہ چھپکر فروخت ہو رہی ہے قیمت اصلی ابرو پیسے ۱۰۔ مگر اخیر جنوری ۱۹۱۲ء تک صرف نو نسخوں کا ۲۰ آنے لئے جا چکے ۲۰ نسخہ میں بحالت: قیمت ایک ہندو روپہ ۲۰ روپہ آئے ۲۰ جلدی ۲۰ آنے اور چار جلد ایک روپہ ۲۰ روپہ ۲۰ (عمر)

ملنے کا پتہ
پنج قیصر ہند ایک بحسنی لودیانا پنجاب

قیمت خوراک عین
 ہفتہ ایک روپیہ
 بارہ آنہ (پھر)
 یہ دو انی لالہ بھگت رام ایڈیٹر رسالہ رہنما نے پورے دس
 سال کے تجربہ کے بعد تیار کی ہے

بالا علی درجہ کی ٹائیک اور مفرح دو انی ہے یہ داشت بڑا نہیں نہایت اکیس
 ہے چھ سات روز کے استعمال سے عین کی بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آ جاتی
 ہیں۔ بیج پیدا کرنے میں اس کے برابر آجنگ کوئی فیض بخش ثابت نہیں
 ہوتا۔ اپنی غلط کاریوں کے سبب تامل ہو یا دیگر عارضہ سے سست و
 کار ہو گیا ہو تین ہفتہ کے استعمال سے تمام نقص رفع ہو جائیں گے اور
 تباہ لا انتہا پیدا ہوگی۔ تمام جسم کا وزن کر کے روح بنائیتی کا استعمال کر دو
 سو یوم کے اندر اندر تمہارے جسم میں پوند خون بڑھ جائیگا۔ جسم کا رنگ
 ن کی طرح دیکھنے لگے گا۔ پر قسم کی چھانیاں اور برص و بھق کے
 دن دور ہو جائیں گے۔ ریز سر خبادہ۔ گنٹھ کو دور کر کے لے یہ زیر ہوت
 تی ہے۔ قیمت تین ہفتے کی نشی کی صرف ایک روپیہ بارہ آنہ (پھر)
 محصول اک و فیس دی۔ پی ویکنگ ذمہ خریدار

لنے کا پ

مینجر قیصر ہند اکیسی لودیانہ پنجاب

طب خانگی

یہ نادر کتاب ۴۲ صفحوں پر بالعموم چھوٹی گئی ہے اس میں مستورات کے امراض کی
 تشخیص امراض کا علاج معالجہ و اکثری یونانی و یک طریقوں سے درج ہو امراض کی
 علامتیں و رانگی تمام حالتیں اور آسان علاج ایسی سلیس و عام فہم عبارت میں بیان
 کیے گئے ہیں کہ جو کوئی سمجھ کام و عورت یعنی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ انارٹی جکیوں کے
 علاج کرے یہ بہتر ہو کہ لوگ ہدایات طب خانگی کے مطابق خود علاج کریں۔ بیمار دارو
 کیلئے اس سے بڑی مشہد دل سکتی ہو کہ کم سے کم مرض کی علامات دیکھ کر وہ غلط علاج
 نہیں ہونے دیکھے ہر شخص اس قدر توفیق نہیں رکھتا کہ وہ ڈاکٹروں و دیکھیوں کی
 فیس کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس لئے غریب آدمیوں کیلئے یہ بڑے کام کی چیز ہے ادلی
 زعمورتوں کا علاج ہی اس ملک میں جیسا کرنا چاہئے نہیں ہو سکتا اور اگر ہوتا بھی
 ہے تو معمولی عطاردوں کی بنائی ہوئی ادویات سے اور اس لئے عموماً بغیر شخص
 امراض اور رئیس کو دیکھنے کی ہدائی دی جاتی ہے وہ بالکل اندھیرے میں سیس
 اندازی سے مشابہ ہے یہ کتاب گھر میں موجود ہو تو ہر سال بہت سی مستورات کی
 باتیں ضائع نہوا کریں جو غلط علاج اور عطاردوں کی ادویات سے عموماً جوتی
 ہیں قیمت محصول اک صرف ایک روپیہ گیارہ آنہ (پھر) ہے۔ مجلد ۱۱
 جدید مجموعہ ضابطہ دیوانی (دیوانی کے تمام ضروری قوانین
 لا منسل حال جن سے سب کو کام پڑتا ہے صفحہ کلاں ۱۰۰ قیمت محصول
 ڈاک پھر۔ (ایک روپیہ نو آنے)

مینجر قیصر ہند اکیسی لودیانہ پنجاب

یہ کتاب جس گھر میں موجود ہو۔ تو علاج میں کوڑی بیج نہ ہوا

علاج ہے ووا

یہ کسی ایک کتاب کا ترجمہ نہیں بلکہ چالیس پچاس کتابوں کا خلاصہ ہے۔ جرمنی میں اس کے تمام مشہور ڈاکٹروں کی نئی تحقیقاتوں کا مجموعہ اس میں نئی طرح کے علاجوں کا بیان ہے۔

[illegible]

ملنے کا پتہ لا۔ شیخ قیصر ہند اکیڈمی

گھر کا شہنشاہی

یہ کی پختہ سے گو یا کہ وقت پر جس وقت شہرہ کیلئے ایک مالین ڈاکٹر
 حادق حکیم کو مریاج دیا وہ مالین شفا کی چار دواں ان کے مالین دوست تھا جنکو
 رسالہ دیا جس میں مالین مندرجہ صدد کی حکمت کا مضر کمال کر رکھا ہے جو رسالہ ہا میں
 معلوم ہوئی۔ غوری ناگہانی اور ہر ایک کم کی عام بیماریوں کے ایسے بیلیطہ سفوہات مریاج
 پر فواریا ہو سکے جس اور ہر ایک نئے جوڑ کر دہ مرض سے تعلق ثابت ہو چکا ہے عطف
 کہ چاہے ڈاکٹر ہی تھو نہا لو یا ویدک دیوتا کی تیار کر لو یا شاسیوں کی پڑنی ہوئی یا کشت چا
 کام میں لانا ایک بات جو رسالہ ہا میں یا شریع مرقوم کی گئی ہے نہ تو وہ آجکل کے لئے
 بڑے حکما کو معلوم ہو اور نہ کسی بہت بڑی دس میں نیچے کی طبی کن پڑن کھول کر کھسی
 ہوئی ملتی ہوئی ہر ایک کے غول اور ہر ایک کم کیلئے غذا کا سہہ حال بننے رسالہ ہا میں ل
 ہیر کے بارہ مہینوں کیلئے عورت مرد بڑے اور بچے سب کے واسطے سیود جات سہری
 و ترکاری اور ہر ایک قسم کی غذا میں دندہ رستی کے اصول الگ الگ مفصل طور سے
 بیان کئے ہیں یہ بھی صاف واضح کر دیا ہے کہ فلاں مرض میں فلاں غذا مفید ہو اور
 فلاں مضر اکثر امراض کیلئے تو ایسی خوراک جو نیز کی گئی ہے جو دوا کا کام بھی دیتی ہو
 چھوٹے سے اشتہار میں کیا درج کریں؟ ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ یہ رسالہ خرید کر
 آپ تمام عمر کیلئے اپنے کنڈ بھر کی صحت کی دہشڑی کرالیں گے۔ بات بات پر آپ کو
 طبیعوں کی خوشامد و ناز برداری اور دوا و دھوپ نہ کرنی پڑے گی۔ قیمت مع
 محصول صرف بارہ آنہ ہے۔

ملنے کا بہت

منشیہ قصیدہ ایچ سی لودیانہ پنجاب

تخصیص

علم طب کی سب سے بہتر کتاب جس کی نظیر کچھ تک کسی زبان میں نہیں چھپی
 دس ہزار فروخت ہو چکی ہے قیمت ۷۸۰ روپے
 مع حصول عمر

گنجینہ طبیب

نیا ایڈیشن !!

نیا ایڈیشن !!

حکیم - ویدک پونڈر - عطار - بیمار - دکاندار - عیالدار - سب کو خریدنی چاہیے اور ہر وقت اپنے پاس رکھنی
 چاہیے پچاس کتابوں کے برابر سیس مضمون ہے اس کے بعد اور کسی طب کی کتاب کی ضرورت نہیں
 ساتویں مرتبہ چھپ کر فروخت ہو رہی ہے ہر مست مضامین یہ ہے - باب ۱ علم طب کی
 تعریف و تقسیم - باب ۲ امراض بدن - باب ۳ انسان کے عضو کی تصویریں - باب ۴ نقشہ وزن و طول
 میں مروج ہے - باب ۵ بیان قوت ادویات یونانی - باب ۶ نام ادویات جو سارین ہیں - باب ۷ علم طب
 کی اصلاحوں کے نام و تشریح - باب ۸ انسانی کل بیماریوں کا حال و علاج - باب ۹ امراض خاص و عام
 - باب ۱۰ امراض خاص و عام - باب ۱۱ مختلف امراض کے چھبے نسخے - باب ۱۲ شہرت
 بنانے کے نسخے - باب ۱۳ نسخجات اطریض - باب ۱۴ نسخجات جوارش - باب ۱۵ نسخہ مہجون - باب ۱۶ نسخہ عودہ
 - باب ۱۷ نسخہ خوب - باب ۱۸ نسخہ سفوف - باب ۱۹ نسخہ نفوی - باب ۲۰ کشتہ بنانا - باب ۲۱ دانتوں کے جوہر نکالنا
 - باب ۲۲ کشتوں کی شناخت - باب ۲۳ ادویات کے مطلق نام - باب ۲۴ بوٹیوں کے نمک - باب ۲۵ بیان
 تریاق - باب ۲۶ اعمال عجیبہ - باب ۲۷ عملیات - باب ۲۸ صنعت و حرمت - باب ۲۹ ایک نسخہ وہ
 بیمار یونکے واسطے - باب ۳۰ خزن ادویہ - باب ۳۱ ضخیمہ - باب ۳۲ صفحہ باب ۳۳ خواص بوٹیوں کے
 نایاب گنجینہ ہر ایک نسخہ ایک ایک شرفی کو بھی سستا ہی جلد خریدو - قیمت مجلد اکر و سپر - عمر

لکھنے کا پتہ

منہج قیصر ہند ایجنسی لودیانہ (پنجاب)

حصہ پنجم

عورتوں اور بچوں کی جان و نکو بچاؤ

ہمسائے ملک میں ہر سال ہزاروں عورتیں اور بچے ہر سال تازی فاشیون کی بدولت بیوقت مرنے میں
 اور خاندان برباد ہو جاتے ہیں - کئی بھاری کوئی نظر رکھ کر کسراچ اپنا چہندہ سواں ایک نادر
 کتاب سوم بہ ہدایت نامہ اسیان ہند مولفہ ڈاکٹر جے این کرجی صاحبہ ایل - ایم ایل دو با
 میں جو کہ معرفت ہو سچا صاحب لدھیانہ خدمت جناب کپڑے جنرل شفا خانجات پنجاب واسطے
 اظہار رائے روانہ کی - صاحبہ سو ف نے کتاب کورہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان پر
 میڈیکل کالج لاہور کے پاس بھیج کر اس کے طلب کی - ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے لکھا کہ کتاب
 نہایت مفید اور قابل تحسین ہے - بعد ازاں یہ کتاب کرنل جے گارڈن ننگ صاحبہ در کشتہ
 جالندھر سے واسطے منظوری گورنمنٹ پنجاب روانہ کی گئی گورنمنٹ پنجاب نے کتاب کورہ
 پسند فرما کر کچھ جلدیں خریدیں - اس کتاب میں سوال و جواب کے طور پر شروع حمل سے
 بچہ کے پیدا ہونے تک جس طرح حالت و زچہ کی احتیاط و خبر گیری امراض کا علاج ہونا
 چاہیے مفصل درج ہے اور مستورات کے متعلق خاص خاص امراض کے علاج بھی
 درج ہیں ہر شخص خود پڑھ کر اپنی مستورات کو واقف کر سکتا ہے اور جہاں عورتیں خود
 تعلیم یافتہ ہیں وہ اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچا سکتی ہیں - پبلک کی قدر دانی
 کی وجہ سے دس ہزار جلدیں فروخت ہو چکی ہیں - اب نیا ایڈیشن چھٹی مرتبہ چھپا ہے +
 قیمت اردو و بال تصویر ۲۲ - ایک روپیہ مین آنہ (عمر) مجلد اکر و سپر آٹھ آنہ (عمر)
 ناگری " ایک روپیہ پانچ آنہ (عمر) مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عمر)
 خریدنے پر اگر ناپسند ہو تو دام واپس لو - عیالدار ضرور خریدیں +

منہج قیصر ہند ایجنسی لدھیانہ (پنجاب)

علاج نورنگی

اس کتاب کو منہ کر پائیں رکھئے پھر کسی حکیم ڈاکٹر کی ضرورت رہے گی ناشتاری اور دوائ میں روپیہ خراب کرنیکی اس میں ہر ایک مرض کا علاج نو نو طرح سے بتلادیا ہوگا اگر کسی اور میں بھی یونانی ویدک کشتہ جات سے جڑی بوٹی سے پانی سے خانگی چیزوں سے عطائی ٹونک سے جس طرح کا پسند ہو یا موقع پر میسر ہو کر کے اپنی اور پیارے دوست احباب کی بیماریوں کا علاج کرو پانچ سو کے قریب نہایت مجرب سہل اور سستے نسخے ایک بھی نسخہ غلط نہ ہو قیمت جلد معہ حصول دس آنہ ہے۔

انگلش ٹیپ

استاد کے انگریزی سکھانی والی سب سے عمدہ کتاب ہے یہ نئی چھپی ہے اس میں لفظوں کے فی کیسا کچھ تلفظ بھی بتلایا ہے ہر حکم کے نئے ہزاروں الفاظ ہر موقع کے متعلق گفتگو کے سے اور ہر قسم کے ہزاروں محاورے ایسے آسان طریقے سے سمجھائے ہیں کہ چند روز میں یاد پائیں لفظوں کی گردان گرامر کے قاعدے چھٹی لکھنے کے طریقے سب کچھ اس میں ہی اس کی کلی حکم پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہیگی منگاکر دیکھئے دوسری کتابوں سے مقابلہ کیجئے طلباء کے کلرک۔ اور عام لوگوں کیواسطے از حد مفید ہے قیمت جلد معہ حصول ایک روپیہ تین ہے۔ اردو اور ناگری ہر دو زبان میں چھپی ہے۔ جو ضرورت ہو منگادو۔

لے کا پتہ

مینجہ قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

درباری کوک شاستر

یہ کتاب تصویر تیسری دفعہ چھپ کر منسلب ایڈر جیٹری ہو چکی ہے اس کتاب کو کوئی شخص بغیر اجازت مصنف چھاپا دیج نہیں سکتا اس میں پختہ ہستی سیکھنی چھتری عورتوں کی قسید اورگی شناخت کرنیکی تصویریں عورتوں کی جوانی کا آغاز جماع کا بیان چھٹیا آسنوں کا بیان حمل کا بیان پہلے پہلے سے ۹ پینے تک جوڑے بچوں کا پیدا ہونا مردوں عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص علاج ہندوستانی عورتوں کی خوبصورتی کا مقابلہ ان عورتوں کا بیان جن کو حمل نہیں ٹھہرتا آشک و سوزاک کا بیان عورتوں کے حسن لباس ہار سنگار اور ناز واد کا بیان ہندوستانی عورتوں کا لباس و مجھیل و رکار آمد معلومات تہذیبیہ مریج حل چھپنا خواہ لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا حمل میں لڑکا لڑکی کی شناخت اور بہت سی ضروری پر لطف خفیہ باتیں جو یہاں لکھنی مناسب نہیں۔ ہماری کتاب درباری کوک شاستر میں درج ہیں اور اس کتاب میں ۲۶ صفو نہایت عمدہ اور دلکش تصویروں کے ہیں کہ جنکو دیکھکر عقل حیران ہو جائے۔ اس کتاب کا ہر ایک فقرہ اور تصویر آپ کے مطالب کے موافق ہے ہر حرف ایک بار کے لحاظ سے آپ اور ہر شے کے لئے شیدا ہو جائیگی اور دو چار دس بار نہیں بلکہ ہفتہ وار اس کے مطالعہ سے وہ لطف حاصل ہوگا کہ شاید کسی اور کتاب سے لطف نہ ہو اس بات کو خوب یاد رکھو اور اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اس کے مقابلہ میں دوسرے کوک شاستر ایک پیسہ کو بھی نکتے میں قیمت اکیرو پیہ گیارہ آنہ محصول ڈاک ۳۲ کل ایک روپیہ چودہ آنے عظیم طرز یہ کہ جلد عمدہ اور خوبصورت بندھی ہوئی ہے تمام کپڑے کی جلد روم (ٹوٹا) کم قیمت کے خواہشمند دی۔ پی کی انتظار نہ کریں اور محاف فرمادیں ۴

ملنے کا پتہ

مینجہ قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

سربک کک چرن نمک سلیمانی

ہیوش کی تندرستی کا ٹیکہ

لیونکر ممکن ہے! جناب عالی تمام بیماریوں کی جڑ معدہ کا فساد ہی اور اس حالتیں کو معدہ اپنی
 حالت میں رہے اور اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہونے نہ دیا جائے بیمار ہونا ہی ناممکن
 اور معدہ اسی حالت میں درست رہ سکتا ہے کہ آپ روزانہ سربک کک چرن جو دن کا استعمال
 کیا یہ چرن تمام امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں خانی دشمن ہے اور ان کے
 کیلئے اکیر اعظم کی بھوک کی کمی بھوک کا نہ لگنا قبض نفخ کھٹے ڈکار آنا بد ہضمی
 درد کمر درد دانت یا دواڑھ وغیرہ کیلئے تیر بہدف علاج ہے بار بار کھٹے ڈکاروں
 اور دیگر امراض معدہ کیلئے اکیر ہے معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو کر کاہلی اور
 قی دور ہوتی ہے بدن میں جیتی آتی ہے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح
 بننے لگتا ہے اور کامل ایک ماہ کے استعمال سے بدن کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے
 احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے تو معمول سے زیادہ صاف اور نیا خون پیدا
 استعمال سے پہلے جسم کا وزن کر لو۔ آجکل نوجوان اکثر کمزوری کی حالت میں منوی
 کا استعمال کرتے ہیں جس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب تک
 یہ طور پر کام نہ کر لیا اور غذا اچھی طرح ہضم نہ ہوگی تو کس طرح قوت پیدا ہو سکتی ہے۔
 مان ہند اگر آپ اپنی پوشیدہ کمزوری کو علاج کرنا چاہتے ہو تو ضرور امتحان لیں کس
 دوا پر ہمیشہ منگایا کر دے قیمت ایک کس جو ایک ماہ کو کافی ہے سو محصول صرف
 ۱۲ روپے جلدی کرو۔

صلنے کا پتہ
مینجر قریصر ہند ایجنسی لودیا نہ (پنجاب)

مترودہ۔ جو صاحب کوئی کتاب تصنیف کر لیں در خود نہ چھوڑیں تو جو قریصر ہند ایجنسی لودیا نہ منگائیں

اصلی کشمیری کوک شاستر بانصورت نگین

جس میں نہایت مفید مطلب اور دلچسپ ۸۴ رنگین تصویریں بنی ہوئی ہیں۔
 ناظرین خوب یاد رکھیں کہ یہ کتاب ایک سال میں چار دفعہ باروں کی تعداد میں
 چکی ہو اس کتاب کی خوبی اسی میں ظاہر ہے کہ جہاں ایک دفعہ کتاب پہنچتی ہے وہاں سے
 دوبارہ دوبارہ چھپو آٹھ آٹھ کتابوں کی یکمشت فرمائشیں آتی ہیں۔
 خبردار اصل کشمیری کوک شاستر سوائے ہمارے اور کہیں سے نہیں مل سکتا عقل کو
 کام لیں۔ دھوکہ نہ کھائیں سوچ بچ کر لے لیں۔
 اس میں پستی چترنی بہت سی بہت سی چاروں عورتوں کی قسمیں۔ ان کا حلیہ و خاک
 نیک و بد عورت کی ہجوان عورت مرد کا مناسب جوڑا۔ قربت کرنے کے صحیح قواعد اور
 وقت ۸۴ آسنوں کا صحیح بیان اور اصلی راز عورت کو مطیع فرمانبردار اور عمر بھر خوبصورت
 جوان بنانے رکھنا۔ خود کا میاں ہونیکے راز اپنی جہانی مشین کو ہر کیل و کھٹے سے
 ٹھیک رکھنا۔ پرانیوٹ مشورے جل میں لڑکا۔ لڑکی کی شناخت حسب مرضی اولاد
 زینہ پیدا کرنا۔ بانجھ عورتوں کا نہایت زود اثر اور محبوب علاج عورتوں کے
 متعلق اور بہت سی پوشیدہ واقفیت جو یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں ہمارے اصلی
 کوک شاستر میں درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک معاف۔
 الخاتم۔ کشمیری کوک شاستر کے خریدار کو رسالہ تصویر بقدر رغبت ملے گا۔

صلنے کا پتہ

مینجر قریصر ہند ایجنسی لودیا پنجاب

انگریزی پڑھنے والو

یوں وقت کھودے ہو۔ پیچھے بچی ہوئی کتابیں جس سے ملک کا کوئی حصہ نالی
نہ رہا تم کو چند روز میں کامیاب بنا سکتی ہے آج کل مٹائے لئے ہر ایک بات شکل
اگر تم انگریزی جانتے ہو اس لئے یہ کتابیں خرید کر کے خود پڑھو اور اپنی اولاد
کا ویفرا استاد کی مدد کے بغیر دنوں میں اچھی طرح سے انگریزی پڑھنی بھیجی
آ جاوے گی۔

انالیق انگریزی

یعنی مخزن الفوائد صفحہ ۱۲۸۔ اردو نام و عبارت کو انگریزی میں لکھنے اردو
ی ترجمہ کرنے۔ انگریزی اور اردو بول چال کے کئی سو فقرے۔ ایک ہزار
اردو فقرے قاعدوں کے ساتھ اور تیس حکایتیں انگریزی میں ترجمہ
درج ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ایسا بتدی جی جو انگریزی کی
سے بھی واقف نہویفرد استاد کے قلیل عرصہ میں بہت فاصلہ
تا ہے قیمت مع محصول صرف سات آنہ ہے (۷۸)
م یعنی مخزن المذاورات والالفاظ صفحہ ۱۲۱ اس میں ایک ہزار اردو
اورات اور چھ سو مثالیں مع ترجمہ اردو جو انگریزی میں باتیں
ترجمہ کرنے میں از حد مفید ہیں۔ ۱۰۰ اردو مصدر مع ترجمہ
ب حروف تہجی اور چار ہزار کے قریب ایسے ناموں اور چیزوں
سے کام پڑتا ہے اور سینکڑوں ایسی ہی باتیں بڑی خوش
ہیں۔ قیمت مع محصول سات آنہ۔

اس میں اراکو گرائی اور اپنی ماوی۔ تمام ترجمہ تمام سنگس کے قاعدوں کو
مثالوں اور پارس اور کرکٹ کے فقروں کا ترجمہ ہے اور فقروں کو صحیح
کر کے لکھا ہے۔
جلد ہفتم یعنی انگریزی اردو خط و کتابت ہر قسم کی چٹیاں۔ عرضیاں
درخواستیں۔ نوٹس اور ہر قسم کی تحریروں کے کل قاعدے اور نمونہ درج ہیں
قیمت مع محصول صرف پانچ آنہ ہے۔

جلد دہم یعنی ضمیمہ مخزن الفوائد۔ اس میں جلد اول سے علاوہ ترجمہ کے
۱۴۰۰ اعلیٰ قاعدے بچھا کر ترجمہ کے واسطے ایک ہزار فقرے اور بہت سی عبارت
درج ہیں اور کئی سو مراون ہو معنی الفاظ کا فرق سمجھایا گیا ہے قیمت مع محصول سات
آنہ ہے (۷۸)

جلد یازدہم یعنی مخزن الحکایات اس میں ۲۰ کہانیاں اور ان کا
ترجمہ قیمت چھ آنہ (۶۸)

جلد دوازدہم یعنی مخزن المذاورات۔ ڈوٹائی ہزار محاورے اور آٹھ سو
مخصوص پر سوز لیشیوں کے استعمال کے فقرے مع ترجمہ اردو درج ہیں قیمت
سات آنہ ہے۔ نوٹ:۔ کل بارہ جلد ایک ساتھ مع محصول صرف چار روپیہ
ملک الحزینہ ورجنا۔ اس ناول میں سلامی شان و شوکت اور اس کے سچے
بے نظیر عوش کے نمونہ نظر آنے میں یہ وہی ناول ہے جو غضب کا دل چسپ
ہے قیمت اصل عمر رعایتی صرف آٹھ آنہ (۸۸) بلا محصول ہے۔

منصور مومنا۔ سلطان محمود غزنوی کے جوش اسلام اور ہندو راجا جیمیر
کی بہادری کی سچی تعریف قیمت اصلی عمر رعایتی ۸ روپیہ محصول
حسن انجلیشا۔ ترکوں کا ایرانیوں سے اور ان کا ترکوں کی آزادی کو آنا۔
روسیوں کو متواتر زکیں دیکر انہر فتوحات حاصل کرنا۔ آخر کار شیعہ دستیوں کا فساد
وغیرہ اصلی قیمت عمر رعایتی صرف آٹھ آنہ (۸۸) بلا محصول